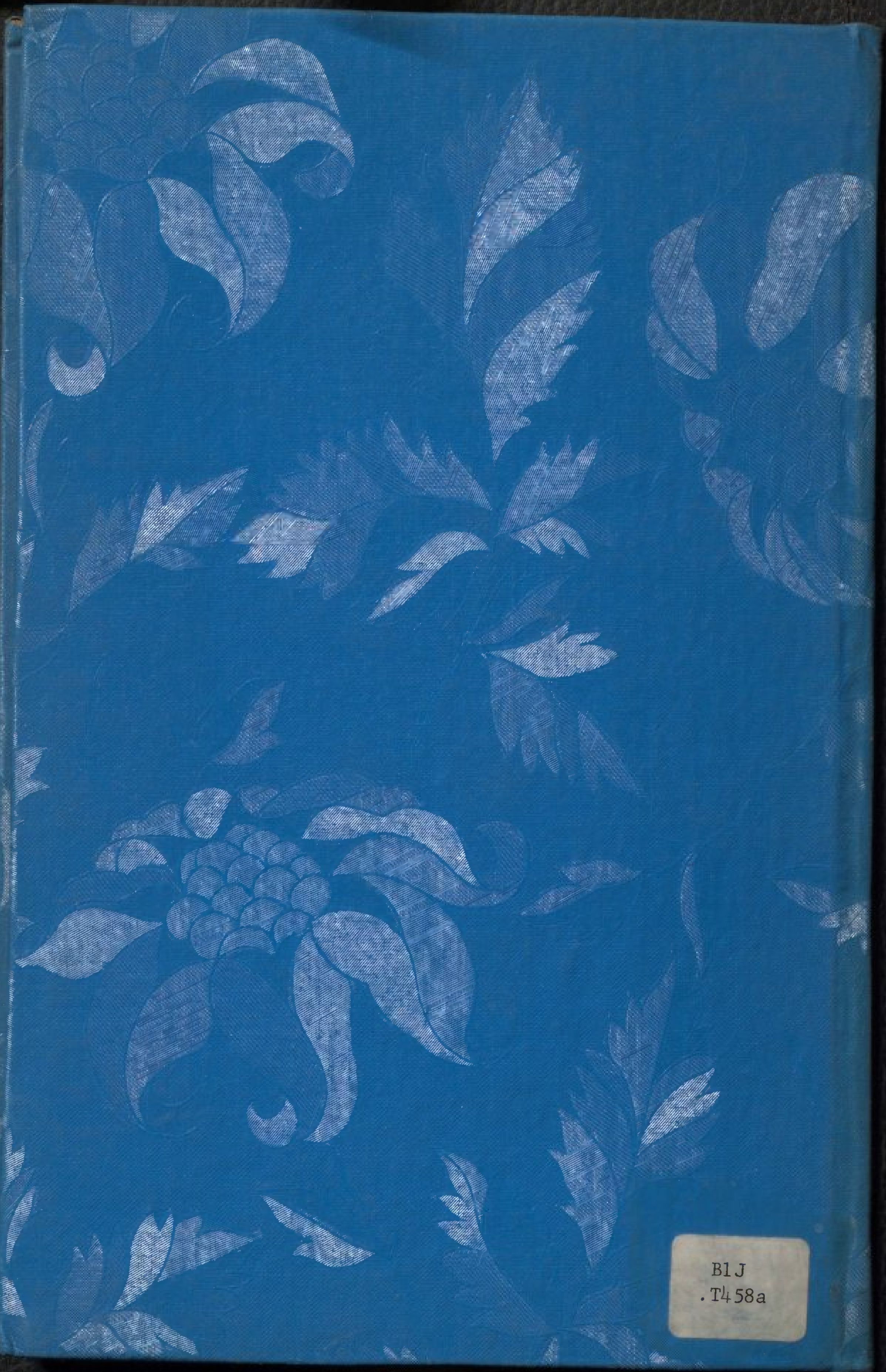

B1J
.T458a

B1J .T458a

McGill
University
Libraries

Islamic Studies Library

69177

34|37053

35

B14
.T458a

69177

R

فضل خالق زمن و زمان و بانیِ کون و مکان

نسخۂ دلپذیر پسندیدۂ صغیر و کبیر اعنی

Thomas, John

احسن القصص

مؤلفہ پادری جان ٹامس صاحب مدرس مدرسۂ علم الٰہی بریلی سنہ ۱۸۹۶ء

مطبع امریکن مشن لکھنؤ باہتمام پادری یوقنا صاحب طبع ہوا

Kutub Khana
Price Rs:- 5/-
A.T.U. Delhi

کتب خانہ انجمن ترقی اردو

احسن القصص

ارباب ذکاء پر پوشیدہ نہ رہے کہ انجیل مقدسۂ کتب الہامیہ سابقہ کا در اصل تتمہ ہی جیساکہ خداوند یسوع اور اوسکے رسولون کے کلام پاک سے بخوبی ظاہر ہے اور بعضا مین انجیل مقدس کو بیبل شریف کی دیگر کتب سماویہ سے ایسی وابستگی اور ایسا تعلق خاص ہے کہ جب تک ناظر اون کتب کے حالاتِ ضروری اور یہودیون کے قصہ طلب معاملات کو جو یہودیون کی کتب سماوی اور تاریخی مین بہ تفصیل و تشریح تمام پائے جاتے ہین نہ جانتا ہو اوسوقت تک انجیل مقدس کے اکثر مقامات اور آیات کا مطلب جیسا کہ چاہیئے نہین سمجھ سکتا ھے اوّل تو یہ ہے کہ حالاتِ تاریخی سے گو وہ کسی قوم و قبیلہ کے ہون واقف ہونا ویسہی سودمند ہی خصوصاً جبکہ خداوند مسیح بہی اوسی قوم سے ہوا اور تمام انبیا و رسول اور شریعت و صحف وغیرہ اور ہر طرح کی روشنی ایمانی جس قوم سے تمام روئے زمین پر پہیلی ہو اوسکے حالاتِ تاریخی سے وقفیت پیدا کرنا ایک ذخیرۂ کارآمد جمع کرنا ہی۔ ہرچند کہ اوس مختصر کتاب مین اسقدر گنجایش نہ تہی کہ کُل جزئیات

تاریخی متعلق یہودیون کے بہ تفصیل تمام لکھے جاتے اسقدر اونکا دینا چندان ضروری بہی نہین تہا۔ مگر باانیہمہ مجھے امید ہے کہ اس فن کے طالب اِس کتاب سے حالات کو اپنی ضرورت سے کم نہ پاوینگے بلکہ مین اِسقدر کہہ سکتا ہون کہ یہ کتاب ناظرین کو البتہ فائدہ بخشے گی اسمین یہودیون کی دنیاوی سلطنت اور دین کے انتظام کی کیفیت ابتدا سے اخیر تک موجود ہے۔ یعنی یہ کہ ملکی انتظام کا طریقہ اونکے درمیان اول کیا تہا اور بعد کو کون کون بادشاہ اور امرا اون کے درمیان گذرے اور کیا کیا بندوبست اونھون نے مقرر کیئے اور کن کن قومون سے یہودیون سے اپنی آزادی کیواسطے محاربات کرنا پڑے اور طریقہ معاشرت کسطرح پر تہا اون کے ملک کی زمین کس حیثیت کی تہی اور پیداوار وہان کے کن اقسام کے تہے اور کسقدر حصہ اون پیداوار کا راہ خدا مین صرف کرتے تہے اور آپسمین اور نیز دادوستد کا طریقہ اور اقوام غیر کے حالات جسقدر کہ یہودیون سے متعلق ہین اون کا احوال یوبل کا انتظام اور بردہ فروشی اور اونکی آزادی اور مکانات اور جائداد کے بیع و شرا کے اور سال یوبل کے اعتبار سے ہر شئے کی قیمت گھٹنے اور بڑہنے کی کیفیت اور یہ کہ ہیکل کی تعمیر اول کس کے وقت مین اور کس سے ہوئی اور کیا کیا سامان کہان کہان سے کسقدر صرف سے اوسکی طیاری کے واسطے فراہم کرنا پڑا اور پہر بعد کسنے اوسے تباہ و برباد کیا اور پہر کس کے وقت مین اوسکی تعمیر ثانی ہوئی اور کاہن اور سردار کاہن کس خاندان کے لوگ ہوتے تہے اور کیا خدمتین اون کے متعلق تہین اور طریقہ عبادت کا کیا تہا اور قربانیون مین کس کس قسم کے جانور مروج تہے اور کن لوگون پر قربانیان کرنا ضروری ہوتا

تھا - غرض کہ اسرائیلیون کے کل معاملات دینی و دنیوی کی کیفیت ضروری مفصلاً ومشرحاً اِس کتاب مین مندرج ہین - اِس کتاب کے مضامین مختلف انگریزی کتابون سے لئے ہین اکثر مقامات لفظاً لفظاً ترجمہ کر لئے گئے اور بعض جگہہ صرف اخذ مطلب کیا ہے حتی الوسع ترجمہ مین یہ کوشش کی گئی ہے کہ عبارت سلیس اور عام فہم ہو ذی استعداد اور کم استعداد دونون اِس سے نفع اوٹھا دین - مؤلف کی یہہ آرزو ہے کہ اوسکی کوشش سود مند ہو آمین +

پادری جان ٹامس

مورخہ ۲۸ - نومبر ۱۸۷۸ عیسوی

فہرست مضامینِ احسن القصص

اول حصہ

		صفحہ
باب اول	دربیان حکومت	۷
باب دوم	دربیان حالات ملکی اززمانہ بعد از مراجعت اسیری	۱۳
باب سوم	عدالت العالیہ۔ شرعی کارروائیان۔ قانون جرائم	۱۹
فصل اول	دربیان عدالت اور شرعی کارروائیان۔	״
فصل دوم	دربیانِ طریق روبکاری	۲۳
فصل سوم	دربیان قانون سزا	۲۵
فصل چہارم	دربیان اون سزاؤن کے جو مندرج کتب مقدسہ ہین۔	۳۲
باب چہارم	دربیان وقت حساب	۳۱
باب پنجم	دربیان مالگذاری اور محصولات	۴۵
باب ششم	دربیان معاملات فوجی	۴۷
باب ہفتم	دربیان متبرک مقامات اور تبرکات	۵۴
فصل اول	دربیان خیمہ	״
فصل دوم	دربیان ہیکل	۵۷
فصل سوم	دربیان اونچی جگہون ۔	۶۳

فصل چہارم در بیان مجعون کے ۶۴
باب ہشتم بزرگون کا تذکرہ ۶۸
فصل اول در بیان جماعت اور ستہر کار 〃
فصل دوم در بیانِ خدمتگارہیکل ۷۰
باب نہم در بیان پاک چیزون کے ۷۷
باب دہم در بیان متبرک واقعات ومویشیون ۸۴
باب یازدہم در بیان مقدس فرائض اور اقسامِ سُنّت ۹۴
باب دوازدہم در بیان تحزیب مذہبی ۹۸

دوم حصہ

باب اول در بیان سکونت ۱۰۵
باب دوم در بیان لباس ۱۰۹
باب سوم در بیان دستورات شادی ۱۱۱
باب چہارم در بیانِ ولادت وتعلیم ۱۱۴
باب پنجم در بیان غلامی ۱۱۵
باب ششم در بیان دستورات خانگی۔ ۱۱۹
باب ہفتم ۱۲۳
فصل اول در بیان زراعت ۱۲۳

فصل دوم دربیان بڑے اور چھوٹے اناج ۱۳۴

فصل سوم دربیان باغات انگوری ۱۴۱

فصل چہارم دربیان باغات زیتون ۱۴۹

فصل پنجم دربیان میوہ جات ۱۵۴

فصل ششم دربیان صیغۂ زراعت شعبہ ہاے مختلف ۱۵۹

باب ہشتم ۱۶۱

فصل اول دربیان کھیل یونانیون اور رومیون ״

فصل دوم دربیان فن تحریر ۱۶۴

فصل سوم دربیانِ آلاتِ موسیقی ۱۶۸

فصل چہارم دربیان فن طبابت ۱۷۲

باب نہم دربیان طریق تجہیز وتکفین ۱۷۶

قدیم یہودیونکا انتظام مدن

اول حصہ

باب اوّل

حکومت کی مختلف صورتین از زمانہ آبائی

(۱) حکومت کی ابتدائی صورت جسکا احوال کُتب مقدسہ مین ہے آبائی تھی - یعنی ہر قبیلہ اور گھرانے پر جدا جدا سردار بغیر ماتحتی کسی حاکم بالا کے ہوا کرتے تھے - ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اسی قسم کی حکومت رکھتے تھے - حکومت آبائی جامع کُل اختیارات حکومت ہوا کرتی تھی حتے کہ والدین اصل حاکم اور بادشاہ اور اونکی اولاد رعایا متصور ہوتی تھین باپون کو اپنی اولاد کی زندگی اور موت اور محروم الارث کرنے اور بلا وجہ نکال دینے کا اختیار ہوتا تھا +

(۲) جب اسرائیلیون نے بہدایت موسیٰ ظالمون کی سرزمین سے رحلت کی تو یہوداہ کی مرضی یون ہوئی کہ نیا طریقہ حکومت کا قائم کرے چنانچہ اوس حکومت کا صحیح نام حکومت الٰہیہ ہے کیونکہ اوسوقت سے آج تک واضع آئین و قوانین کہ تعبیر اوس سے شریعت ہے ذات باری سمجھی جاتی تھی کسی دوسرے کو اختیار

وضع یا تبدیل شریعت مطلق نہ تہا۔ اِس سبب سے ابتدا مین قاضی اور اخیر مین سلاطین بطور نائبان خدا یا ادنے حاکمان کے دنیاوی حاکم کہلاتے تھے۔ اور کار علاقہ اونکا یہ تہا کہ جنگ کیوقت فوج کی افسری کرتے ارا کین سلطنت کو مشورہ کیواسطے طلب کرتے اور خود بہی اوس مجلس خاص مین شریک ہوتے اسرائیلیون کے مجلس عام کو طلب کرنے اور خود شرکت کرنے کا بہی اونہین کو اختیار رہوتا تہا۔ شرکار مجلس خاص نگہداشت حقوق کے آئین اور مجلس عام کے آرام کے قوانین تجویز کرتے تھے موسیٰ نبی کو اپنے حین حیات یہ حکومت رہی۔ مگر چونکہ اوسمین اتنی طاقت نہ تہی کہ ایسے بڑی قوم کی جیسی یہودیونکی اوسوقت مین تہی تمام امور نزاعی کا خود تصفیہ کرتا اسواسطے اوسکی درخواست پر ستر امیر یعنی شہزادے اپنی نیک تدبیرون اور عمدہ مشورون سے اوسکے مدد دینے اور بار سلطنت سے سبکدوش کرنے کے لیئے مقرر ہوئے (خروج ۱۸ و ۱۳-۲۶)

(۳) موسیٰ کی وفات کے بعد بنی اسرائیل کی حکومت یشوعا کو جو اوسکا وزیر بہی رہ چکا تہا منتقل ہوئی (خروج ۲۴ و ۱۳ یشوعا ۱ و ۱) اوسی کے عہد مین ملک کنعان مطیع ہو کر حسب ہدایت الٰہی چند حصص مین منقسم بہی ہوا لیکن بعد اوسکے انتقال کے کئی حاکمون کے سپرد ہوا جو قاضی کہلاتے تہے۔ اونکا یہ عہدہ تا حین حیات رہتا تہا لیکن موروثی نہ تہا نہ یہ ضرور تہا کہ اون کے کوئی خلیفہ اوسکے جگہہ ضرور ہی ہو۔ مگر اونکے اختیارات بادشاہی سے کچھ کم نہ تہے صلح جنگ کا اونہین کو اختیار ہوتا تہا۔ وہ اپنی مرضی سے بلا ارجاع نالش جس امر کو چاہتے

فیصل کرتے تھے لیکن قوانین جدید کے بنانے یا رعیت پر بار جدید ڈالنے کے مجاز نہ تھے۔ پابندی قوانین اور حفاظت مذہب اور جرمون کی سزائین خصوصاً بت پرستی کا انسداد جو اشد بغاوت خداوند یہوداہ کی گورنمنٹ سے سمجھے جاتے تھے کیا کرتے تھے۔

(۴) آخر الامر اسرائیلیون نے خدا کی حکومت سے تنگ آکر اپنے واسطے ایک بادشاہ بنانا چاہا (اسموئیل ۸ و ۵) موسیٰ کو پہلے معلوم ہوگیا تھا کہ یہودیون کی حکومت مین اس قسم کا تغیّر واقع ہوگا اسواسطے اوسنے آئندہ کے حکام کے واسطے چند قاعدے اور قوانین مقرر کر دیئے تھے جنکا ذکر (استثناء ۱۷ و ۱۴ – ۲۰) مین موجود ہی۔ ہر چند کہ سلاطین کے اختیارات من بعض الوجوہ محدود کر دیئے گئے مگر وہ اوس حد سی بڑہ گئے۔

صلح و جنگ جان بخشی اور قتل کا اونکو اختیار تھا اور وہ عدالت یا تو خود یا بوساطت قاضیون کے کیا کرتے تھے۔ اور ہر چند کہ امور شرعی کی اصلاح مین اونکو بہت اختیار تھا مگر یہ نہین تھا کہ جو چاہتے کرنے لگتے کیونکہ اصل واضع شرع اسرائیلیان یہوداہ تھا وہ صرف بطور اوسکے نائب کے ہوتے تھے۔ اور چونکہ بادشاہون کو جدید قانون بنانے یا قدیم کی اصلاح کا اختیار نہ تھا اس سبب سے حکومت الٰہی اونکے وقتون مین بھی ایسی ہی استحکام سے قائم رہی جیسے قاضیون کے زمانہ مین رہی۔ بادشاہ بڑی جاہ و جلال سے شاہانہ لباس پہنکر تاج سر پر رکھکر عصا ہاتھہ مین لیکر تخت پر بیٹھتے تھے اور اونکے دربار مین جانے اور بیٹھنے کے لیئے قاعدے مقرر تھے کمال ہی مرتبہ کی تعظیم و تکریم درباریون کو کرنا پڑتی تھی اسکا حال کتب مقدسہ کے چند مقامات سے خصوصاً لوقا ۱ و ۱۹ ا متی ۵ و ۱۸ ۱۰ و ۱۰ و ۲۰ و ۲۰ – ۳۳ سے ظاہر ہوتا ہی

جب یہودیون مین بادشاہ مقرر ہوئے تب سے یہ امر بھی لازمات شرعی سے قرار پایا کہ بادشاہ گو کیسا ہی ظالم اور بے انصاف ہو اوسکی ذات کو نقصان نہین پہونچا سکتے تھے (۱سموئیل ۲۴ و ۵-۸) یہ امر نہ صرف بادشاہ کی ذاتی حفاظت کیواسطے بلکہ رعایا کی امن و امان و سلامتی کے واسطے بھی ضرور تھا جب عمالیقی نے داؤد سے دروغ قصہ بیان کیا یعنی کہ مین نے بادشاہ ساؤل کو اسلیئے مارڈالا کہ فلسطیون کے ہاتھ سے گرفتار نہو تو اوس نے اوسی قاعدۂ مذکورہ کے موافق اوس عمالیقی کی نسبت صرف اوسی کے کہنے سے یہ حکم دیا کہ اسکو جلاوطن کرو کیونکہ اِس نے خداوند کی ممسوح پر دست درازی کی (۲سموئیل ۱ و ۱۴) شرقی بادشاہون مین یہ بھی دستور تھا کہ لوگ اپنی حیثیت کے موافق اونکو نذرین دیتے تھے اور عجز و ادب سے زمین بوس ہوتے تھے اس قسم کے بعض رسمیات آج تک مروج ہین ۔ مثلاً جب یعقوب کے بیٹے غلہ لینے مصر کو جاتے تھے تو اوس نے اون سے کہا تھا کہ مصر کے حاکم کو جو اوس وقت مین یوسف تھا کوئی تحفہ لیجاؤ ۔ (پیدایش ۴۳ و ۲ باب ۲۶ آیت) اسیطرح جب مجوسی یسوع مسیح کے سجدہ کرنے کو پورب سے آئے تو اونہون نے سونا اور لوبان اور مُر نذرین گذرانین (متی ۲ و ۲) پیدائش ۳۲ و ۱۳ و ۱سلاطین ۱۰ و ۲ و ۱۰ و ۲۵ و ۲سلاطین ۵ و ۵ اور ۱سموئیل ۹ و ۷ اور ۱سلاطین ۸ و ۸ مین اِس قسم کا ذکر ہے ۔ ادب کے لیئے بار بار زمین تک جُھکنے کا بھی دستور تھا (دیکھو ۱سموئیل ۲۴ و ۸) شرقی حاکمون مین یہ بھی دستور ہے کہ جب اونکی سواری باہر جاتی ہے تو بہت سے خدام آراستہ و پیراستہ ہو کر اونکے ہمراہ جاتے ہین ۔ سلاطین عبرانی

اور اونکی اولاد یا گدہون پر یا خچرون پر (۲ سموئیل ۱۳ و ۲۹ و ۱ سلاطین ۱ و ۳۳ - ۳۸) یا رتھون مین (۱ سلاطین ۱ و ۵ و ۲ سلاطین ۹ و ۲۱ و ۱۰ و ۱۵) سوار ہو کر بہت سے خدام اور ملازمین کے ہمراہ نکلا کرتے تھے - (۲ سموئیل ۸ و ۱۸ و ۱۵ و ۱۸ مین اون ہمراہیون کو کریتی اور فلیتی لکھا ہے) یہ دستور شرقی حاکمون مین آج تک جاری ہی اور یہ بھی دستور ہی کہ جب بادشاہ کسی مہم پر یا کسی نا معلوم ملک یا جنگل مین جاتے تھے تو کچھ لوگ آگے سے سامان سفر مہیا کرتے اور رستہ صاف اور ہموار کرانے کو بھیجے جاتے تھے - یسعیاہ ۴۰ و ۳ اور متی ۳ و ۳ مین اسی رسم کا ذکر ہی -

آمدنی بادشاہون کو مختلف صیغون سے ہوتی تھی -

(۱) نذرانہ جو موافق دستور شرقی ملکون کے دئیے جاتے تھے - (۱ سموئیل ۱۰ و ۲۷ و ۱۶ و ۲۰) ۲ - شاہی مویشیونکی آمدنی - (۱ سموئیل ۲۱ و ۷ و ۲ سموئیل ۱۳ و ۲۳ و ۲ تواریخ ۳۲ و ۲۸ - ۲۹) اور نیز شاہی خالصہ سے جسکے انتظام و تشخیص کے لئے افسر مقرر کئے جاتے تھے آمدنی ہوتی تھی ؞

۳ - عشر یعنی کل اراضیات اور باغات انگور کے پیداوار کا دسوان حصہ جسکے انتظام تحصیل کے واسطے اوس قسم کے افسر متعین ہوتے تھے جنکا ذکر ۱ سلاطین ۴ و ۷ اور ۱ تواریخ ۲۷ و ۲۵ مین ہے اور نیز ۱ سلاطین ۱۰ و ۱۴ اور ۱ تواریخ ۲۷ باب ۲۵ آیت اس سے غالباً ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اسرائیل نقد روپیہ بھی بطور محصول کے دیا کرتے تھے ؞

۴ مفتوحہ قومون کے مال غنیمت سے بھی کچھ حصہ ملتا تھا اور اون پر محاصل

مقرر کیئے جاتے تھے (اسلاطین ۴ و ۱۲ وزبور ۷۲ و ۱۰ و اول تواریخ ۲۷، ۱ و ۲۵-۳۱ سے مقابلہ کرو +

۵ اجنبی سوداگر جب تجارت کرتے آتے تھے تو وہ بھی سلیمان کو محصول دیتے تھے۔ (اسلاطین ۱۰ و ۱۵) خصوصاً مصری گھوڑون پر اور نفیس مصری ململ پر محصول لگتا تھا (اسلاطین ۱۰ و ۲۸ و ۲۹) بادشاہون کے سوا چند اور عہدہ دار ذی اختیار جنکی ابتدا موسیٰ کے وقت سے تھی بطور ماتحت حکام کے ہوا کرتے تھے اِس قسم کے عہدہ دارون مین اون گروہون کے سردار تھے جو اپنے اپنے گروہ کے حقوق کی حفاظت کرتے تھے۔ اور اونکی تعداد بارہ تھی۔ ۲ گھرانے کے سردار تھے یہ اوس قسم کے لوگ ہوتے تھے جنکو یسعیاہ ۲۳ و ۲ اور ۲۴ و ۱ مین سردار یا ایلڈر لکھا ہے (استثناء ۱۹ و ۱۲ اور ۲۱ و ۱-۹ سے اِسکا مقابلہ کرو) یہ نہین معلوم ہوتا کہ جب انمین کوئی فوت ہوجاتا تو اونکی جگہہ اور کس طریق پر منتخب ہو کر مقرر کیئے جاتے تھے۔ اتواریخ ۲۷ و ۱۶-۲۲ سے ظاہر ہے کہ گروہون کے سردار داؤد کے زمانہ تک ہوتے تھے اور ایکا ہونا بادشاہون کی طاقت کے لیئے بیشک بڑی روک ہوتی ہوگی

جس سلطنت کی ساؤل نے بنا ڈالی تھی اور داؤد اور سلیمان کے عہد مین جس نے نہایت رونق اور قوت پکڑی تھی وہ صرف ایکسو بیس ۱۲۰ برس قائم رہی جب سلیمان کے ولیعہد بیٹے رہوبام نے اپنی رعایا پر بہت سے بار ڈالدیئے تھے تو اونہون نے اوس سے باغی ہوکر سلطنت کو بارہ خاندان پر منقسم کرلیا جنمین دس فرقون نے یربعام کو شاہ اسرائیل گردانا اور دو فرقے یہودہ بنیامین کی رہوبام کے مطیع فرمان رہے اور وہ سلطنت یہوداہ کے

نام سے مشہور ہوئی دوسو چونسٹھہ برس کے عرصہ مین اور بعض مورخون کے حساب سے ۲۷۱ دوسو اکہتر برس کے عرصہ مین اسرائیل کے بادشاہ گذرے - دار الخلافت اوس سلطنت کا سماریہ تہا جسکو سامریا کے بادشاہ سالمنزر نے سنہ ۷۲۱ یا ۷۱۹ برس قبل ولادت مسیح تین برس کامل محاصرہ کیا اور ہزارون لاکھون یہودی بار بار کے حملون سے مقتول ہوئے البتہ بعض عوام الناس کو اجازت دیدی گئی تہی کہ اپنے وطن مین رہتے لیکن جتنے امرا اور مالدار لوگ تھے وہ سب مقید کرکے دریاے فرات اوتار دیئے گئے تھے -

یہوداہ کی سلطنت ۳۸۸ تین سو اٹھاسی برس رہی اور بعض مورخون کے حساب سے ۴۰۴ چارسو چار برس رہی دار الخلافت اوسکا یروسلم تہا نبوکدنظر نے اوسکو لیکر ہیکل کو جلادیا اور وہان کے حاکم خرقیاہ کو گرفتار کرکے بابل کو روانہ کردیا - باستثنار بعض غربا کے کہ اونکو یہودیا مین چھوڑدیا تہا اور باقی سب کو گرفتار کرکے دریائے فرات کے پار اوتار دیا جہان وہ اور اونکے اولاد ستر برس خدا کی پیش خبری کے موافق رہی +

دوسرا باب

یہودیون کی ملکی حالت از زمانۂ بعد از مراجعت اسیری بابل تا انقلاب انتظام دینی اور ملکی

اول یہودیونکی ملکی حالت مکابیون کی اور ہیرودیسی خاندان کے حکام کے وقتون مین

بعد از مراجعت بابل یہودی سردار کاہنون کے مطیع ہوئے مگر پیچھے کر اعلی اختیار اون سردارون سے منتقل ہو کر مکابی شہزادون کو پہونچا۔ اون شہزادون مین اول کا نام مہتاتہیاس تہا اوسکے بعد اوسکے تین بیٹے یہوداہ۔ یونہتان اور سمعون تخت نشین ہوئے سمعون کا جانشین اوسکا بیٹا یوحنا ہرکانوس ہوا۔ مکابی کی وجہ تسمیہ بعض یہ تبلاتے ہین کہ خروج ۱۵ باب آیت ۱۱ کے الفاظ عبرانی کے حروف ابتدائی لیکر ایک لفظ مکابی بنالیا اور وہ الفاظ (م س ب ا) یہ ہین یعنے می کمو کا بیلم جسکے معنی یہ ہین کہ ای یہوداہ معبودون مین کون تیری مانند ہے۔ اس نامی گرامی خاندان نے جسکو دینی اور دنیوی دونون قسم کے معاملات کا اختیار کُل تہا ایکسو چھبیس ۱۲۶ برس یہودیونکی حکمرانی کی حتی کہ ہرکانوس دوم اور اوسکے بہائی ارسطابولس کے درمیان فساد اوٹھا آخرالا نے رومیون کے سردار پمپی سے شکست کہائی جس نے یروسلم پر قبضہ کرکے یہودیہ کو رومیون کی سلطنت کا باجگذار صوبہ قرار دیا۔ (۵۹ برس قبل از مسیح) اگرچہ پمپی نے ہرکانوس کو عہدہ کہانت سے موقوف نہین کیا مگر یہودیہ کی حکومت انتیپاٹر ادومی کو جو ہیرودیس اعظم کا باپ تہا دیدی۔ انتاپٹر نے حکومت یہودیہ کو اپنے دو بیٹون فیصل اور ہیرودیس کے درمیان تقسیم کردیا فیصل کو یروسلم کی حکومت اور ہیرودیس کو گلیل کا صوبہ دیا۔ چونکہ صوبہ گلیل اوس زمانہ مین قزاقون سے بہرا تہا ہیرودیس نے دلیری کرکے اون سب کو پراگندہ کردیا اور چند عرصہ بعد اس واقعہ کے انٹگونس پر حملہ آور ہوا جو سریانون کی مدد سے کہانت کے واسطے ہرکانوس سے جہگڑتا تہا۔ اس عرصہ مین پارتھے یہودیہ پر حملہ آور ہو کر ہرکانوس سردار کاہن اور ہیرودیس کے

بھائی فیصل کو گرفتار کرکے لے گئے ۔ فیصل نے وہان سے فرار ہو کر روم مین پناہ لی جہانکہ مارک انتونی نے جماعت کی مرضی سے اوسے شاہ یہودیہ کا خطاب دیا ۔ لیکن ہیرودیس نے کہ بڑا چالاک اور قابل شہزادہ تہا رومی سپاہ کی مدد سے اپنے مرتبہ کو قائم رکھا ۔ اور انتگونس کے ہمراہیون سے تین سال کے محاربۂ عظیم کے بعد اوسکو شہنشاہ اگسٹس کیطرف سے مستقل حکومت حاصل ہوگئی ۔

ہیرودیس جو غلطی سے اعظم کہلاتا ہے وصیت کی رو سے اپنی سلطنت کو تینون بیٹون ارخلاؤس اور ہیرودانٹیپاس اور ہیرودفیلبوس کے درمیان تقسیم کیا ۔ اسطرح کہ ارخلاؤس کو یہودیہ اور سماریہ اور ادومیہ کے صوبجات اور خطاب شاہی بشرطیکہ منظوری اگسٹس کی ملی مگر اگسٹس نے تقسیم حصص کو منظور کیا اور سردار قوم کا خطاب دیکر یہ وعدہ کیا کہ اگر وہ اچھی طرح حکومت کریگا تو شاہی خطاب دیا جاویگا مگر رعایا نے اوسکے ظلم اور بدنظمی کی بار بار جو شکائتین کین تو اگسٹس نے اوسکو جلاوطن کرکے حکومت کو سوریا کے رومی صوبہ مین شامل کر دیا ۔ ہیرودیس کے دوسرے بیٹے ہیرودانٹیپاس نے صوبجات گلیل اور پیریا اور چوتھائی کے حاکم کا خطاب پایا یوسیفس نے اسکو بڑا ہوشیار اور چالاک لکہا ہے اور یہ صفت اوسکی انجیل نویسون کے بیان سے بہی مطابق ہے ارسنے اپنی جورو دختر ارتیاس شاہ عرب کو چہوڑکر اپنے بہائی ہیرودیس فیلبوس کی جورو سے بجبر نکاح کیا ۔ یہ عورت بڑی ظالم اور مغرور تہی اِس کے کہنے سے بادشاہ ہیرود نے یوحنا اصطباغی کا سر کٹوا دیا تہا (متی ۱۴ و ۳ و مرقس ۶ و ۱۷، و لوقا ۳ و ۱۹) اور وجہ اسکے قتل کی یہ تہی کہ اوس نے بادشاہ کو اوسکے بہائی کی جورو کے ساتھ شادی کرنے پر

بہت کچہ لعنت اور ملامت کی تہی- کئی برس بعد اس واقعہ کے جب خطاب شاہی کی آرزو مین تہا مع جورو کے جلاوطن ہوکے اول لائس واقع ملک فرانس اور پہر ملک ہسپانیہ کو روانہ کیا گیا ✦

ہیرود فیلبوس جو ٹراکونٹیس اور گالونٹیس اور بٹوینہ کا چوتہائی کا حاکم تہا اوسکا ذکر صرف ایک جگہہ انجیل لوقا ۳ و ۱ مین آیا ہے جب ۳۷ برس حکومت کر کے مرگیا تو اوسکے صوبجات بہی سوریا مین شامل ہوگئے -

اگریپا جسے ہیرود اگریپا بہی لکہتے ہین ارسطابولس کا بیٹا اور ہیرودیس اعظم کا پوتا تہا اور شاہی منصب حاصل کرنے کے لیئے اوس نے بڑی بڑی صعوبتین اور جور گوارا کیئے اپنے اپنی رعایا کے خاطر خواہ سلطنت کی رعایا ہی کے خوشی کے لیئے اوس نے یعقوب حواری کو قتل کیا اور پطرس کو بہی مارنا چاہتا تہا مگر وہ ازراہ اعجاز اوس کے پہندے سے چہوٹ گیا- (اعمال ۱۲ و ۲ و ۷، ۱) اگریپا اپنی طاقت اور جاہ و جلال سے ایسا مغرور ہوگیا تہا کہ اوسکی وجہ سے سخت درد کی بیماری مین مبتلا ہو کر بمقام قیصریہ مین اوس طور سے مرا جسکا ذکر لوقا نے اعمال ۱۲ و ۲۱ - ۲۳ مین کیا ہے -

اگریپا خورد ہیرود اگریپا کا بیٹا تہا- باپ کی وفات پر اسکی عمر صرف ۱۷ سال کی تہی اور لائق حکومت نہ تہا اسواسطے رومی حاکم اوسکے صوبجات کی محافظت کے لیئے مقرر ہوا- اگریپا کو اول کیلیس کی حکومت اور پہر بٹونیہ ٹرکانٹس اور ابیلینی وغیرہ کی صوبجات کی حکومت دی گئی اہی اگریپا اور اسکی دونون بہنون برنس اور رومی حاکم فیلکس کی جورو ڈرسلا کی سامنے مقدس پولوس نے خوب دلیری سے گفتگو کی تہی اعمال ۲۶ -

دوم یہودیونکی ملکی حالت رومی حاکمون کے زمانہ مین۔ یہودیونکی سلطنت جو رومیون نے ہیرودیس اعظم کے لیئے مقرر کی تھی چندروزہ تھی۔ ہیرودیس اعظم کی وفات کے بعد اوسکے بیٹون پر اوسکا حصہ منقسم ہوا یہانتک کہ آخرکو وہ کل رومیون کی سلطنت مین شامل ہوگیا اور رومی حاکم اوسپر مقرر ہوئے۔ ان حاکمون کو مالگذاری سرکاری کے تحصیلنے کا ہی اختیار نہ تہا بلکہ بڑے جرائم مین اختیارات جان بخشی اور سزاے موت بہی تھے۔ اگرچہ یہودیون کو اختیار جان بخشی اور سزاے موت نتھا مگر اور طرح پر معاملات ملکی مین بہت کچہ دخل تہا اور مذہبی آزادی بہی بخوبی تہی وے بہت کچہ اپنی شریعت کے مطابق چلتے تھے۔ تین رومی حاکمون کا انجیل مین بہی ذکر ہی یعنی پلاطوس۔ فیلکس۔ فسطوس۔

(۱) پنطوس پلاطوس سنہ ۲۶ تا ۳۶ع مین یہودیہ کی حکومت پر بہیجا گیا تہا وہ بڑا بیرحم اور ظالم حاکم تہا۔ اور طبریاس کے کمال غصہ اور وہم سے ڈر کر اپنے راے کے خلاف صرف اون یہودیون کے بفائدہ خوش کرنے کو جن پر ظلم کر چکا تھا اوس نے مسیح کو مصلوب ہونے کے لیئے یہودیون کے حوالہ کر دیا اور دس برس کی حکومت بعد جب اوسنے بہت سے سامریون کو بقصور مروا ڈلوایا تو اونہون نے سوریا کے حاکم وٹلیس کے پاس ایلچی واسطے اطلاع دہی اس ظلم کے روانہ کیا۔ وہان سے یہ حکم ہوا کہ پلاطوس خود آکر اپنی کیفیت بیان کرے۔ مگر اوسکے پہونچنے سے قبل طبریاس کا انتقال ہوگیا تہا اور اوسکے جانشین کلیگولا نے اوسے جلاوطن کر کے فرانس بہیج دیا جہان اوسنے سنہ ۴۱ عیسوی مین خودکشی کی۔

(۲) ہیرود اگرپا کی وفات کے بعد یہودیہ پہر رومی صوبے مین شامل کیا گیا

اور اوسکی حکومت اٹھونیس فیلکس کے سپرد ہوی - اوس نے اوس ملک کو بدمعاش اور جعلساز ون سے پاک کیا - تبر تولیس نے لکھا ہی کہ یہ اوس نے بڑا کام کیا (اعمال ۲۴ و ۲) مگر وہ بہی ظالم اور طماع اور بے انصاف تہا - اور آخر کو ایسی تکلیف اوسکی حکومت سے لوگون کو پہونچی کہ یہودیون نے نیرو کے سامنے اوسپر الزام لگایا اور بڑی مشکل سے سزایابی سے بچا - اوسکی جورو درسلا جسکا ذکر اعمال ۲۴ ۲ و ۲۴ ۲ مین ہے اگرپا خرد کی بہن تہی اور اوسکی شادی درہل انیمسی نس کے بادشاہ عزیزس کے ساتھہ ہوئی تہی -

فیلکس نے اوسپر عاشق ہوکر یہ ترغیب دی کہ خاوند کو چہوڑکر میرے پاس رہ -

ان حالات کی خبر اعمال ۲۴ ۲ و ۲۴ ۲ سے ملتی ہے اور اوسی آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کیسے عجیب طور سے مقدس پولوس نے راستبازی اور اعتدال اور آنے والی عدالت کی نسبت اوسکی ہدایت کی تہی فیلکس کے مستعفی ہونے کے بعد یہودیہ کی حکومت پورٹی اس فیسطوس کے سپرد ہوئی ؛

(۴۴) جسکے سامنے مقدس پولوس نے یہودیون کے الزامات کے جواب دیئے (اعمال ۲۵) پہر اسنے قیصر کے پاس اپنی اپیل دائر کی جب فیسطوس نے دیکہا کہ اس صوبہ کو قزاق اور خونی تباہ کیئے ڈالتے ہین تو اوسنے کمال کوشش اون کے فرو کرنے مین کی اور آخرکار ملک یہودیہ مین قریب ۶۲ سنہ عیسوی کے اوس نے وفات پائی - یہودیونکی حالت ان دو حاکمون مذکورہ کے عہد مین فی الواقع قابل افسوس تہی - اون کے ملک کو قزاقون نے تاخت و تاراج کردیا تہا وہ قزاق دیہہ بدیہہ یہ ترغیب دیتے پہرتے تہے کہ رومیون سے باغی ہوجاؤ جو کوئی اونکے کہنے کو

نہین بانٹتا تہا اونکی گاؤن کو لوٹ لیتے تہے۔ انصاف کی یہ کیفیت تہی کہ جو زیادہ روپیہ صرف کرتا وہی اوسکا مستحق ہوتا تہا۔ سردار کاہن کا بہی عہدہ بکتا تہا لیکن سب حاکمون مین گیسی اس فلورس بڑا جابر اور خونخوار حاکم تہا اور ایسا طامع تہا کہ لوٹ والون کے مال سے حصہ بانٹ لیتا تہا اور اونکو اجازت دیدی تہی کہ جہان چاہو لوٹ مار کرو۔ اسیوجہ سے بہتیرے لاچار یہودی گہر بار اور وطن چہوڑ کر چلے گئے تہے اور جو باقی رہے اونہون نے بناچاری رومیون پر ہتہیار اوٹہائے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ یہودیہ کا ملک چہن گیا اور اونکا اور اونکی قوم کا نام ونشان جاتا رہا۔

باب سوم

یہودیون کی عدالت العالیہ۔ شرعی کارروائیان

قانون جرائم وسزا

فصل اول

یہودیونکی عدالت اور شرعی کارروائیان

بنی اسرائیل کے ملک کنعان مین آباد ہونے کے بعد موسی نے اونہین یہ حکم کیا کہ اپنے سب دروازون پر اپنے گروہون کے درمیان قاضی اور افسر مقرر کرو۔ (استثناد، ۱۶ ۱۸) کاہن اور یہودی چونکہ شریعت کے مطالعہ مین مصروف رہتے

تہے اسواسطے وعظ و نصائح کے کام مین خوب ہوشیار تھے اور بڑہی آدمی بسبب عمر رسیدہ اور نیک ہونے کے لوگون کے انصاف کیواسطے مقرر ہوتے تہے۔ عمر رسیدہ ہونیکی وجہ سے ایلڈر کا لقب اونہین سے مخصوص ہوگیا تہا۔ انجیل مین اِس قسم کا ذکر کئی جگہہ آیا ہے اونکو حاکم بہی کہتے تہے (لوقا ۱۲ و ۵۸) مین حاکم کا لفظ ہم معنی قاضی کے ہے ابتدائے زمانہ مین جائے عدالت دروازہ شہر تہا (پیدایش ۲۳ و ۱۰ و استثنار ۲۱-۱۹ و ۲۵ و ۶-۷) معلوم ہوتا ہی کہ اِس وجہ سے موسیٰ کے وقتون مین ایلڈر دروازہ کے کہلاتے تہے (استثنا ۲۲ و ۱۵ او ۲۵ و ۷ و یسعیاہ ۲۹ و ۲۱) اگر کوئی بہاری معاملہ ہوتا تہا تو ان ادنیٰ عدالتون کے حکم کا مرافعہ عدالت درجہ عالی مین ہوتا تہا۔ (استثنا ۱۷ و ۸-۱۳) لیکن بابل کی اسیری کے بعد لوٹنے کے یہودیون کی سب سے بڑی اور خاص عدالت سنہڈرم یعنی صدر انجمن تہی جسکے عہد جدید مین جا بجا ذکر آئے ہین۔ صدر انجمن مین ستر یا بہتر آدمی بماتحتی سردار کاہن کے ہوتے تہے اور ایک نائب سردار کاہن کا ہوتا جو سردار انجمن کہلاتا تہا۔ غرضکہ تین درجون کے آدمی اس جماعت مین ہوتے تھے ۱ سردار کاہن جو جزاً ایسے کاہن تہے جو معاملات شرعی کیا کرتے تہے اور جزو ۲ وہ امیر یا سردار انجملہ چوبیس درجون کے کاہنون کے ہوتے تہے جنکی عزت کیواسطے لقب کہانت کا دیا جاتا تہا ٭

۲- ایلڈر جو اپنے قبیلون اور گروہون کے سردار ہوتے تہے ٭

۳ فقیہ یعنی علم شریعت کے عالم- مگر یہ نہین معلوم ہوتا کہ کل سردار اور فقیہ اِس جماعت مین شریک ہوتے غالباً لوگ منتخب ہوکے یا حکام کی طرف سے مقرر ہوتے

تھے ۔ سوائے صدر انجمن کے اور ادنی انجمنین تئیس۲۳ آدمی کی ہوا کرتی تھین جو جرائم خفیفہ کی سماعت کیا کرتی تھین ۔ اِس قسم کی دو جماعتین یروشلم مین تھین اور شہر مین ایک ایک عدالت تھی جسمین ایکسوبیس۱۲۰ آدمی شریک ہوتے تھے یوسفس مورخ نے اِن ادنی عدالتون کا ذکر نہین کیا لیکن یقیناً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یسوع مسیح کے وقتون مین اِس قسم کی انجمن موجود تھین ۔ مسیح نے اِنہین دو عدالتون کا مختصراً ذکر کرکے فرمایا کہ آیندہ کو شریرون کی سزائین اون کی شرارت کے موافق ہوا کرینگی دیکھو متی ۵ و ۲۲ ۔ اِن حکام کی ماتحتی مین اور ادنی حاکم بھی ہوتے تھے اونکا بھی ذکر متی ۵ و ۲۵ مین آیا ہے یرمیاہ ۲۱ و ۲۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح کیوقت مقدمہ کی سماعت ہوتی تھی اور حکم احکام جاری کیئے جاتے تھے اول ہر فریق اپنے اپنے اظہار دیتا تھا (۱سلاطین ۳ و ۱۶ ۔ ۲۸) مگر اخیر زمانہ مین یہودیون نے وکیل بھی مقرر کیئے تھے کیونکہ اونہون نے پولوس کے مقدمہ مین ٹرٹلس کو اپنا وکیل بنایا تھا (اعمال ۲۴ و ۱ و ۲) مقدمہ کی سماعت کے روز مقررہ پر فریقین قاضیون کے حضور حاضر ہوا کرتے تھے اور قاضی مقدمات فوجداری مین مجرم کو اول سمجھایا کرتے تھے کہ اپنے جرم کا اقرار کردے ۔ (یوشع ۷ و ۱۹) زندگی اور موت کے معاملات مین دو یا تین معتبر گواہون کی گواہی کافی متصور ہوتی تھی (گنتی ۳۵ و ۳۰ استثنا ۱۷ و ۶ ۔ ۷ و ۱۹ و ۱۵) جھوٹی قسم لیکر جرم کے اقبال کرانے کی سخت ممانعت تھی خروج ۲۰ و ۱۶ و ۲۳ و ۱ و ۳ بعض مقدمات مین مجرم کے دریافت کرنے کے قرعہ ڈالے جاتے تھے اور اوریم تمیم کی طرف رجوع کرتے تھے ۔

(یشوع ۷ و ۱۴-۱۸ و اسموئیل ۱۴ ۳۷-۴۵) لوقا ۲۲ و ۶۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ دن مین حکم سنایا جاتا تہا جو لوگ مجرم جرائم سنگین ہوتے تہے تو معمول تہا (جیسا کہ شرقی ملکون مین اب تک دستور ہی) کہ اونکے مقدمہ کی فوراً سماعت کیجاتی اور حکم سزا دیا جاتا تہا (اعمال ۲۲-و۲۸ ۲ سے ۳۶ تک) اور جب حکم سزا سنایا جاتا تہا تو مجرم کو فوراً کچہری سے گھسیٹ کر سزا دینے کی جگہہ لیجاتے تھے اسطرح ہمارے خداوند یسوع مسیح کو بھی پلاطوس کے سامنے عدالت مین لیگئے تہے جسکے مقدمہ کی ایسی ہی جلد کارروائی کی گئی تہی یہی دستور آج کے دن تک ٹرکی اور فارس مین جاری ہے یہودی اپنے شرع کی پابندی مین ایسے سرگرم تہے کہ اپنے ہاتھون سے مجرم کو سزا دیتے تہے کچہ شرماتے نہین تہے - جب کسی کا پتھراؤ کیا جاتا تو پہلے مطابق حکم موسیٰ کے گواہ پتھر مارتے تھے -

(استثنا ۱۷ و ۷) استفین کے مقدمہ مین بھی گواہون نے ایسا کیا اول اپنے کپڑے اوتار کے ساولوس کے پیرون کے سامنے رکھے اور پہر اوسکو سنگسار کیا - (اعمال ۷ و ۵۸ و ۵۹) اور اسی دستور کا ذکر یوحنا ۸ و ۷ مین بھی ہے - قوم یہودیون مین جلادونکا ذکر نہ تھا اسواسطے بڑے بڑے آدمی تعمیل حکم یعنی مجرم کو اپنے ہاتھون سے سزا دیتے تھے اسکی ایک مثل سموئیل ۱۵ و ۳۳ مین دیکھو لیکن چاہے جسطور سے مجرم سزاے موت پاتا بموجب تالمود کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قاعدہ یہودیون مین ہمیشہ رہا کہ سزاے موت کے مجرم کو اول انگوری شراب مرملی ہوئی اوسکے بیہوش کرنے کو ضرور پلاتے تھے اس دستور کی ابتدا مثال ۳۱ و ۶ کی نصیحت سے ہے جسمین مسیح کو مرآمیز شراب پلانے کی وجہ کافی موجود ہے

(مرقس ۱۵ و ۲۳)

دوسری فصل

رومیون کی عدالت - طریق روبکاری - قیدیون سے پیش آنے کے طریقے

جہان جہان رومیون کی قوت پہونچی وہان اون کے قوانین بہی مروج ہوئے اور جیسا کہ ہم اوپر ذکر کرآئے ہین کہ رومیون نے اپنی رعایاے مفتوحہ کو کامل آزادی امور مذہبی مین دے رکہی تہی اور کچہ اختیارات عدالت کے بہی اونکو حاصل تہے لیکن بڑی مقدمات مین سزائے موت منظوری رومی حاکم کی ضرور ہوتی تہی کم سے کم یہودیہ مین یہ اختیار کسی یہودی حاکم کو نہ تہا کہ بلا منظوری رومی حاکم کے حکم سزای موت دے سکتے رومیون کے قانون سے کسی شخص کو خصوصاً رومی کی نسبت بلا سماعت اور روبکاری کے سزای تازیانہ اور موت دینے کا امتناع تہا اسکا ذکر مقدس پولوس نے اعمال ۲۲ و ۲۵ مین لکہا ہے ؞

نہ قانوناً یہ حکم تہا کہ کسی رومی سے بجبر اقرار جرم کرانے کے واسطے کوڑے لگائے جاوین یا کسی طرح کی تکلیف دیجاوے رومی حاکم لائی سی اس کو معلوم نہ تہا کہ رسول رومی حقوق کا مستحق ہے اسلئے اوسنے حکم دیا کہ اوسکی مشکین باندہو اور کوڑے لگاؤ مگر پیچہے کہ جب اوسے معلوم ہوا کہ یہ رومی ہی جیسا کہ انجیل مین نویسون نے لکہا ہے کہ "سردار بہی یہ جانکر کہ وہ رومی ہی اور مین نے اوسے باندہا ڈر گیا" اعمال ۲۲ و ۲۹) سوائے اسکے رومی شہری کو یہ بہی استحقاق تہا کہ اپنے مقدمہ کا مرافعہ عدالت العالیہ

شاہی مین کرے چنانچہ اسی استحقاق سے رسول نے عدالت شاہی مین نالش کی تہی (اعمال ۲۵ و ۹ و ۱۲)

رومیون کے یہان مجرم کے قید کرنے اور بیڑیان ڈالنے کا طریقہ بہی عجیب تہا۔ زنجیر کا ایک سرا قیدی کے داہین بازو سے اور دوسرا سپاہی کے بائین بازو سے باندہ دیا جاتا تہا۔ اسطرح ایک سپاہی قیدی کے ساتھہ ساتھہ جہان وہ جاتا رہتا تہا اور اوسکی حفاظت کیا کرتا تہا۔ اس قسم کی قید کا ذکر انجیل مین کئی جگہہ آیا ہے اور رومی مورخون کی تواریخ مین بہی بہت سے عجیب قصے اس قسم کے پائے جاتے ہین۔ مقدس پولوس بہی اسطرح قید ہوا تہا اور ایسی ہی ہتکڑی پڑی ہوئی اوسنے فیسطوس اور بادشاہ اگرپا برنس کے سامنے اپنا عذر بیان کیا۔ (اعمال ۲۶ و ۲۹)

اور کبہی ایک قیدی کے ساتھہ دو سپاہی ایک بائین بازو کی زنجیر سے اور دوسرا داہین بازو کی زنجیر سے بندہا ہوتا تہا +

پولوس رسول اول تو ایک سپاہی کی حراست مین تہا مگر بعد جب یہودیون نے اوسے حاکم کے حوالہ کیا تو اوسنے حکم دیا کہ اوسکے دونون بازوون سے دو سپاہی باندہے جاوین (اعمال ۲۱ و ۳۳) ہیرودواگرپا نے پطرس کو اسطرح قید کیا تہا اوسی رات پطرس دو سپاہیون کے بیچ دو زنجیرون سے جکڑا ہوا سوتا تہا (اعمال ۱۲ و ۶) جو سپاہی مجرم کی حراست کیواسطے مقرر تہے اگر اونکی حراست سے مجرم بہاگ جاتا تو اونکو سزائے موت ہوتی تہی اعمال ۱۲ و ۱۹۔ اور یہی سزا داروغہ جیلخانہ کو بہی دیجاتی اگر قیدی جیلخانہ سے بہاگ جاتا (اعمال ۱۶ و ۲۷) اگرچہ اتہنس کی عدالت

اریوپگس رومی عدالت نہ تھی مگر چونکہ رومی گورنمنٹ کے حکم سے مقرر ہوئی تھی اسواسطے اوسکو بھی اختیارات مثل رومی عدالتون کے حاصل تھے اوسکے متعلق مذہبی معاملات کا انتظام بھی تھا مثلاً کوئی نئے معبود مقرر کرتا یا کوئی نیا معبد یا قربانگاہ بناتا یا خدا کی پرستش مین نیا طریقہ نکالتا تو اونکو اختیار مداخلت تھا اسی بناء پر کہ نئے معبود یعنی مسیح کو اور قیامت کو قائم کرتا ہے مقدس پولوس عدالت اریوپگس کے سامنے روبکاری کیواسطے حاضر لایا گیا (اعمال ۷، ۱ و ۱۹) یہ عدالت شہر اتھنس کے وسط مین اری اپگس یعنی عطارد کی پہاڑی پر کہ یہی اوسکی وجہ تسمیہ ہے ہوا کرتی تھی +

فصل تیسری

یہودیون کا قانون سزا

۱- جرائم برخلاف خدا کے - چونکہ اسرائیل کی سلطنت سلطنت اللہ کہلاتی جاتی یعنی اصل اختیار ہر طرح کا خدائے قادر مطلق کو تھا اور وہی اوسکا بادشاہ سمجھا جاتا تھا اسواسطے ایسے ملک مین کہ محض مذہبی کہلاتا تھا وے جرائم جو خدا کی نسبت ہوئے موسیٰ کی شریعت مین اول ہی بیان ہونا چاہئین اسکے مطابق -

(۱) بت پرستی یعنی غیر معبودون کی پرستش کرنے والون کو حسب شریعت موسیٰ مین تین اول بیان کیئے گئے ہین +

(۲) جب کبھی کوئی اسرائیل سوائے حقیقی معبود یہود کے کسی غیر معبود کی پرستش کرتا تو وہ جرم بت پرستی کہلاتا تھا +

(۳) سچے خدا کی مورتون کو پوجنا جسمین اسرائیل ہمیشہ گرفتار رہتے تہے خروج ۳۲ و ۴ و ۵ قاضی ۲، ۱۷ و ۳ و ۱۸ و ۴ - ۶ و ۱۴ - ۱۷ و ۳۰ و ۳۱ و ۶ و ۲۵ و ۳۳ و ۸ - ۲۴ و ۲ - و ۱ سلاطین ۱۲ و ۲۶ - ۳۱) یا کسی غیر قوم کے معبودون کی مورتون کو پوجنا جسکا مقدس تواریخ مین جا بجا ذکر آیا ہے - مورتون کے پوجا کی گو وہ کسی قسم کی ہو خروج ۲۰ و ۴ و ۵ مین قطعی ممانعت ہے اور ایسے شخص پر استثنا ۲۷، ۱۵ مین خدا کی سخت لعنت آئی ھے +

(۳) ایسی مورتون کے سامنے جُھکنا یا اونکی تعظیم کرنا یا سورج چاند ستارون کی تعظیم کرنا - جھکنے سے مراد یہان پر گھٹنے ٹیک کر سر بسجدہ ہونا ہی +

(۴) قربانگاہین یا کسی قسم کا مکان بتون یا مورتون کے واسطے مخصوص کرنا - موسوی شریعت کے بموجب اِس قسم کی سب چیزین قابل مسمار کرنے کے تہین خروج ۳۴، ۱۳ - استثنا ۷، ۵ و ۱۲، ۳ - اور اسرائیلیون کو استثنا ۷، ۲۵ و ۲۶ کے مطابق سخت ممانعت بتون اور مورتون کے اوپر سونا اور چاندی لانیکی تہی تاکہ ایسا نہو کہ بت پرستی مین مبتلا ہو جاوین

(۵) بتون کو چڑہاوے چڑہانا جسکی احبار ۱۷، ۷ مین ممانعت ہی خصوصاً انسانی قربانیان جسکی ممانعت احبار ۱۸، ۲۱ و استثنا ۱۲، ۳۱ - اور ۱۸، ۱۰ مین آئی ہے -

(۶) جو کوئی بتون کو چڑہاوا چڑہاوے اوسے کہانا اگرچہ کوئی قانون خاص اسبات مین نہین تہا کہ غیر معبودون کے چڑہاوے نہ کہائے جاوین مگر خروج ۳۴ و ۱۵ کے مضمون سے اسکی ناجوازی صاف ظاہر ہے بت پرست کی سزا یہ تہی کہ اوسکی

مجرم کو سنگسار کرتے تھے جب سارا شہر مجرم بت پرستی ہوتا تو اوسکو باغی سمجھتے اور قواعد جنگ کے موافق اونکے ساتھہ برتاؤ کیا جاتا تھا تمام باشندی اور تمام مویشی قتل کر دئیے جاتے تھے ایسے شہر کے مال کو کوئی لوٹتا نہین تھا بلکہ سب مال مع شہر کے جلا دیا جاتا تھا اور پھر اجازت نہ ہوتی تھی کہ کوئی وہان شہر بنانے پاوے استثناء ۱۳ و ۱۳- ۱۹- مگر اس قانون پر عمل درآمد نہین ہوتا تھا چونکہ اسرائیل عموماً بت پرستی کی طرف میلان رکھتے تھے اسواسطے بت پرست شہر کے سزا دہی مین لوگ طرح دیجاتے تھے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام یہودیون مین بت پرستی پھیل گئی -

جب ساری قوم مبتلاے جرم ہو جاتی تو اوسکی سزا خدا پر چھوڑ دی جاتی تھی اور خدا کی طرف سے اسکی سزا یہ تھی کہ خانہ جنگیان اور قحط اور طرح طرح کی مصیبتین واقع ہوتی تھین (احبار ۲۶ استثناء ۲۸ ۲۹ و ۳۲ -) اور جو کوئی مجرم ترغیب و تحریص دلانے کسی شخص کا طرف پرستش معبودون باطلہ کے ہوتا تو اوسکی سزا یہ تھی کہ سنگسار کیا جاتا تھا (استثناء ۱۳ ا و ۲ و ۱۲) وحشیانہ بچون کو ذبح کرکے قربانیان چڑہانے کے جرم پر موسیٰ کا یہ حکم تھا کہ جو شخص مرتکب اوس جرم کا ہو وہ سنگسار کیا جاوے بلکہ یہ حکم تھا کہ جو کوئی کسی شخص کو اس جرم کا ارتکاب کرتے دیکھے اوسکو لازم تھا کہ اوسی وقت اوسے گرفتار کرکے بلا تحقیقات سنگسار کردے (احبار ۲۰ و ۲)

۲- چونکہ حقیقی حاکم اور شارع اسرائیلیون کا خدا تھا اسواسطے خدا کے نام کی یا اوس کی صفات یا اوسکی حکومت یا اوسکے الہام کی نسبت کفر کا کلمہ زبان پر لانا نہ صرف خدا کا جرم تھا بلکہ ملکی قانون کے خلاف بھی تھا اسواسطے اس

جرم کے مرتکب کو بھی سنگسار کرنے کا حکم تھا (احبار ۲۴ و ۱۰-۱۴)

۳- استثناء ۱۸ و ۲۰-۲۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص جھوٹھا دعوی نبوت کا کرتا وہ سنگسار کیا جاتا تھا۔

۴- جو کوئی شخص کسی قسم کے علامات آیندہ کا حال جاننے کا دعوی کرتا اوسکے لیئے قطعاً ممانعت تھی جیسا کہ احبار ۱۹-۲۶-۳۱- سے عیان ہے مگر جو لوگ اس قسم کی باتین مدعی پیشین گوئی سے پوچھتے تھے اونکی سزا خدا پر چھوڑ دی جاتی تھی اور ۲۰ باب ۶ و ۲۳ و ۲۷- اور استثنا ۱۸ و ۹-۱۲ مین ایسے فعل کی قطعی ممانعت ہی۔

۵ حلف دروغی کی موسوی شریعت مین سخت ممانعت ہی اور گناہ کبیرہ مین داخل ہے مگر خلاف کی سزا خدا پر چھوڑ دی جاتی تھی۔

دوسرے۔ والدین اور حکام کی۔

۱- یہودیون کے امور ملکی مین بھی بزرگون کی باتین بہت پائی جاتی ہین اسوجہ سے باپون کو اپنی اولاد پر بڑے اختیار ہوتے تھے۔ اگر کوئی باپ پر لعنت کرتا یعنی کسی قسم کی برائی یا تحقیر کا کلمہ اوسکی شان مین زبان پر لاتا تو اوسکو بھی سزای موت (خروج ۲۱ و ۱۷، اور احبار ۲۰ و ۹) اور سزاے ضرب بھی دی جاتی۔ (خروج ۲۱ و ۱۵) باپ کی شان مین لعنت کا کلمہ زبان پر لانے کی جرم کی ایک مثال یسوع مسیح نے متی ۱۵ و ۴-۶ اور مرقس ۷ و ۹-۱۲ مین فرمائی ہے +

جو کوئی لڑکا شراب سے مدہوش ہو کر سرکشی کرتا اور والدین اوسکی حرکتون سے اوسے باز نہ رکھہ سکتے اور اور لوگون کی جانون کے ضائع ہونے کا اندیشہ

ہوتا تو اوس وقت یہ متصور ہوتا تہا کہ وہ شخص گویا کہ مرتکب دونون جرائم مذکورہ کا ہوا اور ایسے مجرم کی نسبت بہی حکم تہا کہ سنگسار کیا جاوے استثنا ۲۱ و ۸-۲۱-)

۲- چونکہ ملکی حکومت خدا کے حکم سے تہی اسواسطے جس ملک کا انتظام اچہا ہوتا تہا وہان کے حکام کیواسطے ہرطرح کی لوازم جمعیت اور تعظیم کے مہیا کیے جانے کا حکم تہا- اشخاص ذی اختیار کی شان مین کوئی کلمہ بے تعظیمی اور اہانت یا لعنت کا کلمہ زبان پر لانے کی سخت ممانعت ہے خروج ۲۲ باب ۲۸ آیت - اس قسم کے مجرم کی نسبت کسی خاص سزا کا حکم نہین ہے صرف حاکم کی راے پر چہوڑ دیا جاتا تہا کہ جس قسم کی سزا تجویز کرے وہی دیجاوے اور سزائین حاکمون کی حیثیت اور اعتبار سے مختلف ہوتی تہین +

۳ جرائم متعلق مال کی حسب شریعت موسوی مال کے چوری کرنا یا آدمی کا چورا کر بہگا لیجانا یا کسی حاصل کی ہوئی یا پائی ہوئی چیز سے انکار کردینا-

۱- شریعت موسوی مین مرتکب جرم سرقہ کی سزا یہ تہی کہ دوچند مال مسروقہ کا مالک مال کو ادا کرے اور جو استطاعت ادا کرنے کی نرکہتا ہو تو اوسکی نسبت یہ حکم تہا کہ بطور غلامون کے فروخت کرڈالا جاوے اور جو روپیہ اسطرح حاصل ہو وہ اصل مالک کو دیدیا جاوے (خروج ۲۲ و ۱ و ۳) جارڈن صاحب کے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ فارسیون مین بہی مجرم سرقہ کیواسطے یہی سزا ہے- اگر کوئی چور چورائی ہوئی چیز سے حلفاً انکار سے کے بعد از راہ ایمانداری اقرار کرے اور معترف بقصور ہو تو اوسکی نسبت حکم تہا کہ صرف اوسیقدر مال پر کہ اوسنے چرایا ایک خمس زیادہ ادا کرے (احبار

۶ و ۲ و ۵) قرضہ کی حالت مین قرضخواہ کو قرضدار کی ذات پر قبضہ کرنے اور جورو بچون کے اوسکے بیچڈالنے کا اختیار تہا احبار ۔ ۲۵ و ۳۹ کے مضمون سے ایسا حکم نکلتا ہے اِس دستور کا ذکر ایوب ۲۴ و ۹ مین ہے اور ایک مثال اِس معاملہ کی جسکی اِس وقت بحث ہے ۲ سلاطین ۴ و ۱ مین مذکور ہے ۔ یہ دستور یہودیون مین نحمیاہ کے وقتون مین بہی مروج تہا (۵ و ۱ ۔ ۵) اور یسوع مسیح نے متی ۱۸ و ۲۵ مین اسکا حوالہ دیا ہے ۔

۲ ۔ آدمی کا سرقہ یعنی کسی شخص کو جو حر ہو اور بنی اسرائیل ہو اوسکو گرفتار کرنیوالے یا چورالیجانے والے کے واسطے مطلق حکم سزائے موت کا تہا خروج ۲۱ و ۱۶ اور استثنا ۲۴ و ۷) ۔

۳ ۔ جو کوئی شئے امانتی کے حوالہ کرنے یا کسی پائی ہوئی چیز کے دینے سے انکار کرتا تو اوسکی سزا بہی وہی تہی جو چور کی تہی یعنی مال مسروقہ کا المضاعف دے اور جو مجرم بعد حلف دروغی کے ازراہ دیانت اور ایمانداری کے اپنی حلف دروغی کا اقرار کرتا تو اوسکے واسطے انکار کی ہوئی چیز سے صرف ایک خمس زیادہ دینا مالک مال کو دینا لازم آتا تہا ۔ (احبار ۶ باب ۵ آیت)

چوتھے وہ جرائم جو کسی ذات کے خلاف وقوع مین آوین ۔

۱ ۔ اول نمبر انمین خون کرنا ہے ۔ چونکہ یہ جرم نہایت سخت ہے اسواسطے موسیٰ نے اسکے چار ضروری علامات مجرد قتل انسان سے امتیاز کرنے کے واسطے رکھی ہین یعنی اول یہ کہ آیا ازراہ بغض وعداوت کے اوسکا وقوع ہوا گنتی ۳۵ و ۲۰ ۔ ۲۱ ۔ استثنا ۱۹ و ۱۱) دوسرے یہ کہ اوسکا وقوع بغرض انتقام ہوا ۔ (گنتی ۲۵ و ۲۰) تیسرے یہ

کہ از راہ پیش بندی و فریب سرزد ہوا (خروج ۲۱ و ۱۴) چوتھے یہ کہ کسی دوسرے کے اور گھات مین ہو کر یکایک اوسپر حملہ کر کے قتل کر ڈالے خون کی سزا موت تھی (استثنا ۱۹-۱۱) کے اور وہ کسیطرح نہین چھوٹتا تھا۔ ۲ قتل انسان اسکی شناخت حالات ذیل سے ہوتی ہے اول یہ کہ بلا کسی بغض و عداوت کے سرزد ہو گنتی ۲۵ و ۲۲- استثناء ۱۹ و ۴-۶) دوسرے یہ کہ بغیر غرض انتقام کے ہوا (خروج ۲۱ و ۱۳ گنتی ۲۵ و ۲۲) ۔

تیسرے یہ کہ غلطی و خطا سے اوسکا وقوع ہوا (گنتی ۲۵ و ۱۱ و ۱۵) چوتھے اتفاقیہ (استثنا ۱۹ و ۵) قتل انسان کی سزا یہی تھی کہ پناہ کے شہر مین نظر رہتا تھا۔ ۳ اور طرح طرح کے جرائم جو ذات سے تعلق رکھتے ہین اونکے واسطے بھی طرح طرحکی سزائین اور طریقہ دریافت کے مقرر تھے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شریعت موسوی کمال دانائی اور انسانیت پر مبنی ہے۔ دیکھو خروج ۲۱ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۲-۲۷- اور احبار ۲۴ و ۱۹-۲۲)

چوتھے زنا اور اور جرائم جنکا نام لینا بھی نہین چاہیئے اون کے واسطے سزاے موت تھی (احبار ۲۰ و ۱۰ و ۱۷ و ۲۲ و ۲۳ اور ۲۰ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶)

پانچوین جرائم بغض اور بدخواہی کے اونکے لیئے بھی قرار موافق سزا مقرر تھی۔ شریعت کی رو سے دروغ خبر دینے والے مجرم تصوّر کیئے جاتے تھے (احبار ۱۹ و ۱۶-۱۸) جھوٹی خبرون کا مشتہر کرنا جس سے اورون کی چال چلن مین حرف آتا ہو خروج ۲۳ و ۱ مین صاف منع لکھا ہے۔

اسی طرح شہادت کاذبہ بہی گو اوس سے کسی غریب محتاج کا نفع کیون ہی نہو منع ہی اور جو کوئی کسی بیقصور کے خلاف مین ملزم ادائے شہادت کاذبہ ہو تو اوس دروغ شہادت دینے والے کو بہی سزا دئے جانے کا حکم تہا جو اوس بیقصور کو درحالیکہ وہ قصوروار ٹھہرتا (استثنا ۱۹ و ۱۶-۲۱)

فصل چہارم

جنمین اون سزاؤن کا ذکر ہے جو کتب مقدسہ مین مندرج ہین

جن سزاؤن کا کتب مقدسہ مین ذکر ہے وہ دو طرح پر منقسم ہین یعنی سزائے سنگین اور غیر سنگین۔ سزائین غیر سنگین مفصلۂ ذیل ہین۔

۱۔ سزائے تازیانہ۔ شریعت موسوی مین جسمی سزاؤن مین یہ سزا بہت مروج تہی۔ کتب عہد عتیق اور جدید مین اسکا اکثر جگہہ ذکر آیا ہے اور اسلیئے کہ حد شرع سے ضربین کوڑی کی متجاوز نہ ہون اور ضرب لگانے والے کو سہو نہو ایک دُرّہ تین تسمون کا ہوتا تہا جس سے مجرم کے تیرہ ۱۳ ضربین لگانے سے پورے ایک کم چالیس ۳۹ ہو جاتی تہین۔

۲۔ معاوضہ جسمی (خروج ۲۱ و ۲۴) یعنی آنکہہ کے بدلے آنکہہ اور ناک کے بدلے ناک اور جان کے بدلے جان وغیرہ یسوع مسیح نے متی ۵ و ۳۸ و ۳۹ مین اِس قسم کے سزا دینے کی صاف ممانعت کی ہے۔

۳۔ معاوضہ مال یعنے کوئی چیز کسی کی چوری جاوے یا اور طرح سے کسی کے مال کو

نقصان پہونچے اوسکا معاوضہ خروج ۲۱ و ۲۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۶ و ۲۲ و ۶ و احبار ۲۴ و ۱۸

۴ - جبر نقصان کا تا کہ وہ شخص جسکا نقصان ہوا اپنے دعوی سے دست بردار ہوجائے لیکن ایسے جبر کی صرف ایک صورت مین اجازت تہی (خروج ۲۱ و ۳۰) لیکن خون اور قتل کے مقدمہ مین ایسے جبر کی ممانعت تہی۔ (گنتی ۳۵ و ۳۱ و ۳۲)

۵ - ناجائز چڑہاوے قابل اسکے تہے کہ اوس کے مرتکب کو سزا دیجاتی تہی جن مختلف حالتون مین وہ چڑہاوے چڑہائے جاتے تہے اونکی تفصیل احبار ۴ و ۲ و ۵ و ۱-۷ و ۱۴ او ۵ او ۶ و ۱-۷ اور ۹ اور ۲۲ مین مندرج ہے ؛

۶ - سزائے قید - اگرچہ موسیٰ نے اس سزا کیواسطے نہین فرمایا ہی مگر یہودیون کی سلطنت مین اور نیز مسیح کے زمانہ مین بہی مروج تہین پیدایش ۴۱ و ۱۴ ایرمیاہ ۳۸ و ۶ و ذکریا ۹ ۵ - اور اعمال ۵ و ۱۸ مین قیدخانونکے ذکر آئے ہین جنمین لوگ محبوس کیئے جاتے تہے اور بہت سختیان اونپر ہوتی تہین شرقی ملکون مین ایسے قیدخانون کا اب بہی رواج ہے انہین خوفناک قیدخانون کا ذکر زبور ۱۰۷ و ۱۱ اور یرمیاہ ۳۷ و ۱۶ و ۲۰ مین آیا ہی

۷ - سزائے جلاوطنی - زمانۂ اسیری تک یہ سزا یہودیون مین نہ تہی بعد کو مقرر ہوئی - یہ سزا رومیون مین تہی - مقدس یوحنا پیاسس کے جزیرہ کو جلاوطن کیا گیا جسکا ذکر مکاشفات ۱ و ۹ مین ہے -

۸ - شرقی ملکونمین قدیم زمانہ مین دستور تہا کہ قیدیونکی آنکھین نکال ڈالتے تہے - یہ دستور آجکل بہی پایا جاتا ہے دیکہو قاضی ۱۶ و ۲۱ اور ۲ سلاطین ۲۵ و ۷)

۹- سر کے بالون کا زور سے اوکہیڑ لینا بھی تکلیف دہ اور نامناسب سزا تھی اسکا ذکر نحمیاہ ۱۳ و ۲۵ مین ہے-

۱۰- کلیسیا کی پرستش سے خارج کرنا بھی دینی و دنیوی دونون طرح سے داخل سزا تھا اور یہ سزا باعتبار سختی کے مختلف المراتب ہوتی تھی قسم اول ندوئی صرف تیس دن کیواسطے معبد سے خارج کرنے کو کہتے تھے (یوحنا ۹ و ۲۲ و ۱۶ و ۲ وغیرہ) کبھی تیسؔ دن کی میعاد مین تخفیف کر دی جاتی تھی-

دوسری قسم حیرم تھی اِس سزا مین مجرم حوالہ شیطان کے کیا جاتا اور اوسپر کامل لعنت کیجاتی تھی- مقدس پولوس نے ۵ و ۴ اور رومیون ۹ و ۲ مین اِس سزا کا ذکر کیا ہے- تیسری قسم سزا کی شاممتھا- یا مرانتھا تھی جسکے معنی ہین خداوند آتا ہے یا خداوند آوے اس سے اشارہ اِس بات کی طرف ہے کہ مجرم کیواسطے محشر کا خوفناک روز بہت قریب ہے- اِس سزا کے نتائج بہت بڑے ہوتے تھے- شخص خارج شدہ سے معاملات دینی یا دنیاوی مین کوئی کسی طرح کی راہ و رسم نہین رکھتا تھا اور طرح طرح کی ذلتین اوٹھانا پڑتی تھین-

دوسرے- گیارہ قسمون کے جرائم سنگین کا کتب مقدسہ مین ذکر ہوا تلوار سے قتل کرنا اور تلوار سے قتل کرنے مین جلاد کو اختیار دیا جاتا تھا کہ جسطرح چاہے قتل کرے یہ خون کرنی کی سزا تھی لیکن اگر قاتل کو مقتول کا قریب رشتہ دار قبل جاے پناہ مین پھونچنے سے قتل کر ڈالتا تو اوسکے بازپرس اوس رشتہ دار سے کچھ نہین ہوتی تھی اسواسطے ایسے قاتل کو جو بے ارادہ قتل کرتا یہ اجازت تھی کہ چہ شہرون مین سے کہ جاے پناہ کہلاتی تھی

کسی مین پناہ لے اور جب کوئی قاتل بطور مذکورہ پناہ لیتا تہا تو مقتول کے وارث بلا ارجاع عدالت یعنی باختیار خود اوسے نہین مار سکتے تھے بلکہ اوس وقت مین قاتل کی نسبت تحقیقات کیجاتی تہی کہ آیا اوسنے عمداً یا بلا ارادہ یعنی بحسب اتفاق قتل کیا اگر قتل کا وقوع عمداً ثابت ہوتا تو قاتل مقتول کے وارث کے حوالہ کیا جاتا کہ وہ اوسے جسطرح چاہی مار ڈالے اور جو ثابت ہوتا کہ وقوع جرم اتفاقی تہا تو اوس قاتل کو تا حیات سردار کاہن وقت جای پناہ مین رہنے دیتے۔ مگر اسوقت مین بہی مقتول کے وارث کو اختیار تہا کہ اگر قاتل کو جای پناہ کے حدود کے باہر یا عین حدود پر پاوے تو قتل کر ڈالے۔ (گنتی ۳۵ و ۲۶ و ۲۷) عبرانیون ۶ و ۱۷ و ۱۸ مین اسکا بیان خوب عمدگی سے آیا ہی +

۲۔ سنگسار کرنا۔ یہ سزا بت پرستون اور کافرون اور سبت کے نماننے والون کو اور دیگر مجرمان مذکورہ احبار ۲۰ و ۲ و ۲۷ و ۲۴ و ۱۴ و استثنا ۱۳ و ۱۰ و ۱۷ و ۵ و ۲۱ و ۲۱ اور ۲۲ باب ۲۱ و ۲۴ آیات کو دیجاتی تہی۔ اول گواہ پتہر مارتا اور پہر اور لوگ مارتے تہے۔ یہودیون نے اکثر ہماری مسیح پر (جسکا ذکر انجیل مین ہے) اور اسٹفین پر (اعمال ۷ و ۵۹) اور پولوس پر (اعمال ۱۴ و ۱۹) پتھر اوٹھانے کو لوگون نے غلطی سے سنگسار کرنے کی سزا پر محمول کیا ہی۔ اخیر زمانہ مین یہ سزا یہودیون کے یہان سرکش باغیون کیواسطے مقرر ہوئی تہی۔ سزای سنگساری سے اسکو کچہ تعلق نہ تہا اس سزا سے بہی اکثر لوگ مر جایا کرتی تھے مگر ایسے ہی لوگون کو دیجاتی تہی جو بغاوت اختیار کرتے یا اشتباہ بغاوت اونپر ہوتا۔ یا فقیہون کے کسی امر کا انکار کرتے +

۳۔ زندہ جلانا۔ یہ سزا اوس قسم کے مجرمون کو دیجاتی تہی جنکا احوال احبار

۲۰ و ۱۴۔ اور ۲۱ و ۹ مین ہے۔ پیدایش ۳۸ و ۲۴۔ اور یرمیاہ ۲۹ و ۲۱۔ اور دانیل ۳ و ۶ مین بہی اسکا ذکر موجود ہے۔ شریعت موسوی مین سزائی سنگین صرف اسقدر ہین جو مذکور ہوئے۔ مگر پیچہے کر بوجہ راہ و رسم غیر قومون کے اور سزائین بہی یہودیون مین رائج ہوگئین مثلاً

۴۔ سر کاٹنا جسکا ذکر پیدایش ۴۰ و ۱۹۔ اور متی ۱۴ و ۸۔ ۱۲۔ اور مرقس ۶ و ۲۷ مین ہے

۵۔ دریچہ سے سیدہا پہینکنا۔ یہ سزا خاص صورتون مین اور بہت کم دیجاتی تہی۔ ۲ سلاطین ۹ و ۳۰۔ ۳۳۔ اور ۲ قرنتیون ۲۵ و ۱۲ مین اسکی مثالین موجود ہین

۶۔ غرق کرنا جسکا ذکر متی ۱۸ و ۶ مین ہے بلکہ اسکا کوئی ثبوت نہین کہ یہودیون مین یہ سزا مروج تہی۔

۷۔ اوکہلی مین کچلنا جسکا ذکر امثال ۲۷ و ۲۲ مین یہ سزا ترکون مین ابتک مروج ہے۔

۸۔ چیر ڈالنا۔ یہ سزا ملک یہودیہ کے گرد و نواح مین مروج تہی (دیکہو دانیل ۲ و ۵ اور ۳ و ۲۹) ملک بربری اور فارس مین یہ سزا ابتک مروج ہے۔

۹۔ مار مار کر ہلاک کرنا۔ یونانیون مین تہی انتیوکس نے یہودیون کو یہ سزا دی تہی (دیکہو مکابیون ۶ و ۱۹ اور ۲۸ و ۳۰) مقدّس پولوس نے عبرانیون ۱۱ و ۳۵ مین اسکا ذکر کیا ہے۔

۱۰۔ وحشی جانورون سے پہڑوا ڈالنا۔ یہ سزا پہلے مدیانیون اور فارسیون مین تہی (دانیل ۶ و ۷ و ۱۱ و ۱۶۔ ۳۴) اون سے پہر رومیون مین مروج ہوئی جو یا تو اپنے غلامون اور بدمعاش آدمیون کو درندونکے سامنے اس غرض سے ڈالتے تہے کہ وہ انہین کہا جاوین۔ یا بطور تماشے کے ہتہیار بند سپاہیون کو اون سے لڑاتے تہے

اگر سپاہی غالب آتے تھے تو اونکی جان بخشی کیجاتی اور اونہین آزادی دیجاتی تھی ورنہ درندے پہاڑ ڈالتے تھے۔ صورت آخر الذکر کا مقدس پولوس نے ۲ تمطاؤس ۴ و ۱۷ اور پہلے قرنتیون ۱۵ و ۳۲ مین حوالہ دیا ہی؛

۱۱۔ صلیب دینا۔ قدیم زمانہ مین یہ سزا صرف مشہور اور بدمعاش مجرمونکو دیجاتی تھی اور اسمین ہر طرح کی تکلیف اور ذلّت داخل ہے اِسوجہ سے مقدّس پولوس نے ہمارے شافع کی کمال محبّت کو باین عبارت ظاہر کیا ہی کہ "جبکہ ہم گنہگار ٹھہرے تھے مسیح ہمارے واسطے موا جسنے اوس خوشی کے لیئے جو اوسکے سامنے تھی شرمندگی کو ناچیز جان کے صلیب کو سہا" (رومیون ۵ و ۸ عبرانیون ۱۲ و ۲)۔ صلیب دو کڑیون کی یا تو اِس شکل پر ہوتی تھی † یعنی ایک کڑی کے اوپر کے سرے پر دوسری اسطرح لگائی جاتی تھی کہ زاویہ قائمہ بنجاتی تھی یا اس شکل کی ہوتی تھی X یعنی عین وسط پر دونون کڑیان اسطرح ملتی تھین کہ دو زاویئے منفرجے اور دو حادے بنجاتے تھے۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح قسم اول کی صلیب پر مصلوب ہوا صلیب کی سختی اوسوقت ظاہر ہوگی جب خیال کیا جاوے کہ جسکو صلیب دینا منظور ہوتا تھا اول اوسکو صلیب پر لٹکا کے دونون ہاتھہ اور پانون کیل دیتے تھے یہانتک کہ اوس عذاب اور بھوک کی سختی سے سوکھہ سوکھہ کر مر جاتا تھا۔ کئی حوالے اِس قسم کے موجود مین جس سے معلوم ہوتا ہی کہ کئی کئی دن تک آدمی اوس عذاب دردناک مین مبتلا رہتا تھا اور پھر اوس شخص کی لاش کو قبر مین دفن کرنے کی اجازت نہین ہوتی تھی اکثر تو ایسا ہی ہوتا تھا کہ درندے جانور چیل کوّے صلیب پر ٹنگے ٹنگے لاش کو کھا جاتے تھے۔ اسطرح سے مجرم کے ہلاک کرنے کا رواج کئی اگلے

قومون مین خصوصاً رومیون مین تھا جو بدمعاش نالایق بیکار غلامون کو یہ سزا دیا کرتے تھے اسی خیال سے رسول یسوع کی مہربانی اور ایسی ذلت کی موت اختیار کرنے کا ذکر کرکے یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا اوسنے ہماری خاطر خادم بنکر صلیب کی موت کو اپنے اوپر گوارا کیا ۔ (فلپیون ۲ و ۷ و ۸) تمام حالات متعلق مصلوبیت یسوع مسیح مندرجۂ اناجیل اربعہ یونانیون اور رومیون کے بیانات متعلق جرائم ہذا کے مطابق ہین +

باب چہارم

اس بیان مین کہ یہودی اور رومی وقت کا حساب کس طرح کیا کرتے تھے موافق بیان کتب مقدسہ کے

زمانہ کی تقسیم مذکورہ کتب مقدسہ کے جاننے سے بہت سے آیات متعلق موسم اور واقعات اور نصائح کا مطلب بخوبی کھل جائیگا ۔

۱۔ عبرانی دنون کا حساب شام سے شام تک لگایا کرتے تھے ۔ مطابق حکم موسیٰ سے (احبار ۲۳ ۱ ۲۹) رومی دو طرح پر دنون کا حساب کرتے تھے اور دونون کے نام جدا جدا تھے ایک کو ملکی حساب اور دوسرے کو قدرتی کہتے تھے ۔ اول الذکر اسیطرح پر تھا جیسا آجکل ہمارے یہان ہے اور دوسرا چھہ بجے صبح سے چھہ بجے شام تک کہلاتا تھا یہودیون کا عدالتی دن سال کے موسمون کے مطابق بدلتا رہتا تھا اول تو اسوقت کو چار حصون یعنی پہرون پر موافق درازی سال کے موسمون

کی تقسیم کیا کرتے یعنی اگر اون بڑا ہوتا تو چار پہر بھی بڑے ہوتے اور اگر دن چھوٹا ہوتا تو پہر بھی چھوٹے ہوتے تھے۔ انحمیاہ و ۹ و ۳) بعدہ عدالتی دن کو بارہ گھنٹون پر تقسیم کرنے لگے اور شناخت گھنٹون کی یا تو سورج سے یا گھڑیال سے ہوا کرتی تھی۔

۲۔ یہہ گھنٹے باہمدگر برابر ہوتے تھے لیکن سال کے موسمون کے اعتبار سے مختلف ہوتے تھے یعنی موسم گرما کے دنون کے بارہ گھنٹے بڑے ہوتے تھے اور جاڑے کے موسم کے دنون کے گھنٹے چھوٹے ہوتے تھے۔ یہودی عدالتی یوم کے گھنٹون کا حساب صبح کے چھہ ۶ بجے سے شام کے چھہ ۶ بجے تک لگاتے تھے یعنی اون کا پہلا گھنٹہ ۱ اوسوقت بجتا تھا جب ہمارے سات بجتے ہین۔ اور دوسرا ۲ گھنٹہ آٹھہ ۸ بجے اور تیسرا ۳ نو بجے علےٰ ہذالقیاس ✢

رات کے اول تین حصے یا پہرہ مقرر کیئے تھے۔ زبور ۶۳ و ۶ و ۹۰ و ۴ نوحہ ۲ و ۱۹ یہودا ۷ و ۱۹ خروج ۱۴ و ۲۴) غالباً یہ حصے شب کے غیر مساوی ہوتی تھی۔ یسوع مسیح کے وقتون مین رات کے چار پہر مقرر تھے۔ چوتھا پہر رومیون نے یہودیون مین نکالا۔ کتب مقدسہ مین ایک گھنٹہ سے مراد اکثر جگہہ بڑی مدت ہے اور کبھی اوسقدر عرصہ سے مراد ہی جسقدر عرصہ تک ایک پہرہ متعین رہتا تھا۔ (متی ۲۵ و ۱۳ و ۲۶ و ۴۰) مرقس ۱۴ و ۳۷ و لوقا ۲۲ و ۵۹ و مکاشفات ۳ و ۳) یہودیون کے حساب سے دو شام ہوتی تھین ایک تو قدرتی یوم کی نوین گھنٹہ مین یعنی تین بجے بعد دوپہر کے اور دوسری شام قدرتی دن کی گیارہوین گھنٹہ مین ہوتی تھی۔ عید کا برہ دونون شامون کے درمیان ذبح کیا جاتا تھا۔ (خروج ۱۲ و ۶ و احبار ۲۳ و ۴)

۴۳ سات دن رات کا ایک ہفتہ ہوتا تھا جسمین چھہ روز دنیا کے کاروبار اور محنت و مشقت کیواسطے تھے اور ساتوان دن یعنی سبت کا خدا نے اونکی آرام کیواسطے مقرر کیا تھا۔ سواے دنون کے ہفتون کے یہودیون کے نزدیک برسون کے ہفتے ہوا کرتے تھے اور ساتوین برس کو سبت کا سال کہتے تھے اور برسون کے ہفتون کے سات گنتی یعنی ۴۹ برس کے بھی ہفتے ہوتے تھے اور اوسکے دوسرے سال کو یوبل کہتے تھے اور پچاسوین برس یعنی یوبل مین بڑی دھوم دہام کی دعوت کرتے تھے ؀

۴۴۔ عبرانیون کے مہینون کا حساب اور قدیم قومون کی طرح قمری تھا یعنی مہینون کا حساب چاند کی گردش سے لگاتے تھے اسطرح پر کبھی ۲۹ روز کا اور کبھی ۳۰ روز کا ہوتا تھا۔ جبتک یہودی ملک کنعان مین رہے تب تک حساب قمری اون کے درمیان جاری رہا یعنی جب چاند دیکھتے تب ہی نیا مہینہ شروع ہوتا تھا لیکن جب سے تمام قومون مین متفرق ہو گئے اوسوقت سے اون کے حساب علم ہئیت کی رو سے شمسی مقرر ہوا تاکہ برسون اور دنون کا حال صحیح معلوم ہوتا رہے۔

ابتدائے یہودیون مین مہینون کے خاص نام نہ تھے صرف یون ہی گنا کرتے تھے کہ پہلا مہینہ دوسرا تیسرا علی ہذا القیاس۔ خروج ۱۳ و ۴ مین اول ماہ کا نام ابیب لکھا ہے۔ اور اسلاطین ۶ و ۱ مین دوسرے ماہ کا نام زیف لکھا ہے۔ اور اسلاطین ۸ و ۲ مین ساتوین مہینہ کو اتھانم لکھا ہے اور اسلاطین ۶ و ۳۸ مین آٹھوین مہینہ کا نام ابل ہے لیکن اس باب مین کہ انکی اصلیت کہان سے ہے نکتہ چین متفق الرای نہین ہین جب بابل کی اسیری سے یہودی لوٹے تو اونہون نے مہینون کے یہ نام

جو فاسیون اور خالدیون سے پائے تھے اپنے یہان مقرر کیئے ایسے بعض نامون کا ذکر کتب مقدسہ مین بھی آیا ہے ٭

۵ - یہودیون کے سنہ بھی چار قسم کے ہوتے تھے ایک سنہ اشجاری یہ اسواسطے کہتے تھے کہ اسکے حساب سے یہودی درختون کے پھلون کا دسوان حصہ دیا کرتے تھے دوسرے چوپاؤن کا سال جسمین دسوان حصہ اوس سال کی پیدایش کی جانورون کا دیا کرتے تھے - تیسری قسم کا سال معاملات مذہبی کے لیئے تھا -

چوتھی ملکی سال جو تمام ملک فلسطین کے باشندون مین عموماً مروج تھا دو آخر کی سال چونکہ یہودیون مین زیادہ رائج تھے اسواسطے اونکا ذیل مین کچھ ذکر کیا جاتا ہے -

(۱) دینی سال ماہ مارچ نسال کی اول تاریخ سے شروع ہوتا تھا یعنی یہ وہی وقت ہے جسمین بنی اسرائیل نے مصر سے خروج کیا تھا اس ہی مہینے سے یہود اپنی عیدون اور ابنا و اپنے روئیا اور الہام کی تاریخ کا حساب لگایا کرتے تھے (ذکریاہ ۷/۱) ذیل کے نقشون سے یہودیون کی سال دینی مہینون کے نام اور ہماری مہینے جو اونکے مقابل ہوتے ہین معلوم ہوتے ہین -

(۱) نسان یا ابیب نحمیاہ ۲ و ۱ اور استر ۳ و ۷ } جزءً ماہ مارچ اور جزءً اپریل کے مقابل واقع ہوتا تھا -

۲ - طیار یا زایف (۱ سلاطین ۶ و ۱) اپریل اور مئی -

۳ سیوان (استر ۸ و ۹) مقابل مئی و جون -

۴- تموز (خرقیل ۸ و ۱۴) ؍ جون جولائی -

۵- اب ــ ــ ــ ــ ــ ــ جولائی اور اگست -

۶- ایلول (نحمیاہ ۱۶ و ۱۵) ؍ اگست اور ستمبر -

۷- تیسرے یا اتہانم (اسلاطین ۸ و ۲) ستمبر اور اکتوبر -

۸- مارخشون (اسلاطین ۶ و ۳۸) اکتوبر اور نومبر

۹ کسیلیو یا چسلو
(ذکریا ۷، و ا نحمیاہ ۱ و ۱) } نومبر اور دسمبر -

۱۰- تیبت (استر ۲ و ۱۶) دسمبر اور جنوری -

۱۱ سبت (ذکریا ۱ و ۷) جنوری اور فروری

۱۲- آدر عزراہ ۶ و ۱۵
استر ۳ و ۷) } فروری اور مارچ

۲ ملکی سال- ہمارے ستمبر مہینہ کی پندرہوین سے شروع ہوتا تھا کیونکہ یہ پرانی روایت تھی کہ دنیا اوسی تاریخ پیدا ہوئی تھی -

اِس سنہ سے یہودی اپنے سب یوبلون کا اور اقرارنامون کا اور لڑکی لڑکون کے پیدا ہونے اور بادشاہون کی سلطنتون کا حساب لگایا کرتے تھے ذیل کے نقشہ سے یہودیون کے ملکی مہینون کے نام اور ہمارے مہینے جو اونکے مقابل واقع ہوئے ہین معلوم ہوتے ہین -

۱ تسری مقابل جزءً ستمبر کے اور جزءً اکتوبر کے -

۲۔ مارخشوان	اکتوبر اور نومبر
۳ چسلو یا کسلیو	نومبر اور دسمبر
۴ تہسٹ	دسمبر اور جنوری
۵ سبت	جنوری اور فروری
۶ آدر	فروری اور مارچ
۷ نسان یا ابیب	مارچ اور اپریل
۸ طیار یا زیف	اپریل اور مئی
۹ سیوان	مئی اور جون
۱۰ تموز	جون اور جولائی
۱۱ ابیب	جولائی اور اگست
۱۲۔ الول	اگست اور ستمبر

ان ملکی مہینون مین بعضے اب تک فارس مین مروج ہین ۔ چونکہ یہودیون کے مہینے کا حساب چاند کے دکہلائی دینے پر موقوف تہا اسواسطے اون کے سالون کو سال قمری کہتے ہین اور قمری ۳۵۴ دن آٹھ گھنٹون کا ہوتا ہی اسواسطے شمسی سال سے اوسکی مطابقت دینا ضرور رہی تاکہ ٹھیک حساب یہودیون کے عید دن کا معلوم ہوجاوے ۔ سو اس غرض سے ایک ماہ کامل جتنے مرتبہ ضروری ہوتا تہا بڑہا دیتے تھے مگر وہ مہینہ اکثر تیسری برس یا دوسری برس آکے بڑہتا تھا جیسے ہمارے ملک مین لون کا مہینہ ہوتا ہے اور چونکہ یہ لوان کا مہینہ سال مذہبی کے آخر بعد ماہ آدر

سے پڑتا تھا اسواسطے اوسکو دوسرے آدر یعنی دوسرا آدر کہتے ہین ۔

چھٹے ۔ اور قومون کی طرح یہودی جزءٔ زمانہ کو اوسکی کل سے تعبیر کیا کرتے تہی خروج ۱۶ باب ۳۵ آیت ٭

اس بات پر لحاظ کرنےسے بہت سی ظاہری اختلافات کتب مقدسہ کے حل ہوجاوینگے علی الخصوص ہمارے خداوند کے جی اوٹھنے کے باب مین جسکا متی ۲۷ و ۶۳ مین اور مرقس ۸ و ۳۱ مین اسطرح خبر ہی کہ تین دن کے بعد اور متی ۱۷ و ۲۱ اور لوقا ۹ و ۲۲ مین اسطرح ہی کہ تیسری روز جی اوٹھا کچہ اختلاف نہین آتا ہی ۔ سواے سنون مذکورہ کے اول عبرانی اور بعدہ یہودی اور مشہور سنون سے بہی اپنے حساب لگانے لگے ۔

مثلاً اول آبای اور مشہور لوگون کے زمانہ سے (پیدایش ۷ و ۱ و ۸ و ۱۳)

دوم مصر کی روانگی سے اور اون کے قانون کے مقرر کرنے سے خروج ۱۹ و ۱ و ۴۰ و ۱۷ گنتی ۱ و ۱ و ۹ و ۱ و ۳۳ و ۳۸ و ۱ سلاطین ۶ و ۱)

سوم بعد اوسکے ہیکل کی تعمیر سے ۱ سلاطین ۹ و ۱۰ ۲ تواریخ ۸ و ۱) اور یہودا اور اسرائیل کی بادشاہون کے سنہ جلوس سے ۔

چہارم ابتداء اسیری بابل سے (ذکریا ۱ و ۳۳ و ۲۱ و ۴۰ و ۱) بعد رفتہ رفتہ اونہون نے ایک ہزار برس تک اختیار کیا ۔

پانچوین سلوسڈی کے سنہ کو (اس سنہ کو مکابیون کی کتابون مین یونانیون کا سنہ کرکے لکہا ہی) اخیر زمانہ مین (مکابیون ۱۳ و ۴۲ و ۱۴ و ۲۷) اونہون نے مکابی شہزادون کے سنون کے حساب سے اپنے حسابون کا شمار کیا ۔ اور جب سے

تالمود جمع کی ہے تب سے دنیا کی پیدائش سے حساب لگاتے ہین ٭

پانچوان باب

اوس مالگذاری اور اون محصولات کے بیان مین جنکا ذکر کتب مقدسہ مین آیا ہے

۱۔ مالگذاری اور محصولات

اول روانگی مصر کے بعد اسرائیلیون مین یہ دستور تہا کہ جب کوئی نیا معاملہ پیش آتا ہی تو اپنی اپنی حیثیت کے موافق کچہہ نقدی دیا کرتے تھے۔ مگر بعد تعمیر ہیکل کے یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مردم شماری ہوتی تو ہر واحد از قسم ذکور کو جو بیس برس کی عمر کا یا اوس سے زیادہ عمر کا ہوتا نیم مثقال دینا پڑتے تھے (خروج ۳۰ و ۱۳ و ۱۴) اسیری بابل سے مراجعت کے بعد سالانہ خراج ایک ثلث مثقال کا واسطے مصارف بندگی اور عبادت کے ہیکل کے لیئے مقرر ہوا (نحمیاہ ۱۰ و ۳۲) اور ہماری منجی کے وقت مین ہر یہودی کو خواہ فلستین مین یا کہین اور رہتا ہر سال دو درہم دینا پڑتے تھے۔ سوای اسکے ہر شخص عورت و مرد اپنی خوشی سے موافق حیثیت کے بطور نذرانہ کے بہی دیا کرتا تہا۔ (مرقس ۱۲ و ۴۱ - ۴۴) اور جو رومی سلطنت سی نیم مثقال مقرری سالانہ محصول کے ادا کرنے کیواسطے یروسلم مین آئے تھے تو اونکو اوس سکہ سے جو اور ملکون سی لاتے تھے سکہ مروجہ یروسلم کے بدلوانے کے ضرورت پڑتی تھی سو اس غرض کی سہولیت

کیواسطے ہیکل کے دالانون مین صراف چوکیون پر بیٹھے ہوتے تہے اور تھوڑا سا بٹہ لیکر یروسلم کا مروج سکہ بدلتے تہے یہ وہ چوکیان تہین جنپر یہودی بٹہ کے ناجائز بیوہار کیا کرتے تہے یسوع مسیح نے اونکے تختے اولٹ دیئے تھے (متی ۲۱ و ۱۲)

جب یہودیون کی نہایت مرفہ حالی کا زمانہ تہا تو موابی اور اور اقوام گرد ونواح کے یہودی حاکمون کے خراج گذار تہین مگر بعد کو یہودی اور قومون کے خراج گذار ہو گئے۔ مکابی شہزادون کے زمانہ مین کچہ مدت تک یہودیون کو خراج معاف رہا مگر بعد کو جب رومیون نے اونکا ملک فتح کیا تو طرح طرح کے محصول اور بار اونپر پڑ گئے۔ جنکے وہ متحمل نہ تھے اور بڑی دقت سے رہتے تھے اور یہ وجہ تہی کہ یہودیون کو محصول لینے والون سے عداوت خالص ہو گئی تہی۔ رومی سلطنت کے صوبجات مین رومی سپاہی محصول تحصیلتے تہے اور اونکے ماتحتی مین اور لوگ بہی اس کام کیواسطے ہوتے تہے بعض خاص تحصیلدار کہلاتے تھے (جیسا کہ ذکی) اسیوجہ سے کہ بڑی بڑے اضلاع کا محصول لینا اونکے متعلق تہا بعضے چہوٹے چہوٹے مقامات کی تحصیل کے واسطے متعین تہے متی اس ادنے قسم کے محصول لینے والون مین تہا۔

دوسرے ٹھیکہ جات اور خرید فروخت عبرانیون اور نیز مدت پہلے کنعانیون مین یہ دستور تہا کہ جو کوئی چیز بڑی قیمت کی فروخت ہوتی تہی اور اوسکی قیمت جو ادا کیجاتی تہی وہ شہر پناہ کے دروازے پر کہ وہ جای عدالت اور گذرگاہ عام لوگون کا تہا بیچی جاتی تہی اور اوسکی قیمت ادا کیجاتی تہی۔

(پیدایش ۲۳ و ۱۶ و ۲۰ روتہہ ۴ و ۱۵ و ۲) رفتہ رفتہ ہاتھ ہلانا بطور علامت لطیب

خاطر خرید فروخت کے قرار پایا۔ یہ دستور ایوب زمانہ مین بھی غیر معلوم نہ تھا (۱۷ و ۳) اور سلیمان نے اسکا اکثر ذکر کیا ہے (دیکھو امثال ۶ و ۱ و ۱۱ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۰ و ۱۶ و ۲۲ و ۲۶ و ۲۷ و ۱۳) ابتدائی دستاویز تحریری اور دستخطی اور مُہری جو اس غرض کیواسطے ہوتی تھی کہ خرید فروخت برضامندی فریقین ہوئے یرمیاہ ۳۲ و ۱۰ و ۱۲ مین اسکا ذکر ہی۔ اور اون وسائل تحریری کی نسبت یرمیاہ نے باری کو حکم کیا تھا کہ اونکو مٹی کی کسی برتن مین رکھہ کے زمین کے اندر گاڑدی تاکہ آیندہ کو شہادت اس امر کی ہووے کہ فروخت ہوئی (۱۴ و ۱۵) اسکا کوئی ذکر کہین صاف صاف نہین آیا ھے کہ پرانے حساب کتاب کے کاٹنے کا کیا دستور تھا۔ بعضے مفسرین کا یہ گمان ہے کہ کلسیون ۲ و ۱۴ مین مقدس پولوس نے کاٹنے کا اشارہ جو کیا ھی اوس سے مراد یہ ہے کہ یا تو سیاہی ڈالکے یا لکیر کھینچ کے یا ایک کیل اون کے بیچ مین چو رخ دیتے تھے جس سے معلوم ہوجاتا تھا کہ یہ حساب طے ہوگیا ہی لیکن اصل حال یہ ہے کہ ہمارے پاس کوئی ثبوت کسی طرح کا نہین جس سے ایسا نتیجہ نکالا جاوی؛

چھٹا باب

یہودیون کے معاملات فوجی اور دیگر افواج مذکورہ کتب مقدسہ کا احوال

۱۔ یہودیون کے قوانین جنگی کی نسبت کتب مقدسہ مین جا بجا ذکر آئے ہین اونکی

کیفیت تفصیلی جس کسی کو معلوم کرنا منظور ہو تو اِس مصنف کی دوسری کتاب مین کہ اِس سے بڑی اور صرف اِس بیان مین ہے دیکھ لے اِس مقام پر صرف چند خاص حالات انتخاب کرکے ذیل مین درج کیئے جاتے ہین ابتدائی لڑائیان جنکا ذکر کتبِ مقدسہ مین ہے بعینہ ایسی ہی قزاقانہ تہین جیسے آجکل بدوی عرب کیا کرتے ہین۔

اسرائیلیون کی لڑائیان دو قسم کی تہین اول تو وہ جو بحکم الٰہی ہوتی تہین دوسرے وہ جو کسی قومی نقصان و انتظام اور بادشاہ کی عزت قائم کرنے کیواسطے کیجاتی تہین۔ مصر سے رہائی پانے کے بعد یہودیون مین یہ دستور ہو گیا کہ بیش برس سے تا پنجاہ سال (بشرطیکہ اوس عمر مین کوئی درخواست علیحدگی کی کرتا تو علیحدہ کر دیا جاتا ورنہ جبتک لایق کار رہتا فوجی خدمت مین رہتا) ضرورۃً فوجی خدمت اختیار کرنا پڑتی تہی حتی کہ کاہن اور لیوی اِس سے مستثنےٰ نہ تھے۔ (گنتی ۱ و ۳ و ۲۲ و ۲ سموئیل ۲۳ و ۲۰) اسلاطین ۲ و ۵ و ۳) جیسے بعضے ملکون کی فوجون کا دستور ہے ایسے ہی اونمین تہا کہ فوری اطلاع پاتے ہی ساری فوج جمع ہو جاتی تہی اور جب کوئی ضرورت اشد یا موقع ایسا آ پڑتا کہ اونکی قومی عزت مین یعنی اوس ساری قوم کے تباہ ہونے کا اندیشہ ہوتا تو ساری فوج طلب کیجاتی تہی ورنہ منتخب کرکے بلائی جاتی تہی اسطریق سے (جسکا کتب مقدسہ مین جابجا ذکر ہے) ہیتماں فوج تہوڑے عرصہ مین ہو گئی۔ بعض اِس قسم کے خدمات سے مستثنےٰ بہی تہے اونکے احوال استثناء ۲۰ و ۵ و ۹ و ۲۴ و ۵) مین آئے ہین اور جو لوگ بطور افسر کے عبرانی فوجون پر متعین تہے وہ ایسے ہی تہے جیسے آجکل افسر فوجون پر ہوتے ہین فوجی افسرون مین بڑا عہدہ کپتان افواج (۲ سلاطین ۴ و ۱۳) ہوتا تہا جسکو بڑے اختیارات حتے کہ بعض اوقات

بادشاہ کے برابر ہوتے تھے جیسا مرتبہ اور عزت اور عہدہ کمانڈر انچیف کا ہمارے یہان ہے ایسے ہی ان افسرون کا سمجھنا چاہیئے جب یہودیون مین سلطنت قائم ہوئی تب ہی سے بادشاہون کی طرف سے اس قسم کے افسر یک ہزاری اور پنج ہزاری علی ہذا القیاس مقرر ہوئے (۲ سموئیل ۱۷ و ۱۸، ۲ تواریخ ۲۵ و ۵) اس قسم کے عہدہ دار پہلے پہل پیادہ یا اپنے ادنیٰ سپاہیون کی طرح لڑنے کو جاتے تھے مگر داؤد کے وقتون مین لوگون نے یہ گوارا نہ کیا کہ وہ اوس حیثیت سے جنگ کرنے جاوین (۲ سلاطین ۱۲ و ۱۷)

سلیمان کے وقتون سے قبل اسرائیلیون مین گھوڑون کا رواج نہ تھا لیکن اور اقوام مین رتھ کا استعمال ہوتا تھا لڑائی کے رتھ کا اونکے یہان دستور تھا اگرچہ ذکر تو کئی جگہہ کتب مقدسہ مین آیا ہے سلیمان کے یہان بیشک بہت سے رتھ تھے لیکن کسی جگہہ نہین لکھا ہے کہ اوسنے کوئی ایسی جنگ کی جسمین رتھ لیگیا۔ کتب مقدسہ سے اس باب مین بھی نہین معلوم ہوتا کہ یہودیون کے کنعان مین آباد ہونے کے بعد کمپو ڈالنے کا کیا قاعدہ تھا البتہ گنتی ۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب یہودی بیابان مین اقامت گزین ہوئے تھے تو اونھون نے بشکل مربع کمپو جمایا تھا چارون طرف تین گروہ ایک ہی جھنڈہ کے تابع متعین کیئے تھے تاکہ اچھی طرح سے اوس ہیکل کا کہ وسط مین تھے محاصرہ ہو جاوے۔ ان چار بڑے کمپوؤن اور ہیکل کے بیچ مین اور چھوٹے چھوٹے کمپو کاہنون اور لیویون کے تھے جو خاص اوس ہیکل کی خدمت کیواسطے تھے موسیٰ اور ہارون اور اوسکے بیٹون کا کمپو ہیکل سے جانب شرق کو جہان کہ اوس ہیکل کا مدخل تھا واقع تھا۔

اِس مقام پر ایک نقشہ یعنی پلین اوس کمپو کا مصنف کی بڑی کتاب سے ذیل مین نقل کیا جاتا ہی تا کہ دیکھنے والون کو عمدگی اور آراستگی اوس کمپو کی بخوبی معلوم ہوجائے جب اسرائیلیون کا کمپو بیابان مین پڑا تھا تو موسیٰ نے حفاظت کیواسطے کئی کمپو بنائے تھے جنکا ذکر استثنا ۲۳ و ۱۰ و ۱۵ مین موجود ہی پہلے عبرانیون کو فوجی خدمت کی عوض کچھ تنخواہ نہین ملتی تھی۔ سب سے پہلے کریتی اور فلیتی تنخواہ کے سپاہی مقرر ہوئے تھے جب سلطنت قائم ہوگئی تو افسرون اور سپاہیون دونون کو بادشاہ کی طرف سے تنخواہ ملا کرتی تھی اور انعامات بھی کارنمایان کے واسطے دئیے جاتے تھے (دیکھو ۲ سموئیل ۱۸ و ۱۱ و یوسع ۱۵ و ۱۶ و ۱ سموئیل ۱۸ و ۲۵ ۱ تواریخ ۱۱ و ۶) مکابیون کے زمانہ مین خیر خواہ وطن یعنی شمعون نے ہتھیار اور تنخواہ سب اپنے پاس سے سپاہیونکو دی (۱ مکابیون ۱۴ و ۳۲) جیسے یہ قاعدہ ٹھہر گیا کہ تمام سپاہیونکو تنخواہ ملا کری (لوقا ۳ و ۱۴ ۱ قرنتیون ۹ و ۷) کتب مقدسہ کی اکثر آیات سے خصوصاً یسعیاہ ۲ و ۴ اور میکاہ ۴ و ۳ سے معلوم ہوتا ہی کہ چند فوجی مدارس بھی تھے جنمین عبرانی تعلیم پاتے تھے یعنی ہشیار افسر اپنے سپاہیون کو وہ قواعد جنگی سکھلاتے تھے جو اگلے وقتون سے غیر قومون مین مروّج تھے دشمن پر حملہ آور ہونے اور اوسکا تعاقب کرنے کے واسطے سبک رفتاری بہت عمدہ سمجھی جاتی تھی عبرانیون مین کوئی خاص فوجی عادت نہ تھی اونکا لباس یہ تھا کہ بڑی بڑی ڈھیلی ڈھیلے کرتے پہنا کرتے تھے جو حرکت کرنے مین ضرور مانع ہوتے ہونگے لڑائی کیوقت اون کرتون کے دامنون کو کمر سے باندھ لیا کرتے تھے اور جب لڑائی سے لوٹتے تھے تو کھول ڈالتے تھے اور ہتھیار مقابلہ اور محافظت کے ویسے ہی ہوتے تھے جیسے اور قومون مین مروج تھے یعنی لوہے اور پیتل کے بکتر

کے بہت ہوتے تھے۔ پہلی پہل ہر سپاہی کو اپنے لئے آپ ہتھیار مہیا کرنا پڑتے تھے مگر بعد
قیام سلطنت کے بادشاہون نے کارخانہ جنگی واسطے ساخت آلات کے مقرر کیئے جہان
لت
ون تک
ر راہ
ر مقابلہ
ہ بڑے
ا و
ن ۱۱

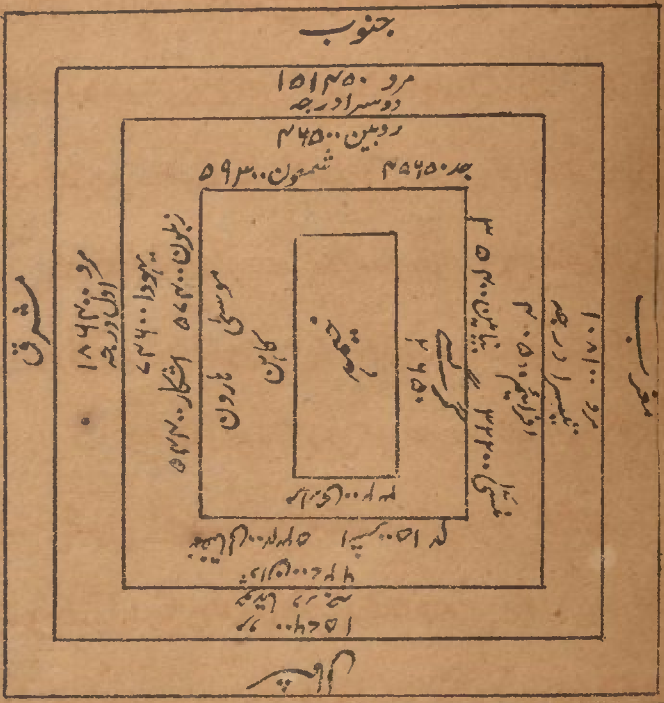
جنوب
مرد ۱۵۱۴۵۰
دوسرا درجہ
روبین ۴۶۵۰۰
شمعون ۵۹۳۰۰
جد ۴۵۶۵۰
مشرق
مرد ۱۸۶۴۰۰
اول درجہ
یہودا ۷۴۶۰۰
زبولون ۵۷۴۰۰
اشکار ۵۴۴۰۰
موسیٰ
ہارون
کاہن
مقدس
مغرب
مرد ۱۰۸۱۰۰
تیسرا درجہ
افرائیم ۴۰۵۰۰
بنیامین ۳۵۴۰۰
منسی ۳۲۲۰۰
۱۵۷۶۰۰

لیکن کبھی ایسا ہوتا تھا کہ اون لاشون کی جہانتک ہوسکتا تھا بیغیرتی کیجاتی تھی۔ ۱ سموئیل ۳۱ و ۹-۱۲) اور مظلوم قیدیون کے ساتھ خواہ مرد ہون یا عورت طرح طرح کے ظلم کیئے جاتے تھے (۲ سموئیل ۴-۱۲ و قاضی ۱ و ۷، و یسعیاہ ۳ و ۱۷، و ۲ سلاطین ۸ ۱۲ و زبور ۱۳۷ و ۹) جب فاتح گھر کو لوٹتے تھے تو لوگ بہت خوشی سے اونکا استقبال کرتے تھے خروج ۱۵ و ۱-۲۱ قاضی ۱۱-۳۴ ۱ سموئیل ۱۸ و ۷-۸ و ۲ و ۲۷-۲۸) سواے مال غنیمت اور فتحیابی کے عزتون کے طرح طرح کے انعامات نامی افسرونکو جو کار نمایان کرتے تھے عطا کیئے جاتے تھے اسکا احوال ۱ سموئیل ۱۷ و ۲۵ و

اِس مقام پر ایک نقشہ یعنی پلین اوس کمپو کا مصنف کی بڑی کتاب سے ذیل مین
نقل کیا جاتا ہی تاکہ دیکھنے والون کو عمدگی اور آراستگی اوس کمپو کی بخوبی معلوم ہوجاوے

جب

تھ

عوہ

ہقر

کی ط

دیک

زمانہ

ہم او

کی ا

تعلیم پاتے تھے یعنی ہتیار افسر اپنے سپاہیون کو وہ قواعد جنگی سکھلاتے تھے جو اگلے
وقتون کے غیر قومون مین مرّوج تھے دشمن پر حملہ آور ہونے اور اوسکا تعاقب کرنے
کے واسطے سبک رفتاری بہت عمدہ سمجھی جاتی تھی عبرانیون مین کوئی خاص فوجی
عادت نہ تھی اونکا لباس یہ تھا کہ بڑی بڑی ڈھیلے ڈھیلے کرتے پہنا کرتے تھے جو حرکت کرنے
مین ضرور مانع ہوتے ہونگے لڑائی کیوقت اون کرتون کے دامنون کو کمر سے باندہ
لیا کرتے تھے اور جب لڑائی سے لوٹتے تھے تو کھولڈالتے تھے اور ہتھیار مقابلہ اور محافظت کے
ویسی ہی ہوتے تھے جیسے اور قومون مین مروج تھے یعنی لوہی اور پیتل کے مگر پیتل

کے بہت ہوتے تھے۔ پہلی پہل ہر سپاہی کو اپنے لئیے آپ ہتھیار مہیا کرنا پڑتے تھے مگر بعد قیام سلطنت کے بادشاہون نے کارخانہ جنگی واسطے ساخت آلات کے مقرر کیئے جہان سے سب سپاہیون کو ہتھیار دئیے جاتے تھے (۲ تاریخ ۱۱ و ۱۲ و ۲۶ و ۱۴ و ۱۵) محافظت کے ہتھیار مغفر اور سینہ بند اور ڈہال اور پٹی اور بوٹ کہلاتے تھے وہ بوٹ گھٹنون تک اسلئے ہوتے تھے کہ پاؤن اور ٹانگین اون نوکدار لکڑیون کے صدمہ سے جو اثنار راہ مین فوج کے کوچ مین هارج ہونے کے واسطے لگا دی جاتی تہین محفوظ رہین اور مقابلہ کے ہتھیار تلوار اور برچھیان اور گڑاسی اور کمان اور تیر ہوتے تھے اور لڑائی کے سنگہ بڑے بھاری اور اونکی آواز بڑے زور کی ہوتی تھی (گنتی ۲۳ و ۲۴ و خروج ۳۲ و ۱۷ و اسموئیل ۱۷، ا و ۲۰ و ۲۵ وغیرہ)

جب فتح کا تصفیہ ہو جاتا تھا تو مقتولون کی لاشین دفن کیجاتی تہین۔ (۱ سلاطین ۱۱ و ۱۵ او ۲ سموئیل ۲ و ۳۲ و ۲ متی ۱۲ و ۳۹)

لیکن کبھی ایسا ہوتا تھا کہ اون لاشون کی جہانتک ہو سکتا تھا بیغرتی کیجاتی تھی۔ اسموئیل ۳۱ و ۹-۱۲) اور مظلوم قیدیون کے ساتھ خواہ مرد ہون یا عورت طرح طرح کے ظلم کئیے جاتے تھے (۲ سموئیل ۴-۱۲ و قاضی ۱ و ۷ و یسعیاہ ۳ و ۱۷ و ۲ سلاطین ۸ ۱۲ و زبور ۱۳۷ و ۹) جب فاتح گھر کو لوٹتے تھے تو لوگ بہت خوشی سے اونکا استقبال کرتے تھے خروج ۱۵ و ۱-۲۱ قاضی ۱۱-۳۴ و اسموئیل ۱۸ و ۷-۶ و ۲ و ۲۷-۲۸) سواے مال غنیمت اور فتحیابی کے عزتون کے طرح طرح کے انعامات نامی افسرونکو جو کار نمایان کرتے تھے عطا کئیے جاتے تھے اسکا احوال اسموئیل ۱۷ و ۲۵ و

۲سموئیل ۵ و ۸ اور ۸ ا و ۱۱- اور ۱۱ و ۶ مین موجود ہے۔

۲ - رسولون اور انجیل نویسون کے زمانہ مین ملک یہودیہ رومیون کی حکومت مین تہا جنکے فوج کی چہاونیان اوس ملک کے مختلف مقامات مین تہین چنانچہ عہد جدید مین رومیون کی فوجی قواعد کی نسبت کچہ احوال ہے خصوصاً مقدس پولوس کے نوشتون مین تو خوب مفصل حال اسکا موجود ہے (دیکہو افسیون ۱۱ - ۱۷) جسمین رومیون کے بڑی بڑے فوجون کی بہاری زرہون کے اجزا کی جدا جدا نام بتاکر نہایت خوبی سے ہدایت کی ہے کہ ایسے ہی سچے عیسائیون کو روحانی ہتہیارون سے کمربستہ اور آمادہ رہنا چاہیئے ہر رومی سپاہی کیواسطے فرمانبرداری اور پابندی قواعد کا لحاظ رکھنا نہایت ضرور ہوتا تہا طرح طرح کی سختی اور محنت کے کام لیئے جاتے تہے انہین حالات کا ذکر ستی ۸ و ۸ و ۹ اور دوسری طمطاؤس ۲ و ۳ و ۴ اور مکاشفات ۳ و ۵ مین آیا ہی اور غالباً اوس دستور کی طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ وفات پاتے یا خراب چال چلن کے ملزم ہوتے اون کے نام فہرست سپاہیان جنگی سے خارج ہوجاتے تہے اور جو لوگ جنگ مین کار نمایان کرتے تہے اونکی عزت بڑہانے کیواسطے تاج جو اکثر سونے کے ہوتے تہے دیئے جاتے تہے اِنہین حالات کی طرف مکاشفات ۲ و ۱۰ یعقوب ا و ۱۲ اور ا پطرس ۵ و ۴ اور دوسرا طمطاؤس ۴ و ۸ مین اشارہ ہے۔ لیکن سب سے بڑی ناموری فوجی افسر کی صرف اسمین تہی کہ فتحیابی حاصل کرے جسمین قطع نظر ہتیار جہگڑون آلات جنگی اور عمدہ سے عمدہ مال غنیمت کے دشمن سے لے لیتے تہے اور بڑی بڑے سردار یہانتک حکام اور بادشاہ وقت بہی فاتح کی سواری کے آگے آگے روم کی

کی سڑکون مین لوگون کے دکھانے کو پہراتے جاتے تھے اِس تشہیر کے بعد مظلوم قیدی یا تو سخت قید مین ڈالدیئے جاتے یا قتل کیئے یا غلام کے طور پر فروخت کر ڈالے جاتے تھے۔ اِن حالات کی کیفیت بہت عمدگی سے افسیون ۲ و ۱۴-۱۶ اور کلسیون ۲ و ۱۲ مین مذکور ہے ::

ساتوان باب

یہودیون اور دیگر اقوام مذکورہ کتب مقدسہ کے قدیم متبرک مقامات اور تبرکات

قبل اور بعد طوفان کے بھی آبادی کا یہ قاعدہ رہا کہ خدائے قادر مطلق کی عبادت قربانگاہون کے سامنے اور پہاڑون پر اور گوشون اور گلی کوچون مین کیا کرتے تھے (پیدایش ۸ و ۲۰ و ۱۲ و ۸ و ۲۱ و ۳۳ و ۳۳ و ۱ اور ۲۲ و ۲) بیابان مین جہان کہ اونکی جای سکونت مستقل نہ تھی۔ وہان بھی اونکے پاس ایک خیمہ روان تھا جس کو اونہون نے خدا تعالے کے حکم سے بنایا تھا۔

جب وعدہ کی زمین مین بالاستقلال آباد ہوئے تو خدا نے فرمایا کہ یروسلم مین ایک ہیکل تعمیر کیجائے جسکی داؤد نے بنا ڈالی اور اوسکے بیٹے سلیمان نے اوسکی تکمیل کی۔ جب ہیکل اول برباد ہوئی تو اوسکی جگہہ دوسری ہیکل تعمیر ہوئی عزرا ۳ و ۸ جسکو مسیح نے خود اوسے اپنی دعا کا گھر مقرر کیا متی ۲۱ و ۱۳۔ اِس ہیکل کے سوای اور بھی پرستش کی مقامات تھے جو اونچی جگہہ کہلاتے تھی جنکو یہودی خیمہ اور بیت المقدس کے ہیکل کے زمانہ مین

بہی عہد اسیری تک واسطے عبادت کے استعمال کرتے رہے اور اخیر زمانہ مین خصوصاً بعد اسیری کے مجمع اور اور مقام جنکو پروسیوستی اور ادربڑی کہتے تھے دعا و بندگی کیواسطے مستعمل ہے جنکی مختلف تعمیرات کا کچہ بیان فضول مابعد سے معلوم ہوگا +

فصل اول خیمہ کے بیان مین

عہد عتیق مین لکہا ہے کہ ہیکل سلیمانی سے پہلے یہودیون کے یہان تین خیمے تھے۔ اول وہ خیمہ جسکو موسیٰ نے اپنے واسطے تعمیر کیا تہا وہ جماعت کا خیمہ کہلاتا تہا۔ (خروج ۳۳ و ۷) یہان لوگ جمع ہوتے اور وہ اون کے مقدمات سُنتا تہا اور جو لوگ خدا کے متلاشی تہے اونکو فراہم کرتا اور شاید یہین پر امور مذہبی اول مقرر ہوئے تہے۔ اور دوسرا خیمہ جسکو موسیٰ نے خاص خدا کے نام پر اور اوسی کے حکم سے جزءاً اس غرض کے لئے کہ آپ بطور شاہ بنی اسرائیل وہان بیٹھ کے حکومت کرے (خروج ۲۵ و ۳۴ و ۳۵) اور جزءاً اِس غرض کے لئے کہ جسکو خدا سے عرض حاجات کرنا ہو وہ وہان ہی کیا کرے۔ (۲۶ و ۲۹) یہ خیمہ روانگی مصر سے سال دوم مین ماہ اول کی پہلی تاریخ نصب کیا گیا تہا۔

تیسرا خیمہ وہ تہا جسکو داؤد نے خاص اپنے شہر مین اوس عہد نامہ کا صندوق رکھنے کے واسطے بنایا جو اوسنے عبید ادوم کے گہر سے پایا تہا۔ ۲ سموئیل ۶ و ۷ و ۱ تواریخ ۱۶ و [illegible] تیسرے خیمہ کا حال یہ ہے کہ وہ دراصل بمنزلہ خیمہ روان کے تہا اور اِس حکمت سے بنایا گیا کہ اونکو سب پرزے پرزے کر کے جمع کر رکھتے تھے اور اسطرح ایک جگہہ سے دوسری جگہہ مین لیجانے

مین آسانی ہوتی تہی - اِس خیمہ کا سامان لوگون نے اپنی اپنی حیثیت کے موافق دیا
خروج باب ۲۵ اور ۳۱ مین اسکی خوب تفصیل ہے - اِس خیمہ کی صورت یہ تہی کہ اول ایک
گہر ہمارے آجکل کے خیمون کی طرح بنا تہا مگر بڑا بہت تہا اور دوسرے اوسکے چارون طرف
بہت بڑا صحن تہا خروج ۲۵ - ۳۰ باب اور ۴۰ باب مین اوسکے سب کمرون وغیرہ کا
مفصل ذکر ہے +

۱- خاص خیمہ بشکل مستطیل تیس ہاتھ طول اور دس ہاتہ عرض اور ارتفاع
مین تہا - کُل اڑتالیس تختے یعنی اجزا سے وہ بنا تہا ہر تختہ ڈیڑہ ہاتہ عرض مین اور
دس ہاتہ اونچائی مین تہا اور اوسکی چہت ہموار تختون کی تہی - اوسکے اندر بہت
بیش قیمت کارچوبی نفیس ململ کا پردہ تہا جسکے سبب سے دو علحدہ کمرے ہوگئے
تھے ایک کو پاک جگہہ اور دوسرے کو قدس الاقداس کہتے تھے - پاک جگہہ مین
ایک قربانگاہ سونہری تہی جسمین خوشبو ملاتے تھے اور نظر کی روٹیون کی میز پر بارہ
روٹیان رکہی رہتی تہین اور ایک سونے کے چراغدان بہت بڑی جسمین سات
بتیان تہین رکہی رہتی تہی سوائے کاہنون کے اور کسی کو اوسکے اندر جانے کی
اجازت نہ تہی - دوسرے مقام یعنی قدس الاقداس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اوس خیمہ
مین نہایت پاک جگہہ وہی سمجہی جاتی تہی اور سوای سردار کاہن کے اور کوئی اندر
جانے کا مجاز نہ تہا اوسی مین وہ صندوق رکہا رہتا تہا جسکو خروج ۲۵ و ۲۲ مین
عہدنامہ کا صندوق کرکے لکہا ہے اور یوسع ۱۲ و ۷ مین عہد کا صندوق لکہا ہے
عہدنامہ کا صندوق ایک چہوٹا سا صندوق شیشم کی لکڑی کا بنا ہوا سونا اوسکی اوپر

جڑا ہوا تہا اوسمین شریعت کی دو تختیان کہ یہودیون کے قول سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ ٹوٹی بہی تہین اور ساری بہی تہین اور ایک من کا برتن اور عصائے ہارونی جسمین کلیان نکلتی تہین رکہا تہا۔ (عبرانیون ۹ و ۴) اوس صندوق کا ڈہکن سونے کا تہا اوسکو کفارہ کا سرپوش کہتے تہے اوسکے دونون سرون پر دو کروبی یعنی اونکی تصویرین تہین یہ امر اسوقت مین دریافت کرنا غیر ممکن ہے کہ وہ کس شکل کی تہی دونون کروبی ایک دوسرے کے مقابل اپنے بازو پہیلائے ہوئے کفارہ کے سرپوش کے سارے محیط پر بیٹہے تہے کفارہ کے سرپوش کے وسط پر جاکر دونون ایک دوسرے سے ملتے تہے۔ یہان ہی پر سکینہ یعنی خدا کی حضوری رہا کرتی تہی اور وہ بادل کی شکل مین ہوکر لوگونکو دکہائی دی (احبار ۱۶ و ۲) یہان ہی پر خداوند اپنے لوگون کو مہیب آواز سے طرح طرح کے ہدایات کیا کرتا تہا خروج ۲۵ و ۲۲ گنتی ۹ و ۷ اس معنی کر کتب مقدسہ مین اکثر جگہ آیا ہے کہ خداوند کروبیون کے درمیان رہا کرتا ہی ۲ سلاطین ۱۹ و ۱۵ ازبور ۸۰ و ۱)

۲۔ اوس خیمہ کے آس پاس مستطیل صحن تہا اور اسرائیلیون کے کمپ اور اوس صحن کے بیچ مین حد فاصل ایک پردہ رہتا تہا۔

کاہن اور خدمت گذار اوسکے اندر جا سکتے تہے جو لوگ قربانیان چڑہانے آتے تہے وہ دروازہ پر کہڑے رہتے تہے اوسکے سامنے پیتل کی بڑی قربانگاہ سوختنی قربانی کے واسطے بنی تہی۔ اور اوس صحن کے وسط مین بہت بڑا پیتل کا برتن جسے پیتل کا لگن کہتے ہین رکہا رہتا تہا جسمین کاہن مذہبی کام کرنے سے قبل ہاتھ پاؤن دہوتی تہے چونکہ وہ خیمہ اس طرز کا بنا تہا کہ اوسکے پرزے پرزے علحدہ کرکے ایک جگہہ اکٹھا

کرکے رکھہ سکتے تھے اسواسطے وہ ہمیشہ اوسوقت تک کہ اسرائیل کنعان مین پھونچ نہین گئے اونکے ساتھہ ساتھہ رہتا تہا۔

جب کنعان مین پھونچے تو اول اوسے گلگال پر اور بعدہ سیلا کے قریب نصب کیا فلسطیون کے قبضہ سے جنہون نے اوسے اپنے ایک بُت کے مندر مین رکھا تہا جسکا ذکر ۱ سموئیل ۴ و ۱۰ اور ۱۱ و ۵ و ۶ مین ہے اوسکے چہڑانے کے بعد گبیا کے رہنے والے ابینداب کی تحویل مین بیس برس تک رہا اوسکے بعد تین مہینے عبید ادوم کے گہر رہا وہان سے داؤد اوسے بڑی احتیاط سے شہر یروسلم کے اوس حصہ مین لے آیا جسے داؤد کا شہر کہتے تھے۔ (۲ سموئیل ۶ و ۷ ا تواریخ ۱۵ او ۲۵ و ۱۶ ا و) وہان وہ اوس عرصہ تک رہا کہ ہیکل سلیمانی مین رکہا گیا گر بیچ مین وہان سے بہی اوٹھہ گیا تہا تو دیندار بادشاہ یوسیاہ کے حکم سے پہر اوسی ہیکل سلیمانی مین رکہا گیا (۲ تواریخ ۳۵ و ۳) لوگون کا گمان ہے کہ جب بنوکدنذر نے یروسلم کو تباہ کیا تو وہ خیمہ بہی برباد ہوگیا +

فصل دوسری

ہیکل کا بیان ؂

یہان پر سونے کے جہاڑ کے جسمین سات چراغدان کتب مقدسہ مین دو ہیکلون کا ذکر ہے اول وہ ہیکل جسکو سلیمان نے بنوایا تہا دوسرے وہ جو بعد اسیری کے تعمیر ہوئے۔

۱۔ پہلے ہیکل وہ ہے جو سلیمان کے نام سے مشہور ہے اوسکا بہت سامان اود

کی وفات سے پہلے مہیّا ہو گیا تھا مگر وہ عمارت اوسکے بیٹے سلیمان نے بنوائی ۔ یہ ہیکل کوہ موزیا پر جو سلسلۂ کوہی کے ایک چوٹی کلام ہے جسے کتب مقدسہ مین جیحون کرکے لکھا ہے واقع ہے (زبور ۱۳۲ و ۱۳ - ۱۴) جسکو ارونا یبوسی سے مول لیا تھا (۲ سموئیل ۲۴ و ۲۳ - ۲۴ و ۱ تواریخ ۲۱ و ۲۵) اس ہیکل کا نقشہ بعینہٖ خیمہ کی مانند تھا فرق صرف اسقدر تھا کہ ہیکل اوس سے وسعت و فسحت مین بہت زیادہ تھی ۔ بڑی سنجیدگی سے سلیمان نے اوس ہیکل کو (خدا کے واسطے) مخصوص کیا تھا ۔ بہت مصنفون نے کوششین کین کہ اوس ہیکل کی کیفیت تفصیلی یعنی کل کمرون اور ساخت اور لاگت اور مسالے وغیرہ کی بابت لکھی اور بہتون نے لکھا بھی ہے مگر ایسے کوئی دو مصنف نہین ہین جو اوس کیفیت کو بالاتفاق بیان کرتے ہون یعنی کوئی کچھ لکھتا ہے اور کوئی کچھ اسواسطے مین نے قصداً اوس بیان کو اسجگہہ چھوڑ دیا ہے ۔ تین سو تین^{۳۰۳} یا چونتیس^{۳۴} برس اوس ہیکل کی رونق اور شان و شوکت بدستور رہی بعدہٗ شیشاک شاہ مصر نے یروسلم کو برباد کر ڈالا اور اوس ہیکل کا سارا خزینہ نکال لیگیا ۔ پھر اخیر مین خالدیون نے بنوکدنظر کے عہد مین ۳۴۱۶ برس پیدائش دنیا مین یعنی ۵۰۴ برس قبل از ولادت مسیح کے اوسے برباد کیا (۲ سلاطین ۲۵ و ۱۳ و ۱۵ و ۲ تواریخ ۳۶ و ۱۷ - ۲۰)

دوسرے بعد اسیری کے زروبابل نے پُرانی ہیکل کی کھنڈرون کو پھر درست کیا یعنی ہیکل بنوائی مگر یہہ ہیکل خوبصورتی اور شان و شوکت مین پہلے ہیکل کی پاسنگ کی برابر نہ تھی جیسا کہ اون عمر رسیدہ آدمیون نے جنھون نے پہلی ہیکل کو اپنی آنکھون سے دیکھا تھا رو رو کے بیان کیا ہے (عزرا ۳ و ۱۲)

اوس دوسری ہیکل کو بھی انٹیوکس اپی فنیس کے حکم سے اوسکے لوگون نے ناپاک کیا ۳۸۷۰ دنیا کی پیدایش اور ۱۶۳ برس قبل از ولادت مسیح) اور روزانہ قربانی بند کردی اور سوختنی قربانیون کی قربانگاہ پر جوبٹر المپس کی مورت رکھوائی - تین برس کامل یہی حال اوس ہیکل کا رہا (مکابیون ۱ و ۶۲) آخر کو یوداہ مکابیوس نے اونکے قبضہ سے چھوڑا کر پاک و درست کیا اور روزانہ قربانیان اور عبادت حسب جاری کردی (۳۸۴۴ برس پیدایش دنیا اور ۱۶۰ برس قبل از ولادت مسیح) ہمارے منجی نے پیدا ہونے سی چند سال پیشتر ہیکل ثانی کی مرمت اور درستی یعنی دوبارہ تعمیر ہیرودیس اعظم نے کرائی کیونکہ پانسو برس گذرنے سے اوسکی عمارت بوسیدہ ہوگئی تھی - ہیرودیس اعظم نے نو برس کامل اٹھارہ ہزار آدمیون سے اوسکی مدد جاری رکھی اور حتی الامکان اوسکے صرف مین دریغ نہین کیا تاکہ تمام روے زمین کی تمام چیزون سے شان و شوکت خوبصورتی اور رونق مین اگر زیادہ نہین تو کم نہ ہو - اگرچہ ہیرودیس نے عرصۂ نو برس مین اپنے ارادے کے موافق اوسکی تکمیل کردی تھی مگر یہودی اوسکو آراستہ کرتے اور وسعت دیتے رہے ہیکل کے متعلق جو روپیہ جمع تھا اوس سے اونہون نے آس پاس کے مکان بنائے تاکہ اونہین اِس کہنے کی گنجایش ہوجاے کہ ہماری ہیکل چھیالیس برس مین بن پائی ہے (یوحنا ۲ و ۲۰) ہیکل ثانی جسے دراصل زروبابل نے بنوایا تھا اور ہیرودیس اعظم نے اوسکی پھر مرمت کی تھی ہیکل سلیمانی سے بہت باتون مین مختلف تھی اگرچہ چند امور مین موافق بھی تھی ہیکل سلیمانی ہیکل ثانی سے بہت رونقدار اور عظیم الشان تھی ہیکل ثانی مین پانچ چیزونکی کمی تھی جو اول کے عظمت کا خاص باعث تھین

یعنی صندوق اور کفارہ کا سرپوش اور سکینہ یعنی قدس الاقداس مین قربت الٰہی اور قربانگاہ پر کی مقدس آگ جو پہلے آسمان کی آگ سے سُلگائی گئی تھی اور یوریم اور تھمیم اور نبوت کی روح مگر ہیکل ثانی اول سے جاہ و جلال مین برتر تھی کیونکہ اوسے ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کیا جیسا کہ حجی نبی نے پیش خبری دی تھی (حجی ۲- ۹) یہ دونون ہیکلین بڑی سخت چٹان پر تعمیر ہوئی تھین اور چارون طرف پہاڑ کی چوٹیون سے گھری تھین اور بہت بڑے صرف اور کوشش سے اوسکی بنیاد رکھی گئی تھی اوسکی دیوار خاصکر جنوب کی جانب بہت اونچی تھی نشیب کی جگہون مین تین سو ہاتھ یعنی چار سو پچاس فیٹ بلند تھی اور بعض جگہہ اس سے بھی زیادہ تھی - سفید سخت اور بہت بڑے بڑے پتھرون سے وہ عظیم الشان ستون بنا تھا - وہ خاص مقام جسکو ہیکل کہنا چاہیئے فقط تھوڑی جگہہ مین کوہ موریا پر واقع ہے اور اوسمین ایک حجرہ اور ایک مقدس اور قدس الاقداس داخل ہے اوسکے چارون طرف بہت بڑا صحن ہے جو نصف میل مربع جگہہ مین ہوگا - اوسکے جانے کے واسطے نو دروازے ہین منجملہ اون کے ایک کا نام خوبصورت دروازہ ہے اعمال ۳ و ۲ مین دیکھہ لیجئے جو سب دروازون سے اچھا اور قیمتی ہے -

قرنتہ کے پیتل کا بنا ہے جو قدیم وقتون مین بہت قیمتی متصور تھا - پہلا باہر کا دروازہ جو غیر قومون کا دالان کہلاتا تھا - کیونکہ اوس سے آگے بڑھنے کی اونہین اجازت نہ تھی اس مقام پر بازار لگتا تھا جسمین خوشبو کی چیزین اور نمک اور جانور اور دو اشیاء جو یہودیون کو قربانی کے واسطے درکار ہوتی تھین فروخت ہوا کرتی تھین

اور یہان ہی پر صراف بہی بیٹہا کرتے تہے (متی ۲۱ و ۱۲ و ۱۳ و مرقس ۹ ۱۵ ۱-۱۷) اِس دالان کے آس پاس بہت سے حجرے بنے تہے جنمین سے ایک حجرہ حجرۂ سلیمانی کے نام سے مشہور تہا (یوحنا ۱۰ و ۲۳ و اعمال ۳-۱) جنوب و شرق جانب اس حجرے کے گمان کرتے ہین کہ وہی مقام ہے جہان شیطان نے مسیح کو آزمایا تہا اور کہا تہا کہ آپ کو گرادے (متی ۴ و ۵)

غیر قومون کے دالان کے اندر اسرائیلیون کے دالان واقع تہے جسکے دو حصے تہے باہر والا دالان عورتون کا تہا اور اندر والا دالان مردون کے لیئے مخصوص تہا۔ عورتون کے دالان اور غیر قوم کے دالان کے بیچ مین ایک چہوٹی سی تہر کی دیوار تہی وہ دیوار بہت عمدہ بنی تہی اور اوسکے اوپر یونانی اور لاطینی مین لکہا تہا کہ کوئی اجنبی آدمی اندر یعنی مقدس جگہہ مین نہین جاسکتا ہی مقدس پولوس نے افسیون ۲ و ۱۳-۱۴ مین اِس دیوار کا ذکر کیا ہی +

اِس دالان مین خزانہ رہتا تہا جسکا ذکر مرقس ۱۲ و ۱۴ اور یوحنا ۸ و ۲۰ مین موجود ہے۔ عورتون کا دالان غیر قوم کی دالان کی بہ نسبت بلندی پر تہا مردون کے دالان مین جانے کے لیے پندرہ ۱۵ سیڑہیون کی چڑہائی تہی اور مردون کے دالان اوسے اِسوجہ سے کہتے تہے کہ اسرائیل مردون کی عبادت کے واسطے بنایا گیا تہا ان دونون دالانون کو مجموعاً اسرائیلیون کا دالان کہتے تہے جسمین اسرائیل اپنے گناہ کی معافی کی واسطے علیحدہ علیحدہ ہوکر دعائین مانگا کرتے تہے اور ذکریاہ خوشبوئین جڑہایا کرتا تہا لوقا ۱ و ۱۰) اسرائیلیون کے دالان کے آگے کاہنون کا دالان تہا اوسمین سوائے

اونکے اور کوئی نہین جا سکتا تہا اور وہان سے ہیکل تک بارہ سیڑہیون کی چڑہائی تہی۔ خاص ہیکل مین صرف تین مقام یعنی ایک حجرہ دوسرا مقدس تیسرا قدس الاقداس تہے

۱۔ حجرہ مین نفیس ہدئی اور منتون کی چیزین پرہیزگارون کی طرف سے نہایت آراستگی سے آویزان کیجاتی تہین (لوقا ۲۱ و ۵) اس قسم کے چڑہاوے بت پرستون کی مندرون مین بہی ہوا کرتے تہے۔ اس حجرے کے بعد۔

۲۔ مقدس تہا اس مقدس اور قدس الاقداس کے بیچ مین دو پردے پڑے رہتے تہے جنکی نسبت لوگون کی راے ہے کہ جب ہمارا منجی مسیح مصلوب ہوا تہا تو پردہ پہٹ کر دو ہو گئے تہے۔ جس سے مراد یہ تہی کہ اب آیندہ کو یہودیون اور غیر قومون مین امتیاز نہین رہیگا اور سردار کاہنون کے حقوق اون سب آدمیون کو پہونچین گے جو خدا کے فضل کے تخت پر بڑے شافع یسوع مسیح کے وسیلہ رسائی حاصل کرینگے (عبرانیون ۱۰ ۱۹ و ۲۲) اور یہ مقدس اوس خیمہ کی جگہہ سے بعینہ مطابقت رکہتا تہا اسمین سونے کی ایک شمعدان اور خوشبوون کی قربانگاہ اور نذر کی روٹیون کی میز رکہی تہی۔ روٹیون کی میز اوسے اسواسطے کہتے ہین کہ وہ حسب تعداد فرقون بنی اسرائیل کے بارہ روٹیان رکہی رہتی تہین عبرانی مین مجموعاً اون روٹیون کو چہرون کی روٹیان کہتے ہین اسواسطے کہ ہر روٹی مربع ہوتی تہی اور اوسکے چارون طرف چار رخ ہوتے تہے

۳۔ قدس الاقداس بیس ہاتھ مربع جگہہ مین تہا اوسکے اندر سواے سردار کاہنون کے اور کوئی نہین جا سکتا تہا اور وہ بہی سال مین صرف ایک مرتبہ کفارہ کے بڑے دن کو جاتے تہے (خروج ۳۰ و ۱۰ احبار ۱۶ اور ۲ و ۱۵ اور ۳۴ عبرانیون ۹ و ۲ و ۷

اس عظیم الشان ہیکل کو جسکی یہودی کمال ہی تعظیم کیا کرتے تھے سنہ ۳۸۳۰ بعد پیدایش دنیا مین یعنی سنہ ۷۳ عیسوی مین اوسی مہینے اور اوسی تاریخ جسمین تاریخ ہیکل سلیمانی کو بابل والون نے مسمار کرادیا تھا بالکل گرادیا ✤

فصل تیسری

یہودیون کی اونچی جگہون اور عبادت خانون کا بیان

(۱) اونچی جگہین جنکا عہد عتیق مین جابجا ذکر آیا ہے خدا کی عبادت کیواسطے راستون اور جنگلون مین اور پہاڑون پر بنائی جاتی تہین اول اس قسم کی عبادت گاہین بزرگون نے بنوائی تھین بعدہ بت پرست بھی ایسے ہی بنوانے لگے جنھون نے طرح طرح کی ناپاک کام جادو ٹونے کے عمل عملیات وغیرہ اونہین بیٹھہ بیٹھہ کرنا شروع کیئے۔ چونکہ کنعانی جنکے درمیان اسرائیل رہتے تھے عادی بت پرستی کے تھے اور اسی قسم کے مکان بنوا کر بت پرستی کیا کرتے تھے اسواسطے یہ حکم ہوا کہ سوا اس مقام کے جو خدا نے مقرر کیا ہی اور کسی اونچی جگہہ مین قربانیان نہ چڑہائی جاوین۔

اسی سبب سے یہودی بادشاہون اور عوام الناس کو بھی کتاب سلاطین اور تواریخ مین بار بار ممانعت ہر کہین قربانیان چڑہانے کی آئی ہے۔ اور حقیقت مین بعض دیندار بادشاہون علے الخصوص یوسیاہ نے (اور ہیکلون مین) قربانیان چڑہانا قطعاً ترک کردین۔ چنانچہ بعد زمانۂ یوسیاہ کے کتب مقدسہ مین قربانیون کا ذکر کہین نہین آیا ہے ✤

۲ — ہر چند عام عبادت کی اجازت سواے مقرری جگہہ کے اور کہین نہین تہی تاہم کتب مقدسہ مین ایسے بہت مقامات کا ذکر پایا جاتا ہے جو خانگی عبادت کے واسطے بنائے گئے تھے ایسے مقامات کو آریٹری کہتے تھے ۔

وہ مقام بہی جہان ہماری خداوند نے تمام رات دعا مانگی تہی پہاڑ پر واقع تہا اور لوقا ۶ و ۱۲ مین بہی اوسکا ترجمہ پہاڑ ہی چاہیئے) اِس سے غالب یہ ہے کہ اونچی جگہہ ایسے ہی مقامات کی نسبت لکہا ہے جو یہودی غیر قومون مین رہتے تہے اونکا قاعدہ تہا کہ ایسے معبد دریا کے یا سمندر کے کنارہ پر یا کسی محفوظ جگہہ مین بناتے تہے چنانچہ مقام فلپی کا وہ آڑٹری یعنی عبادت گاہ جہان کہ خداوند نے لڈیہ نام ایک عورت کا دل کہولا تہا کہ پولوس کی باتون پر جی لگایا دریا کے کنارہ واقع تہا (اعمال ۱۶ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶) دریا کے کنارہ پہ بنانے کی یہ وجہ بہی تہی کہ یہودیون کی عادت تہی کہ غسل کرکے دعا مانگتے تہے ۔

فصل چہارم

یہودیون کے مجمعون کا ذکر

ایسے مجمعون مین یہودی دعا مانگنے اور کتب مقدسہ کے پڑہنے اور سُننے اور اور ہدایات کیواسطے جمع ہوا کرتے تہے ۔ اگرچہ عہد جدید کی تواریخی کتب مین ایسے عبادتخانون کا اکثر جگہہ ذکر آیا ہے لیکن اِنکی اصلیت اچہی طرح معلوم نہین ہوتی ہے بلکہ اکثر علما کی یہ راے ہے کہ ایسے عبادتخانے حال کے ایجاد ہین ۔ مکابیون کے عہد مین اِن

عبادتخانون کی ایسی کثرت تھی کہ ملک یہودیہ مین جابجا بنے تھے۔ میانڈر صاحب کہتے ہین کہ جہان کہین کچھ یہودی رہتے وہان عبادت خانہ ضرور بناتے تھے۔

رومیون کے محاصرہ کے پیشتر صرف یروسلم مین چارسو اسی ۴۸۰ عبادتخانون سے کم نہ تھے۔ تاریخ انجیل مین لکھا ہی کہ جہان یہودی رہتے تھے وہان وہ یروسلم عبادتخانون کے طرز پر کوئی عبادتخانہ ضرور بناتے تھے۔

اسکا کچھ حال نہین معلوم کہ کس خاص صورت پر وہ عبادتخانے بنائے جاتے تھے یا جیسا جسکا دل چاہتا تہا بنالیتا تھا۔ مگر اون عبادتخانون کے افسر ہوتے تھے جنکا کام متعلقہ اس امر کی نگرانی تھی کہ لوگ عبادت کرنے آتے ہین یا نہین اول قسم اوس قسم کے افسرون کی عبادتخانے کے سردار تھے (لوقا ۱۳ و ۱۴ و مرقس ۵ و ۲۲) ان سردارون کی اجازت سے لوگ واعظ مقرر ہوتے تھے اور تمام معاملات متعلقہ عبادت خانون کا انصرام اون کے تعلق تھا دوسرے عبادت خانے کے سردار کے ماتحت ایک اور افسر ہوتا تھا جو ساری جماعت کی طرف سے خدا کے حضور دعا کیا کرتا تھا اوس شخص کو عبرانی مین سیلیاخ زبور یعنی جماعت کا فرشتہ کہتے تھے کیونکہ وہ بطور ایلچی کے سب لوگون کی طرف سے خدا سے ہمکلام ہوتا تھا اس معنی کر مکاشفات ۲ و ۳ مین جماعت ایشیائی کے خادم الدین کو فرشتہ کرکے لکھا ہے ✦

تیسرے قسم عبادتخانہ کے افسرون کی خزن ہوتے تھے جنکا مرتبہ سیلیاخ زبور کے مرتبہ سے کمتر سمجھا جاتا تھا معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ہی افسر کی نسبت لوقا ۴ و ۲۰

مین لفظ خادم کا استعمال کیا ہی۔ جسکی تحویل مین مذہبی کتابین رہتی تہین اور یہ خدمت بہی اوسی کی متعلق تہی کہ جن لوگون کو ضرورت ہوتی تہی اونکے ہاتہون مین کتاب دیتا اور پہر اون سے لیکر مقرری جگہہ پر رکہہ دیتا تہا۔ عبادت خانون مین تین قسم کی عبادت ہوا کرتی تہی۔ دعا مانگنا کتب مقدسہ کا پڑہنا اور اوسکی شرح کرنا اول دعا تہی بعض علما کی رای یہ ہے کہ یہودیون کے یہان مقرری دعائین بنیے تہے جسمین سب طریق دعا کرنے کے منضبط تہے۔ حال کے یہودیون مین اٹہارہ دعائین اگلے وقتون کی مقرر تہین لیکن کوئی اونمین یسوع مسیح کے وقت کی بہی نہین معلوم ہوتی ہے۔

(۲) اسلیئے کہ کتب مقدسہ کے پڑہنے مین آسانی ہو شریعت کو دفعات پر اور انبیا کو حصص پر تقسیم کیا تہا۔

(۳) اخیر خدمت بندگی کی جماعت کی یہ تہی کہ کتب مقدسہ کی تفسیر کرتے اور لوگونکو اوسکا مطلب سمجہاتے یعنی وعظ کرتے تہے۔ پہلا کام یعنی تفسیر کتب مقدسہ کی پڑہتے وقت کرتے جاتے تہے اور شریعت کتاب الانبیا کے پڑہنے کے بعد اوسکا وعظ سناتے تہے۔ لوقا ۴ و ۱۵-۲۴ مسیح کیوقت مین جو طریقہ جماعت کی بندگی کا تہا اوسکا بیان ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ مسیح یہودیون کو دونون طریقون مذکورہ پر تعلیم دیتا تہا۔ آیات مذکورہ سے معلوم ہوتا ہی کہ جب یسوع مسیح اپنے شہر ناصرہ مین آیا تو لوگون نے بطور شریک جماعت کے اوسے بدین غرض بلایا کہ اوس روز کا سبق کتاب الانبیا جو تہا اوسے پڑہکر سنا دیے۔ چنانچہ اکیاون سبق یعنی یسعیاہ ۶۱ باب کے پہلی آیت سے مسیح نے اوس روز شروع کیا تہا۔ اور کمال تعظیم سے موافق دستور

کے بطور قائم مقام خادم الدین کے خدا کا کلام پڑہنے کھڑا ہوا تہا اور اوس اول کو جسپر کتاب اون وقتون کی دستور کے موافق لپیٹے تہے کہولتا رہا (لوقا ۴ و ۱۷) یہانتک کہ اوس سبق پر پہونچا جو اوس روز کیواسطے مقرر تہا اور اوس سبق کو پڑہ کر پہر اوس نے بند کر دیا (آیت ۲۰) اور جس شخص کے متعلق اوس کتاب کی حفاظت رکھنے کی تہی اوسکے حوالہ کر دیا ؞

اور پہر بیٹھکر یہودیون کے طور و طریق کے موافق اون آیات کے جو پڑہ چکا شرح کی۔ اگلے وقتون مین یہ دستور تہا کہ دفتیون پر یا میشی یا کسی نرم چیز پر جو اوسکے مناسب ہوتی کتابین لکھکر ڈنڈے پر لپیٹ دیتے اور جو بہت بڑی لمبی ہوتی تو دو ڈنڈون پر لپیٹ دیتے تھے۔ جو لوگ کسی مشہور جرم کے مرتکب ہوتے یا کسی طرح سے نالائق تصور کیئے جاتے تہے وہ جماعت سے خارج کیئے جاتے یعنی جماعت کی دعا و بندگی اور دیگر مذہبی امور مین جماعت کی شرکت سے علحدہ کر دیئے جاتے تھے اور اون کے ساتھہ اسطرح سلوک کیا جاتا تہا جیسے محض غیر قومون کے ساتھہ اور یہودی مذہب کے کسی فائدہ سے ایسے خارج شدہ گان مستفید نہین ہو سکتے تھے۔

حاصل یہ ہے کہ بہت سخت ذلت اوٹہانا پڑتی تہی ؞

آٹھوان باب

بزرگون کا تذکرہ

فصل اول

یہودی جماعت اور اوسکے شرکاء کے بیان مین

چونکہ قادر مطلق خدا کا رشتہ اونکے ساتہ یہ تہا کہ اوسنے اونکے ساتھ عہد باندہا تہا اسوجہ سے کُل یہودیون کو کتب مقدسہ مین جابجا پاک لوگ کرکے لکہا ہے اور شمعون نے بہی چونکہ پیدایش سے یہودی تہا (اگرچہ اونکی تصنیفات یونانی مین ہوئی) عہد عتیق کے اِس فقرہ کو عیسائیون کی نسبت بدین غرض استعمال کیا ہے کہ اونکو خدا کی محبت کی عظمت کا اندازہ اِس اعتبار سے معلوم ہوجاوے کہ اوسنے اونکی خاطر مسیح بہیجا اول شریک یہودی جماعت کے ابراہیم و اسحاق اور یعقوب کی عین اولاد اور وارث گذرے جنہون نے یہودی مذہب اختیار کیا اور جہان کہین رہے قومی زبان بولتے رہے جنکو فلپیون ۳ و ۵ مین مقدس پولوس نے عبرانیون لکہا ہے تاکہ اون لوگون سے جنکے ماباپ مین صرف ایک یہودی ہوتا تہا خواہ مان ہو یا باپ اور یونانیون مین رہتے اور اونکی زبان بولتے تہے جیسا کہ (طمطاؤس و اعمال ۱۶ و ۱ مین ہے تمیز ہوجاوے مگر جو لوگ یہودیون کے مذہبی دستورون کی پابندی کرتے تہے اونکو بہی یہودی لوگ اپنے زمرہ سے خارج نہین شمار کرتے

تہے اس وجہ سے غیر قوم کے لوگ بہی یہودیون کے مذہب مین داخل ہوجاتی تہے ایسے ہی لوگون کو مسافر اور اجنبی اور وارد حال کرکے کتب مقدسہ مین اکثر لکہا ہی بسیرتہنی یعنی آزاد یہودی جنکا ذکر اعمال ۶ و ۹ مین کیا ہے اون یہودیون کی اولاد کو کہتے تہے جو اسیر بنکر بدفعات ملک اطالیہ کو گئے تہے مگر بعد کو آزاد ہوکر وہان سے چلے آئے تہے۔ دیندار اور خداترس آدمی جنکا عہد جدید مین اکثر جگہ ذکر آیا ہے غیر قوم کے لوگ ہوتے تہے جو اگرچہ اس لائق تو نہ تہے کہ یہودیون کی جماعت مین داخل ہوتے مگر بت پرستون کی بہ نسبت خداشناسی مین بہت بہتر اور بعض امور مین یہودی مذہب کے پیرو تہے اس قسم کے آدمیون مین سے قرنیلیوس صوبہ دار تہا۔ (اعمال ۱۰-۱) اس قسم کے تمام لوگ باستثناد اخیر قسم کے لوگون کے یہودی جماعت مین اور عبادت مین شریک ہوتے اور شریعت موسوی اور دیگر کتب الہامی پر چلتے (یا کم سے یہ کہتے تہے کہ ہم اوسپر چلتے ہین) مگر بغیر ختنہ کے کوئی شخص یہودیون کے امور مذہبی مین شریک نہین ہوسکتا تہا۔ اور ختنہ جسروز لڑکا پیدا ہوتا اوسکے آٹھوین روز کیا جاتا اور اوسی روز اوسکا نام بہی رکہا جاتا۔ پیدایش ۱۷ و ۱۲ اور لوقا ۱ و ۵۹ و ۲ و ۲۲۔ جو کوئی غیر قوم کا آدمی یہودیون کے مذہب مین داخل ہونا چاہتا اونکو اول تین رسمون کا ادا کرنا ضرور ہوتا تہا یعنی ختنہ کرنا اور اصطباغ لینا اور قربانی کرنا۔

سوای ختنہ کے اور سب دستور مین عورت بہی جو داخل مذہب ہونا چاہتی برابر تہی۔ اور سب یہودیونکا یہ خیال تہا کہ جو کوئی ان رسمون کو اچہی طرح کرتا اوسکو بچے کیطرح معصوم جانتے تہے

فصل دوسری

ہیکل کے خادمون اور اور بزرگون کے بیان مین

جب یہودیون کی سلطنت قائم ہوئی تو بجائے بنی اسرائیل کے پہلوٹون کے لیوی کا خاندان خدا کے کام کیواسطے مخصوص ہوا معاملات دنیاوی سے اون کو کچہ سروکار نتھا مگر عہدۂ کہانت صرف ہارون کے خاندانمین رہا اور اوس خاندان کے باقی لوگ ہیکل کے ادنی کامونپر مامور تھے یہانتک کہ کُل کاہن لیوی ہوتے تھے لیکن کُل لیوی کاہن نہین ہوتے تھے دراصل لاویون کا گروہ تین خاندان یعنی جرسوم قہات اور مراری پر منقسم تہا۔ (اول تواریخ ۶ و ۱۶ وغیرہ) لیکن بعدہ داؤد نے اونہین چار پر منقسم کیا (تواریخ ۲۳) اون کا خاص کام کاہنون کی خدمت کرنا اور خیمہ کے کام مین یعنی اوسکے سامان وغیرہ سے مدد کرتے (جبکہ اسرائیل بیابان مین سفر کرتے ہوئے پہرتے تہے تو وہ خیمہ ساتہہ جاتا تہا اور اوسکو جس جگہہ ضرورت ہوتی وہی لوگ کہڑا کرتے تہے) اور ہیکل کی اور خدمتین بہی کیا کرتے تہے۔ بس یہ کہنا چاہیئے کہ وہ لوگ دراصل کاہنون کے خادم اور نوکر تہے اور ہر طرح سے اون کے حکمون کی مطابعت اونہین لازم ہوتی تہی (گنتی ۳ و ۹ و تواریخ ۲۳ و ۲۸) ہیکل کا کہولنا اور بند کرنا اور اوسکی حفاظت اور پاک برتنون کا صاف رکہنا اور متبرک روٹیون کی سپردگی وغیرہ سب اونہین کے متعلق تہی بعض زبور کے گیت گاتے اور بعض باجے بجاتے مگر سب کی جماعتین علیحدہ علیحدہ تہین اور ہر جماعت پر ایک ایک افسر ہوتا تہا۔ لاویون کی ماتحتی مین

کچھ لوگ اس قسم کے بھی ہوتے تھے جنکے متعلق ہیکل کی محنت کے کام تھے۔ ایسے لوگون کو نتینیم کہتے تھے اسلیئے کہ لاوی لوگ عبادت مین مشغول رہ سکین سرزمین کنعان مین ۴۸ شہر اونکی امداد کیواسطے مقرر تھے اِن شہرون مین ۱۳ تو خاص کاہنون کے نام تھے اور اوسکے ساتھہ دسوان حصّہ اناج اور پھل اور مویشی کا بھی اونکو ملتا تہا (گنتی ۱۸ و ۲۱- ۲۴) لیکن لاوی اپنے عشر مین سے بھی کاہنونکو دسوان حصّہ دیتے تھے اور چونکہ اونکے کوئی زمینداری یا محاصل یا اراضی تو تھی نہین اسواسطے ایسی عشر کو نذر الٰہی یعنی پہلا پھل تصوّر کرتے تھے۔ لاویون کے بعد لیکن مرتبہ مین اونسے بڑے معمولی کاہن ہوتے تھے جو صرف ہارون ہی کی اولاد سے منتخب کیئے جاتے تھے اونکے تعلق قربانگاہ کی خدمت یعنی ذبیحون کا طیار کرنا اور قربانیان چڑہانا تہا۔ وہی سوختنی قربانیون کی قربانگاہ پر ہمیشہ آگ جلتی رکھتے تھے اور سونے کے چراغدان کی بتیّان روشن رکھتے تھے مختصر یہ ہے کہ اول خیمہ مین اور بعدہٗ ہیکل مین ہر کام جو خدا کی بندگی سے متعلق ہوتا وہی کیا کرتے تھے اور چونکہ اونکے کام اس قسم کے تھے کہ شریعت سے بخوبی واقف ہون تاکہ طرح طرح کی شرعی ناپاکیان کو پہچان سکین وغیرہم اسواسطے شریعت کی باتین بتانے والے کہلاتے تھے۔ (ہوسیاہ ۴ و ۶ ملاکی ۲ و ۷ وغیرہ احبار ۳۴ و ۲ گنتی ۵ و ۱۴ و ۱۵) اور جھگڑے قضیون کے نباؤ کرنیوالے بھی وہی لوگ کہلائے۔ (استثناء ۵ و ۷ و ۹ - ۱۳) لڑائی کے وقت مین اونکی خدمت یہ تھی کہ عہد نامہ کا صندوق لیجاتے اور تُرہی بجاتے اور فوجون کو لڑنے پر مستعد کر دیتے اور خدا کے نام سے لوگون کو برکت بھی وہی دیتے تھے

داؤد نے کاہنون کو ۲۴ درجون پر تقسیم کیا تہا (۱ تواریخ ۲۴ و ۷ - ۸) اور سلیمان نے بہی اوسی تقسیم کو قائم رکہا (۲ تواریخ ۸ ۱۴) اور جسوقت کہ حزقیہ اور یوسیع مذہبی یہود کی پہر اصلاح کی تہی وہی قائم رہا (۲ تواریخ ۳۱ و ۲ و ۳۵ و ۴ و ۵) اور چونکہ صرف چار درجہ کے لوگ اسیری بابل سے لوٹے تہے (عزرا ۲ و ۳۶ و ۳۹ نحمیاہ ۷ و ۳۹ و ۴۲ و ۱۲ و ۱۹) اونکو پہر ۲۴ درجون پر منقسم کیا تہا اور ہر درجہ کا جدا لقب تہا۔ منجملہ اونکے ہر درجہ کے لوگ نوبت بنوبت ہر اتوار کو واسطے انصرام امور مذہبی کے یروسلم جایا کرتے تہے یہانتک کہ ایک مدت مین سب درجہ کے لوگ یروسلم کی حاضری سے بہرہ یاب ہو لیتے تہے۔ ہر درجہ پر ایک افسر ہوتا تہا (۱ تواریخ ۲۴ و ۶ - ۳۱ و ۲ تواریخ ۳۶ و ۱۴) بعض نکتہ چین کی یہ رای ہے کہ سردار کاہن انہین افسرون کو عہد جدید مین جابجا لکہا ہی۔

ہر درجہ کا سردار یا شہزادہ اپنے درجہ کے لوگون کو قربانی کی روزانہ خدمتون پر متعین کیا کرتا اور جب ہفتہ تمام ہوتا تہا تو سب لوگ ملکی کام کیا کرتے اور چونکہ ہر خاندان مین کاہن بکثرت ہوتے تہے اسواسطے قرعہ ڈالکر ہر روز کا کام آپسمین بانٹ لیا کرتے تہے۔

ایسے ہی قرعہ کی روسے خوشبوئیان جلانے کی خدمت یوحنا اصطباغی کے باپ ذکریا کے ذمہ جبکہ وہ خداوند کی ہیکل کو گیا تہا مقرر ہوئے تہے (لوقا ۱ و ۹) کاہنون کے رہنے کے واسطے لاویون کے ۱۳ شہر مذکورہ بالا مقرر تہے اون تیرہون مین سے ہر ایک مین تین تین ہزار ہاتھ زمین اوسکی سکونت کے لیئے چہوڑ دی گئی تہی اور

اونکے مصارف عشر سے اور بہت اور نذرانون سے جنکا تفصیل احبار ۷ و ۶ و ۱۰ و ۲۳ و ۳۴ استثناء ۱۸ و ۳ و گنتی ۱۸ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۱ احبار ۱۹ و ۲۳ و ۲۴ و ۲ گنتی ۳۱ و ۲۸ - ۴۱ مین ذکر ہی ہوتے تہے۔ تمام کاہنون پر ایک سردار کاہن ہوتا تہا جو باعتبار عہدہ اور اختیار کے کاہنون سے بالاتر کہلاتا تہا خیمہ کے قدس الاقداس اور ہیکل خاص مین صرف اوسی کو داخل ہونے کی اجازت تہی اعلی اختیار مہتممی امور مذہبی کا اوسی کے سپرد تہا اور تمام تنازعات کا اخیر تصفیہ وہی کرتا تہا۔

اخیر وقتون مین یہودیون کے سنہڈرم یعنی صدر مجلس کا میر ہوتا تہا اور بعد بادشاہ اور شہزادے کے اوسکا مرتبہ سمجہا جاتا تہا۔ اس سبب سے ہر زمانہ مین خصوصاً جبکہ شرعی اور ملکی اختیار اوسکے سپرد تہے اوسکے اختیارات بہت وسیع رہے۔ عہد عتیق مین بعض جگہہ لقب الکاہن بطریق عظمت اور خصوصیت کے اوسکی نسبت آیا ہے۔ خروج ۲۹ و ۳۰ و نحمیاہ ۷ و ۶۵) اور بعض جگہہ افسر اور سردار کاہن کرکے لکہا ہے کیونکہ وے لوگ سب کاہنون پر بالاتر عہدہ رکہتے تہے۔ شرعی عہدہ پہلے پہل حین حیات ہوتا تہا بشرطیکہ سردار کاہن ایسے جرم کا مرتکب نہوتا جو اوسکی بیدخلی کا موجب ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اول اول یہ عہدہ دار منتخب ہوکے مقرر کیا جاتا تہا۔ اسیری بابل سے لوٹنے کے بعد پہلا سردار کاہن یشوعا ابن سدک الیعاذر کے گہرانے سے تہا اوس سے لاویون کے ایک خانگی خاندان کو خلافت پہونچی بعدہ یہ عہدہ مکابی خاندان کے شہزادون کو پہونچا۔

شریعت کے بموجب یہ عہدہ چاہیئے تہا کہ تاحین حیات ہوتا۔

لیکن رومیون کے عہد مین خصوصاً ہماری منجی یسوع مسیح کے وقتون مین اور نیز یہودی انتظام کے پچھلے برسون مین جبکہ حق خلافت اور انتخاب کا کوئی خیال نہین کرتا تہا اس حکم کو کوئی نہین مانتا تہا۔ سردار کاہن کا مرتبہ اور بزرگی اور اختیار بالکل جاتا ہی سا رہا تہا۔ اور اکثر ایسا ہوا کہ یہ عہدہ اعلی حاکم بلکہ ایسے لوگون کے ہاتھ جنکی نہ عمر نہ علم نہ مرتبہ اس کے لائق تہا بکنے لگا یہانتک کہ کبھی ایسے لوگ بھی سردار کاہن ہونے لگے جو اوس خاندان سے بھی نہ تھے جنکے واسطے ایسا عہدہ دینی کا شریعت سے حکم نہ تہا۔ کبھی صرف سال ہی بھر کے واسطے یہ عہدہ ہوتا تہا۔

اس امر کے جاننے سے ایک ہی وقت مین کئی سردار کاہن کے (مثلاً کیفاس اور اناس) موجود ہونے کی وجہ معلوم ہو جاویگی یعنی جو شخص چند مدت کیواسطے اس عہدہ پر مقرر ہوتا تہا وہ عمر بھر اس نام سے مشہور رہتا تہا اسطرح پر کئی سردار ایک زمانہ مین جمع ہو گئے تھے۔ بنی اسرائیل مین خاص آدمی سردار کاہن ہوتا تہا جسکا کام یہ تہا کہ خدا کے حضور لوگون کی طرف سے اونکی بندگی پہونچانے اور قربانیان چڑہانے اور اونکے لئے برکت حاصل کرنے اور شفاعت کرانے کے واسطے جاتا تہا اور یسوع مسیح کا نشان کہلاتا تہا جو ایسا بڑا سردار کاہن ہوا جسنے آپ ہی کو گناہون کے معاف کے لئے قربان کر دیا اور اپنے لوگون کو برکت دیتا ہے اور ہمیشہ اونکی سفارش کے لئے زندہ اور موجود ہی۔ کاہن کا لفظ ہر سچے ایماندار کے واسطے جو مسیح کے وسیلہ اپنی روح خدا پر قربان کرے (۱ پطرس ۲ و ۵ مکاشفات ۱ و ۶) مراد ہو سکتی ہی لاویون اور کاہنون اور سردار کاہنون سے فروتر جماعتون

کے سردار بھی ہوتے تھے جنکا بیان ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ لوگ بھی بزرگون مین شمار کیئے جاتے تھے ۔ اسلیئے کہ انکے متعلق ادن مقامات کا اہتمام اور افسری تھی جو دعا اور تعلیم کے واسطے معین تھے ۔ ناظری (جیساکہ عبرانی لفظ کے معنی ہین) ادن لوگون سے مراد ہی جو خاص خاص چیزون کے استعمال کو ترک کرکے آپ کو یہوداہ کی یاد کیواسطے مخصوص کرتے تھے ۔ یہ لوگ بھی عموماً بزمرۂ بزرگان شمار کیئے جاتے تھے بہت مصنفین بنی رکابی کو بزرگون کے مرتبہ مین شمار کرتے ہین کیونکہ یہ لوگ ناظریون کیطرح متقیانہ زندگی بسر کرنے کا دعویٰ کرتے تھے ۔ لیکن یہ صریح غلطی ہے کیونکہ یہ لوگ قوم کے یہودی نہین تھے بلکہ کنعانی اور مدیانی تھے جو خیمون مین رہتے تھے اور جہان کہین اونکے مویشیون کو چارہ پانی ملتا وہان ہی ڈیرے ڈالتے تھے جیسے اگلے وقتون کے بناتہین عرب اور حال کے عرب اور تاتاری لوگ اب تک کیا کرتے ہین ۔

اونکی معاشرت کا یہ طریقہ کچہ مذہب کی وجہ سے نہین تہا بلکہ اونکی قوم مین دستور ہی ایسا ہو گیا تہا وجہ تسمیہ اس فرقہ کی یہ تہی کہ یونداب بن ریکاب ایک نہایت یگانؔہ اور سرگرم موحد بت پرستی کا دشمن تہا جسنے بادشاہ یاہو کی اخیاب کا گہر غارت کرنے اور بت پرستون کے قتل کرنے مین مدد کی تہی

(۲ سلاطین ۱۰ و ۱۵ و ۱۶ و ۲۳) رکابیون کی جماعتین ایکسو اسی ۱۸۰ برس رہین لیکن یروسلم کی تباہی کے بعد بنوکدنذر نے اونکو متفرق کردیا اونکی اولاد مین سے بعضے آجکل بہی ملک عرب مین پائے جاتے ہین ۔

یہودی بزرگون مین اور نبیون کے درمیان بڑا فرق ہوتا تہا - نبی خدا کی طرف سے عجیب طور پر خدا کے نہایت عمدہ اور پاک کامون کے واسطے مقرر ہوتے تہے - وہ آیندہ کی باتین تبلاتے خدا کی مرضی ظاہر کرتے اور خدا کے پیغام بادشاہون اور لو لوگون کو ایسی آزادی اور نڈری سے پہونچاتے تہے کہ صاف معلوم ہوجاتا تہا کہ بیشک یہ یہوداہ کیطرف سے پیغام لیکر آئے ہین نبوت کچہ کاہنون ہی کو مخصوص نہ تہی بلکہ سب فرقون اور غیر قومون مین بہی بعض انبیا گذرے ہین نبی کی خدمت کچہ اسی پر موقوف نہ تہی کہ واقعات آیندہ کی خبر دی بلکہ اونکے متعلق ایک خدمت یہ بہی تہی کہ لوگون کو ہدایت و تعلیم کیا کرتے تہے اور خدا کی شریعت کا مطلب خوب شرح و بسط کے ساتھ سمجہاتے اور سناتے تہے - اسواسطے لفظ نبوت اور نبی کی جو کتب مقدسہ مین آئے ہین ہم معنی تعلیم اور تشریح اور معلم اور شارح اور مفسر کے ہین - اونکے متعلق دار التعلیم بہی بنام نہاد مدارس انبیا کے تہے جسمین خاصکر خدا کی شریعت کی باتین سکہائی جاتی تہین یہودی اور عیسائی دونون بالاتفاق اسکو تسلیم کرتے ہین کہ عہد عتیق کے نبیون مین سب سے پچہلا نبی ملاکی گذرا ہی اور یہ بہی ایک عجیب بات ہی کہ جب یہودیون مین نبی آتے رہی تب تک اونکے درمیان اختلاف فرقون کا نہین ہوا اگرچہ بت پرستی مین کئی دفعہ مبتلا ہوگئے اور نبیون کے وقتون مین اونکے نہ مختلف ہونے کی وجہ یہ تہی کہ چونکہ نبی اور پیغامبر صرف خدا ہی کی طرف سے مقرر ہوتے تہے اور خدا ہی کی مرضی اور حکم پر چلتے تہے اسواسطے یہودیون کو بجز اسکے اور کچہ چارہ نہ تہا کہ اونکا کہنا مانتے یا خدا سے جو اونکو الہام بہیجتا تہا منکر ہو بیٹہتے - لیکن جب انبیا کا ہونا موقوف ہوگیا تو

ضعیف العقل اور سست ایمان والون نے اپنی اپنی عقلون کے موافق رائین لگانا شروع کردین اِس سے اختلاف پڑگیا *

نوان باب

اون پاک چیزون کے بیان مین جو یہودیون کے یہان قربانی وغیرہ کے کام مین آتی ہین

اسرائیلیون کے جن چڑہاؤن کا اوپر مذکور ہوا وہ چار قسم پر منقسم ہو سکتی ہین۔ ازقسم ذبیحہ دوسری غیر ذبیحہ۔ تیسری ازقسم شرب۔ چوتہے مختلف اقسام کے نذرانے ذبیحہ سے مراد اوس قسم کی قربانیون سے ہی جو جیتے جانورون کو ذبح کرکے اوسکا خون حسب حکم الٰہی اِس غرض سے چڑہاتے تہے۔ کہ گناہون کا کفارہ ہوجاوے اِس قسم کی قربانی کے واسطے یہ ضرور تہا کہ وہ جانور پاک ہو یعنی کہانے کے کام کا ہو۔

اقسام پرند سے فاختہ کی قربانی نہایت رائج اور عمدہ سمجہی جاتی تہی اور چوپاؤن مین بیل بہیڑ بکریون کے سواے اور کسی قسم کا جانور قربانی کے کام مین نہین آتا تہا دوسری شرط یہ بہی تہی کہ وہ جانور بیداغ ہو (احبار ۲۲ و ۲۲) اور کبہی جوتا نہ گیا ہو جب کوئی عیب نہ ہوتا تو قربانی چڑہانیوالا اوسکو قربانگاہ پر لیجاتا اور اوسکے سر پر ہاتہہ رکھتا جس سے مراد یہ ہوتی کہ قربانی کرنے والا تسلیم کرتا ہی کہ مین اپنی ذات کے واسطے اپنے نام پر قربانی کرتا ہون تاکہ میری اون گناہون کا جو مجہہ سے بوجہ عدم ادای احکام

شریعت الٰہی سرزد ہوئے ہین کفارہ ہو ذبیحہ کا خون ایک برتن مین رکھہ دیا جاتا تہا اور کچہ قربانگاہ پر چہڑک دیا جاتا تہا (احبار ۱ و ۵ و ۷) باقی خون قربانگاہ کے نیچے ڈالدیا جاتا تہا اور گوشت کو قربانگاہ پر رکھنے سے پہلے انگارون پر بہوننے کے لیئے اوسپر نمک لگایا جاتا تہا - احبار ۲ و ۱۳ مرقس ۹ و ۴۶) اول قربانیان خیمہ کے دروازہ پر ہوتی تہین - لیکن جب ہیکل بنگئی تو جائز نہ تہا کہ کہین اور قربانی کیجاتی - یہودیون کی قربانیان چار قسم کی ہوتی تہین یعنی -

۱ - سوختنی قربانیان جو صرف خدا کے نام پر جو شخص چاہتا کرتا اِس قسم کی قربانی جو شخص کرنا چاہتا وہ خود ہی اوسے خدا کے حضور لاکے اور بطریق مذکورہ بالا ذبح کرتا اور ہر شخص اپنی حیثیت کے موافق قربانی کرتا تہا کوئی بیل اور کوئی بہیڑ اور کوئی بکری اور کوئی فاختہ اور کوئی کبوتر - (احبار ۱ و ۳ و ۱۰ و ۱۴ -)

اور جو کوئی نہایت ہی محتاج ہوتا یہانتک کہ کسی طرح کی قربانی مذکورہ اوس سے نہین ہوسکتی تو وہ صرف ترکاری کی قسم سے نذر دیتا جسکا ذکر آویگا یہ سوختنی قربانی صاف مسیح کے قربان ہونے کی علامت تہی یعنی یہ کہ کامل قربانی جو تمام دنیا کے گناہون کا کفارہ ہوگی صرف مسیح ہے ؛

۲ قربانی سلامتی (احبار ۳ و ۱) بہی جس شخص کے دل مین آتا کرتا تہا - اور وہ خدا اور آدمی کے درمیان صلح ہونے کی علامت تہی یہ قربانی بہی دو طرح کی ہوتی تہی ایک تو نزول رحمت اور برکت کے بعد بطور شکر گذاری کے کیجاتی تہی اور دوسری طلب رحمت کے واسطے کیجاتی تہی - اِس قربانی مین یا کوئی جانور یا روٹی

یا ایک کونڈا آٹا چڑہائے جاتی تہے اگر جانور ذبح کیا جاتا تو اوسکا کچہہ گوشت علے الخصوص چربی خدا کے نام پر قربانگاہ پر جلائی جاتی تہی اور باقی کو کاہن اور قربانی کرنیوالا کہا لیتے اِس شکرگذاری کی قربانی کی نسبت مقدس پولوس نے عبرانیون ۱۳ و ۵ و ۱ و ۱۶ مین ذکر کیا ہی اِس قربانی مین ذبیحہ نر یا مادہ دونون طرح کا درست تہا صرف اسقدر شرط تہی کہ بے عیب ہو افسیون ۲ و ۱۴ - ۱۹ مین بہی اوسکا رسول موصوف نے بہت اچہی طرح ذکر کیا ہی افسیون ۲ و ۱۴ - ۱۹)

۳ - گناہ کی قربانی جو گناہون کی معافی کے لیئے کیجاتی تہی خواہ وہ گناہ سہواً ہو یا جان بوجہکر جب تک کفارہ ندیا جاتا تب تک اوسکا مرتکب سزا سے بری نہین ہو سکتا تہا - گناہ کی قربانی کے ساتہہ سوختنی قربانی اور جبر نقصان کا بہی ہوتا تہا - (احبار ۵ و ۶ و ۱۹ و ۶ و ۱ - ۷)

۴ - تقصیر کی قربانیان اوسوقت مین کیجاتی تہین جبکہ کسی کو شک ہوتا کہ مین نے خدا کی شریعت کو توڑا یا نہین - (احبار ۵ و ۱۷ - ۱۸)

گناہ کی قربانی کی طرح تقصیر کی قربانی بہی ہوتی تہی دونون قسمون مذکورہ کی قربانیون مین قربانی کرنے والا ذبیحہ کے سر پر ہاتہہ رکہتا تہا -

اگر گناہ کی قربانی ہوتی تو کہتا کہ میرے گناہ اسکے سر پر جاوین اور اگر تقصیر کی قربانی ہوتی تو تقصیر اوسپر ہوتی -

پہر اوسوقت سے یہ متصور ہوتا کہ سارے گناہ یا تقصیرین (جیسی کہ صورت ہوتی) اِس جانور پر اوتر گئی - یہ سب قربانیان کچہہ معین نہ تہین اور دوسرے اونکا

تعلق ایک ایک آدمی سے تھا یعنی شخصی تھین مگر اور قربانیان تھین جو ساری قوم کرتی تھی اور وے معین تھین یعنی روزانہ اور ہفتہ وار اور ماہ بماہ اور سال بسال ہوا کرتی تھین۔

روزانہ قربانی سوختنی ہوتی تھی جسمین دو مینڈھے ہر روز صبح اور شام تیسرے اور نوین گھنٹہ مین ذبح کیئے جاتے تھے۔ (خروج ۲۹ و ۳۸-۴۲ احبار ۶ و ۹ و ۸ گنتی ۲۸ و ۱-۸) یہ قربانیان بھی سوختنی قربانی کی طرح جلائی جاتی تھین مگر تھوڑی آنچ دی جاتی تھی تاکہ آہستہ آہستہ بہت دیر تک جلتی رہے اِس قسم کے ہر ذبیحہ کے ساتھ کچھ روٹی اور نیز انگوری شراب بھی ہوتی تھی۔ یہودیون کے قول کے بموجب صبح کی قربانی رات کے گناہون کے کفارہ کے لیئے کیجاتی تھی اور شام کی قربانی دن بھر کے گناہون کے کفارہ کے واسطے کیجاتی تھی۔

ہفتہ کی قربانی جو سبت کے روز ہوتی تھی روزانہ کی برابر اور اوسکے ساتھ ہوتی تھی۔ (گنتی ۲۸ و ۹ و ۱۰)

ماہانہ قربانی ہر نئے مہینہ کے شروع مین ہوتی تھی جسمین دو بیل اور ایک مینڈھا اور سات بکری ایک برس کے عمر کی اور ایک بکری کا بچہ گناہ کی قربانی کے واسطے اور کچھ روٹیان اور تپاون کے قسم سے ہوتی تھی + (گنتی ۲۸ و ۱۱ و ۱۴)

سالیانہ قربانیان بھی اور قربانیون کی طرح سالانہ ضیافتون کے روز جنکا ذکر باب آیندہ مین آویگا کیجاتی تھین۔ یعنی

(۱) عید کا برہ جو یہودیون کے شرعی سال کے شروع مین عید کے روز ذبح ہوتا تھا

(۲) عید پنٹکوسٹ کے روز یعنی پہلے پہلون کا روز۔

(۳) نئے چاند کے روز یعنی ساتوین مہینہ کے پہلے دن جو ملکی سال کا شروع کہلاتا تہا اور تہم کفارہ کے روز۔

دوم غیر ذبیحہ کے نذرانے یعنی نذرانہائے بقولی کہ جسمین صرف ترکاری کی قسم سے چڑہائے جاتی تھے۔ مگر یہ نذرانہ گناہ کے کفارہ کے لیئے اوسوقت جائز متصور ہوتا تہا جبکہ گذراننے والا اوسکا ایسا بے استطاعت اور محتاج ہو کہ دو بچے یا دو فاختہ بہی نہ دیسکتا ہو۔ نذرانہ بقولی کیواسطے خمیری روٹی یا شہد کی کچہ شرط نہ تہی لیکن خالص نمک کہ مراد اوس سے شورہ ہی ہر حال مین ضرور تہا۔

سوم نذرانہ ہائے تپاون کے جو ذبیحی اور غیر ذبیحی دونون قسم کے نذرانون کے ساتھ دیئے جاتے تھے۔ علیحدہ نہین ہوتے تھے۔ اسمین انگوری شراب ہوتی تہی جو کچہ تو ذبیحہ کے روبرو پر چہڑک دیجاتی تہی اور کچہ کاہن لیکر پی لیتے تھے اور ذبیحی اور غیر ذبیحی مین سے حصّہ لیتے تھے۔

چہارم سوای قربانیون مذکورہ بالا کے اور ہدیون کا ذکر بہی کتب مقدسہ مین پایا جاتا ہے اور وہ دو قسم کے ہین ایک تو معمولی ہدیئے ہین دوسرے اختیاری ہدیئے ہین معمولی ہدیون مین نذر کی روٹیان تہین جسکا ذکر آچکا ہی۔

(۱) قاعدہ یہ تہا کہ ہر سبت کے روز تازی گرم روٹیان کاہن سونہری میز پر خداون کے حضور رکھتا تھا اور ہفتۂ گذشتہ کی باسی روٹیان اوٹھا لیتا تہا۔

(۲) خوشبوئین جو چند خوشبودار مسالون سے حسب ہدایات مندرجہ خروج ۳۰ و ۳۴

۳۶ طیار کیجاتی تہین یہ خوشبوئین ہر روز دو مرتبہ قائم مقام کاہن سُنہری قربانگاہ پر چڑہاتا تہا۔ اِس سُنہری قربانگاہ پر بجز یوم کفارہ کے کہ اوس روز سردار کاہن ذبیحہ کے قسم سے چڑہاتا تہا اور کبھی ذبیحہ نہین چڑہتا تہا اور اسوقت مین لوگ مذبح کے باہر آہستہ آہستہ دعائین مانگتے تہے (لوقا ۱ و ۱۰) اور اِسی سنجیدہ خاموشی کا مقدس یوحنا نے مکاشفات ۸ و ۱ مین لکھا ہے۔

(۳) اختیاری ہدئیے وعدون یا منتون کے نتائج تہے لیکن اول الذکر ایسے ضروری اور واجبات سے نہین سمجہے جاتے تہے جیسے آخر الذکر جسکی دو قسمین تہین اول مخصوص منت جسمین کوئی چیز جیسے انگوری شراب اور لکڑی اور نمک وغیرہ خدا کے نام پر یا ہیکل کے کام کیواسطے چڑہائے جاتے تہے۔ اِس قسم کے ہدیون مین سے ہدیہ قربان تہا جسکی یسوع مسیح نے بُرائی کی اور جسکو فریسیون نے اوس حد تک پہونچایا تہا کہ لڑکے ماباپ کی بے تعظیمی اس طرح کرتے تہے کہ اون خدمات کو جو اونپر اپنے ماباپ کی فرض تہین اپنے ہدیون مین مجرا دیتے تہے یعنی یہ کہتے تہے کہ اگر ہم ماباپ کی خدمت نہ کرین تو کچہ بیجا نہین کیونکہ ہم اوسکی عوض مین خدا کو ہدیہ دیچکے مرقس ۷ و ۹۔ ۱۱ و ۱۳۔

اور دوسرے پرہیزگاری کی منت جسمین لوگ وہ چیزین جو ممنوع نہ تہین ترک کر دیتے تہے مثلاً کسی قسم کا گوشت کہانا یا کسی قسم خاص کا کپڑا پہننا یا شراب پینا یا بال کٹوانا ترک کر دیتے تہے۔ وغیرہم

۴۔ مقرری ہدئیے جو پہلے پہل یا عشر ہوتے تہے۔ اول پہلے پہل پہلون اور

جانورون دونون کے خدا کی نذر کیے جاتے تھے یعنی پھلون کے قسم سے پہلی بار جو پھل آتا یا جانورون مین جو پہلوٹا ہوتا اوسے خدا کے نام پر دیڈالتے تھے خروج ۲۲ و ۲۹ و گنتی ۱۸ و ۱۲ و ۱۳ و استثنا ۲۶ و ۲ نحمیاه ۱۰ و ۳۵ و ۳۶) اور بھیڑ کی اون مین سے پہلے پھل لاونیکا حق اونکے استعمال مین لانے کے واسطے ہوتا تھا۔ (استثنا ۱۸ و ۴) اس قسم کے پہلے پھل پنٹکوسٹ کی عید سے تجدید کی عید تک دیئے جاتی تھی کیونکہ اوسوقت کے بعد پھر وہ پہلی کی طرح خوشنما اور عمدہ نہین رہتے تھے سوا اسکے یہودیون کو فصل کے جمع کرنے کی بھی جب تک کہ خدا کے نام پر نظر نہ دے لیتے ممانعت تھی۔

اناج کے اوس پولے کو جو اناج کے جمع کرنے سے پہلے غیر خمیری روٹی کے بڑے دن کے بعد یہودی خدا کے نام پر دیا کرتے تھے اور یہ بھی حکم تھا کہ نئے اناج کی روٹیان پہلے پھل عید پنٹکوست کے دن مذبح پر چڑھا لیتے تھے تب آپ کھاتے تھے اگر ایسا نہ کرتے تو وہ اناج ناپاک اور اوسکا کھانا حرام تھا رومیون ۱۱ و ۱۶ مین مقدس پولوس نے اسکا ذکر کیا ہے ؞

دوسرے سوای اس پہلے پھل کے یہودیون کو اپنے تمام املاک کا دسوان حصہ یعنی عشر بھی دینا پڑتا تھا (گنتی ۱۸-۲۱) ہر قسم کے پھلون سے جو زمین سے پیدا ہوتے خصوصاً اناج اور انگوری شراب اور تیل مین سے دسوان حصہ ہر سال باستثناء سبت کے سال کے دینا پڑتا تھا ؞

دسوان باب

یہودیون کے متبرک واقعات اور مویشیون کے بیان مین

وہ بیشمار معجزات جو خدا نے اپنے لوگون کی خاطر سے دکھائے تھے اونکی یاد قائم رکھنے کیواسطے موسیٰ نے خدا کے حکم سے چند عیدین مقرر کی تہین جنکا ماننا یہودیونکو واجبات سے تہا۔ اور یہ عیدین ہفتہ وار اور ماہانہ اور سالانہ اور کئی سال کے بعد بہی ہوا کرتی تہین۔

۱۔ ہر ساتوان روز یہودیون کے آرام کے واسطے مقرر تھا اور اوسکو سبت کہتے تہے۔ اگرچہ یہ نام یعنی سبت کا بعضے آیات اور ضیافتون (یا عیدون کیواسطے بہی آیا ہی مثلاً احبار ۲۵ و ۴ مین اور بعض جگہہ اسکے معنی ہفتہ کے بہی آئے ہین مثلاً متی ۲۸ و ۱ اور لوقا ۲۴ و ۱ اور اعمال ۲۰ و ۷ مین مگر دراصل سبت کا روز دنیا کی پیدا ہونے کی یادگاری کے واسطے مقرر کیا گیا تہا (پیدایش ۲ و ۳) اور جب خدا نے اسرائیلیون کو کنعان کی سرزمین مین آرام دیا تو اوسنے حکم دیا تہا کہ اِس دن کو ضرور مانین (خروج ۲۰ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ و ۲۳) اسواسطے اس دن کو بڑی احتیاط سے مانتے تہے اور کوئی ادنیٰ کام اوس روز نہین کرتے تہے (خروج ۲۰ و ۱۰ و ۳ ۲ و ۱۲ وغیرہ) اسواسطے اوس روز من کا جمع کرنا۔

خروج ۱۶ و ۲۲ و ۲۳) یا کہانے پکانے کے لیئے آگ جلانا یا بونا یا کاٹنا اوس روز منع تہا خروج ۳۵ و ۳ گنتی ۱۵ و ۳۲-

ہیکل کی خدمت مثلاً قربانیون کا طیار کرنا سبت کے دن بہی منع نہ تہا- احبار ۶ و ۸- ۱۳ گنتی ۲۸ و ۳- ۹ متی ۱۲ و ۵) سبت کے روز ختنہ کرنا بہی جائز تہا (یوحنا ۷ و ۲۳) سبت کا روز غروب آفتاب سے شروع ہوتا تہا اور اوسی وقت دوسرے روز ختم ہوتا تہا (متی ۷، و ۱۶ و مرقس ۱ و ۳۲) جو کچہ کام سبت کے لیئے ضرور ہوتا تہا وہ جمعہ کے روز کر رکہتے تہے اسوجہ سے جمعہ کے دن کو متی ۲۷ و ۶۲ و مرقس ۱۵ و ۴۲ لوقا ۲۲ و ۵۴ اور یوحنا ۱۹ و ۱۴ و ۳۱ و ۴۲ مین نوشتجات موسوی سے ٹہیک نہین معلوم ہوتا کہ سبت کے روز قدیم اسرائیل کس قسم کی عبادت کیا کرتے تہے مگر عہد جدید سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس روز بہی وہی رسوم مذہبی ادا کیجاتی تہین جو اون دنون مین مروج تہین اگرچہ کوئی حکم بجز اسکے نہ تہا کہ صبح اور شام مین دو برّ دن کی سوختنی قربانی چڑہائی جاوے (گنتی ۲۸ و ۹) اور نذر کی روٹیان بدلی جاوین (احبار ۲۴ و ۸) عبادتخانون مین جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہی اوس روز مقدس نوشتے پڑہے جاتے اور اونکی تشریح کیجاتی تہی اور کوئی بڑا ڈاکٹر یعنی عالم علوم الہیہ کچہہ نصائح جیسے وعظ مین بیان کیئے جاتے ہین لوگون کو سناتا تہا لوقا ۴ و ۱۶ و اعمال ۱۳ و ۱۵) عبادت کے ساتہہ دعا بہی عبادتخانون مین خصوصاً ہیکل مین مانگی جاتی تہی- اسموئیل ۱ و ۹ و ۱۰ و ۱ سلاطین ۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۳ و زبور ۲۸ و ۲ لوقا ۱۸ و ۱۰)

عبادت کی اوقات معیّن صبح اور شام تہی جسوقت قربانی چڑہائی جاتی تہی یعنی ۳ بجے صبح کے اور ۹ بجے شام کے اعمال ۲ و ۱۵ اور ۳ و ۱ اگوکہ بعض سرگرم یہودیون کا دستور حسب زبور ۵۵ و ۱۷) اور دانیل ۶ و ۱۰ کے یہ تہاکہ دن مین تین مرتبہ عبادت کیا کرتے تہے پطرس کوٹہے پر دعا مانگنے گیا۔ (اعمال ۱۰ و ۹)

۲- چونکہ یہودی کے مہینے قمری ہوتے تہے اسواسطے جب چاند دیکہتے تہے تب سے اونکا مہینہ شروع ہوتا تہا اور ہر مہینہ کے شروع مین ایک دعوت ہوتی تہی جسے نئے مہینہ کی عید کہتے تہے (خروج ۱۲ و ۲ گنتی ۱۰ و ۱۰ و ۲۸ و ۱۱ یسعیاہ ۱ و ۱۴) یہ عید موسیٰ کے زمانہ سے مدت پہلے سے مقرر تہی مگر موسیٰ نے خدا کے حکم سے یہ مقرر کردیا تہاکہ کس قسم کے رسمیات اوس روز ادا کرنا چاہئین۔

جب رسمین شروع ہونے کو ہوتی تہین تو اول نرہی بجائی جاتی تہی (گنتی ۱۰ و ۱۰ زبور ۸۱ و ۳) اور چند اور قربانیان بہی ادا کیجاتی تہین (گنتی ۲۸ و ۱۱ ۱۵ قطع نظر یوم السبت کی قربانیون کے تین اور بڑی بڑی عیدین یعنی عید فصح اور عید پنٹکوسٹ اور عید خیمہ موسیٰ نے مقرر کی تہین۔

ہر عید ان تینون عیدون مین سات سات روز رہتے تہے جسمین سب یہودی ملکر بڑی خوشیان کرتے اور خدا کی رحمتون کا اور اس امر کا کہ اونسے سب طرحکی اسیری سے چہڑایا شکرانہ ادا کیا کرتے تہے استثناء ۱۶ و ۱۱ و ۱۵) سب یہودی مردون کو حکم تہا کہ ان بڑی عیدون مین شریک ہون خروج ۳۴ و ۲۳ استثناء ۱۶ و ۱۶ اور اس شرکت کی ترغیب وتحریص دلانے کے واسطے یہ یقین دلایا گیا تہا کہ اونکے

پیچھے کوئی اونکی زمین اور جاگیر مین کسی طرحکی دست اندازی نہین کریگا خروج ۳۴ و ۲۴ یعنی جب تک وہ خدا کی عبادت مین مصروف رہین گے اوتنے روز کوئی اونکے قومون مین اونپر حملہ آور نہین ہوگا یہ ایک پختہ دلیل اس بات کی ہی کہ اونکا مذہب خدا کی طرف سے تھا اور خدا کا یہ ایک خاص معجزہ تھا اور اوسکی قدرت تھی کہ اپنے لوگون کی حفاظت کے واسطے سال مین تین مرتبہ دکھایا کرتا تھا

۳۳ - ان تینون عیدون مین بڑی عید فصح تھی - جو ایک رات پہلے اوس تاریخ سے ہوتی تھی کہ اسرائیلیون نے مصر سے خلاصی پائی تھی یہ عید اس امر کی یادگاری کیواسطے مقرر تھی کہ خدا کی خاص رحمت اسرائیلیون پر اوس ملک سے اوتر آئی تھی اور مصریون کے پہلوٹے سب مر گئے تھے اور اونکے پہلوٹون کو کسی طرح کا نقصان نہین پہونچا تھا - خروج ۱۲ و ۱۲ - ۱۴ و ۲۹ و ۳۰ و ۵۱) اس عید کو بےخمیری روٹی کی عید بھی کہتے تھے (خروج ۲۳ و ۱۵ مرقس ۱۴ و ۱ اعمال ۱۲ و ۳) کیونکہ سات روز یعنی جبتک عید رہتی تھی خمیری روٹی کھانا درست نتھا اور اوس عید کے پہلے روز ایک برہ ذبح ہوتا تھا اوسکو بھی عید فصح کہنے کا محاورہ ہوگیا تھا عزرا ۶ و ۲۰ متی ۲۶ و ۱۷) اس سبب سے مرقس ۱۴ و ۱۲ و ۱۴ مین یہ محاورہ کہ عید فصح کھانا آیا ہے اور اقرنتیون ۵ و ۷ مین عید فصح کی قربانی کرنا لکھا ہے -

ایسے ہی مقدس پولوس نے یسوع مسیح کو ہماری عید فصح کہ تعبیر اوس سے ہمارا حقیقی برہ ہے محاورۃً کہا ہے لیکن یہ لفظ زیادہ تر عید کے دوسرے دن یعنی

ماہ نسان کے پندرہوین روز سے مختص ہے۔ اسرائیلیون کی رہائی کے پورے ہر سال
کے بعد یہ عید ہوا کرتی تہی۔ بجز خاص صورتون مذکورہ گنتی ۹: ۱-۱۳ کے سوائے
اون لوگون کے جو ایسے بیمار ہون کہ اونکی بچنے کی امید نہو اور سوائے اون لوگون
کے جنکا ختنہ نہ ہوا تہا اور سب اسرائیلیون کو اِس عہد کا ماننا واجبات سے تہا۔
جب یہودیون کی عملداری تہی تو یہ بہی دستور تہا کہ لوگون کی خوشی کے واسطے بعض
مجرمون کو چہوڑتے تھے اور یہ دستور ایسا مروج ہو گیا تہا کہ پلاطوس بہی اسکی خلاف
نہ کرسکا اور برناباس کو بناچاری چہوڑنا پڑا (متی ۲۷، و ۱۵ لوقا ۲۳ و ۱۷ و یوحنا ۱۸ و
۳۹) بعض خاص رسمیات جو اس عہد مین ادا کیجاتی تہین خروج ۱۲ مین بالتفصیل مذکور ہین

متاخرین یہود نے بعض رسمیات برہ کی قربانی کے ساتہ اپنی طرف
سے بڑہالین موسیٰ نے اونہین نہین مقرر کیا تہا یعنی قربانی کے ساتھ انگوری
شراب کے چار پیالے پیتے تہے منجملہ اون کے تیسرا پیالہ پیکر بڑا گیت ہلّی لویاہ کا
یعنی زبور ۱۱۳- اور ۱۱۸ گاتے تہے اور جب کبہی چوتہے پیالہ کے بعد لوگ زبور
۱۲۰ اور ۱۳۶ گاتے تو پانچوان پیالہ اور پیا جاتا تہا۔ یسوع مسیح نے بہی سکرامنٹ
یعنی عشاء ربانی مقرر کی ہے اور ان رسمون کو کسیقدر مانا ہی عید فصح کا برہ
یسوع مسیح کا اور اوسکی تکلیفون اور موت کا نشان تہا۔ کوئی ہڈی اوسکی
نہین توڑی جاتی تہی یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس سے اصلی برہ یسوع مسیح اور
اوسکے نشان یعنی عید فصح کے برہ مین کمال ہی مناسبت ہی (خروج ۱۲ و
۴۶ و یوحنا ۱۹ و ۳۳ و ۳۶)

۴- دوسری بڑی عید عید پنتکوسٹ کہلاتی تھی جو بے خمیری روٹی کے عید سے پچاسوین روز ہوتی تھی۔ یہ عید اوس فصل کی شکرگذاری مین کیجاتی تھی جو عید فصح کے بعد شروع ہوتی تھی۔ اسی وجہ سے نئے اناج کی روٹیان پکا کر خداوند کے حضور بطور پہلے پھلون کے پیش کیجاتی تھین اور اوس دن کو پہلے پھلون کا دن کہتے تھے۔ جسطور سے شکر خدا ادا کیا جاتا تھا اوسکا حال استثنا ۲۶ و ۵-۱۰ مین موجود ہے۔

۵ عید خیمہ اس امر کی یادگاری کے واسطے ہوتی تھی کہ جب اسرائیل جنگل مین پھرتے تھے تو خیمون مین رہا کرتے تھے۔ احبار ۲۳ و ۳۴-۴۳۔ مقدس یوحنا نے بھی (یوحنا ۷ و ۲) مین اس عید کو عید خیمہ کر کے لکھا ہے اس عید کو خروج ۲۳ و ۱۶ اور ۳۴ و ۲۲ مین) فصل کاٹنے کی عید بھی کہا ہے۔ قطع نظر اسکے اس عید سے مقصود انگور اور میوہ جات وغیرہ کے پیدا ہونے کا شکر خدا کے حضور بجا لانا اور سال آئندہ کیواسطے کثرت پیداوار کے دعا مانگنا بھی تھا۔ جتنے روز و دن یہ عید رہتی تھی اونہی دنون یہودی خیمون مین رہا کرتے تھے۔ گھر دن مین رہنے کی ممانعت تھی (نحمیاہ ۸ و ۱۶) روز کی معمولی قربانیون کے سوا بعض عجیب رسمیات اس موقع پر ہوتی تھین جنکی تفصیل گنتی ۲۹ مین موجود ہے۔ ان عجیب رسمیات مین ایک یہ تھی کہ سلوم کے تالاب سے کچھ پانی مذبح پر لا کے ڈالتے تھے۔ خود یہودی کہتے ہین کہ یہ پانی روح القدس کا نشان تھا یسوع مسیح نے اسکا ذکر کر کے صاف صاف علی الاعلان فرمایا کہ اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آئے اور پانی پئے (یوحنا ۷ و ۳۷-۳۹)

۶- ان تین بڑی عیدون کے سوا کے جنکا اوپر مذکور ہوا موسیٰ نے دو اور عیدین

مقرر کی تہین جو بڑی سنجیدگی اور خوبی کے ساتھہ ہوا کرتی تہین مگر اون عیدون مین ہر اسرائیل کا شریک ہونا ضروری نہ تہا۔

۱- ایک اونمین نرسنگون کی عید تہی جو تسری مہینہ کی یکم اور دوم تاریخ کو کہ عبرانیون کے ملکی سال اوس مہینہ سے شروع ہوتا تہا ہوا کرتی تہی وجہ تسمیہ اس عید کی یہی ہے کہ ہیکلون مین اوس روز نرسنگے معمول سے زیادہ بجائے جاتے تہے (گنتی ۲۹ و ۱ و احبار ۲۳ و ۲۴) اس عید کو یہودی کوئی محنت کا کام نہین کرتے تہے احبار ۲۳ و ۲۵) اور مخصوص قربانیان جنکا ذکر (گنتی ۲۹ و ۱ - ۶) مین آیا ہے خدا کے نام پر کیا کرتے تہے۔

۲- دوسرے عید کو عید کفارہ اور یوم کفارہ کہتے تہے اوس روز یہودی بڑا سخت روزہ رکہتے کوئی محنت کا کام نہین کرتے نہ کسی قسم کی کہانے کی چیز کہاتے اور آپ کو غمزدہ بناتے (احبار ۲۳ و ۲۷ - ۳۲) جتنی موسیٰ کی مقرر کی ہوئی قربانیان یہودیون مین ہین اون مین سب سے ضروری یہی کفارہ کی قربانی تہی تسری کے مہینہ کے دسوین روز فقط سردار کاہن ہی ساری قوم کے گناہون کی عوض دیتا سال بہر مین فقط اسی روز سردار کاہن کو اندر جانے کی اجازت تہی اور وہ بہی بڑی بڑی طیاریون کے ساتھہ جنمین اندیشہ موت کا بہی تہا۔ جتنی دیر رسم کفارہ ادا کیجاتی تہی اوتنی دیر اور سب خیمہ کے باہر کہڑے رہتے تہے۔ اور یہ کفارہ بڑا نشان اس بات کا تہا کہ یسوع مسیح تمام دنیا کا کفارہ ہوگا۔ احبار ۱۶ مین اس عید کے رسمیات کی خوب تفصیل ہے ؞

۷ سواے اِن طرح طرح کے سالانہ عید دن کے جو خدا کے حکم سے مقرر ہوئی تھین متاخرین یہود نے چند اور عیدین مقرر کی تھین جنمین بعض کا ذکر ذیل مین موجود ہے ۔

۱ پوریم یعنی فرعون کی عید جو آدر مہینہ کی چودہوین اور پندرہوین تاریخ اور لون کا سال ہوتا تو ویادر کے مہینہ کی اونہین تاریخون مین اس امر کی یادگاری کیواسطے کیجاتی تہی کہ خدا نے کمال رحمت و مہربانی سے یہودیون کو ہمن کے پنجۂ ظلم سے چھڑایا جس نے ارتاذرکس سے حکم پاکر تمام یہودیون کے قتل کا حکم تہا (استر ۱۳ اور ۹ باب) حال کے یہودیون مین یہ دستور ہے کہ استر کی ساری کتاب عبادتخانون مین اِس عید کے دنون مین ختم کرتے ہین مگر وہ چھپی ہوئی کتاب نہین ہوتی ہے بلکہ ڈنڈی پر اور کتابون سے علحدہ لپٹی ہوتی ہے اِس عید مین سب یہودی عورت اور مرد ہر عمر کے جو لائق شریک ہونے کے ہین اونکو حکم ہے کہ اِس عید مین شریک ہوکر پڑہنا سُنین تاکہ جو باتین اِس عید کے متعلق ہین خوب یاد رہین ۔

۲ - تجدید کی عید جسکا ذکر یوحنا ۱۰ : ۲۲ مین ہے جسکو یہودا مکابی اس نے ہیکل ثانی کی یادگاری مین مقرر کیا تہا کہ اوسنے اوس ہیکل کو انٹیوکس اپی فینس کے ہاتھ سے جسنے اوسے ناپاک کیا تہا چھڑا کے پہر اوسے پاک کیا اور خدا تعالیٰ کی عبادت کما حقہ جاری کی الغرض یہ ماہ چسلو کی ۲۵ تاریخ کو شروع ہوتی تہی اور تمام ملک کے لوگ اسکی بڑی خوشی کرتے تہے ۔

۸ - جن عید دن کا اوپر مذکور ہوا اونکے احوال کتب مقدسہ مین بہی موجود

ہین اور اونکا ماننا واجبات سے تہا۔ اون کے سواے بہت اور تیوہار متاخرین یہودیونے مقرر کیئے جنکا ذکر اس مقام پر قصداً چہوڑ دیا ہی صرف اون عیدون کا ذکر اور کرینگے جو کئی سال کے بعد مقرری مدت پر ہوا کرتی تہین منجملہ اونکے ایک سال سبتی تہا جیسے ہفتہ مین ساتوان روز آدمی اور جانورون کے واسطے آرام کے تہا ایسے ہی زمین کی آرام کے واسطے سبت کا سال تہا۔ تمام سال سبتی مین زمین غیر مزروعہ پڑی رہتی تہی اور جو کچہ اوسکا پیداوار ہوتا تہا راہ خدا مین صرف کر دیتے تہے۔ نوکر چاکر مسافر اور مویشی خوب کہاتے تہے (احبار ۲۵ و ۱ و۔ خروج ۲۳ و ۱۱)

شخصی غلامی سے اس سال مین لوگ آزاد رہتے تہے (خروج ۲۱ و ۲) اور کوئی کسی کا مقروض بہی نہین ہوتا تہا (استثناء ۱۵ و ۱۔ ۲)

یوبل کے سبتی سال مین لوگ زیادہ خوشی کرتے تہے یہ سال ہر ساتوین سبتی سال مین یعنی اونچاسوین برس یا مروج سال کے پچاسوین برس ہوتا تہا (احبار ۲۵ و ۸ و ۱۰)

یوم کفارہ کی شام کو شروع ہوتا تہا اور تمام ملک مین نرسنگا پہونکا جاتا تہا قرضخواہ اپنے قرضے چہوڑ دیتے تہے قیدی اور غلام آزاد ہوجاتے تہے جو غلام سات برس کی خدمت کے شرط پر مستحق آزادی ہوتے اور جنکے کان اسلیئے چہید دئیے جاتے کہ معلوم رہیکہ دوامی غلام ہین وہ بہی سب کے سب یوبل کی سال مین آزاد کر دئیے جاتے کیونکہ اونکو حکم تہا کہ تمام ملک مین اوسکے سارے باشندون

کے درمیان آزادی کی منادی کرین۔ احبار ۲۵ و ۱۰) سواے اسکے یہ بھی دستور تھا کہ اس سال مین تمام جائدادین مبیعہ اصل مالکون کو پھیر دی جاتی تھین۔ پس یہ ایسا عمدہ بند وبست تھا کہ کوئی شخص بالکل تباہ ہونے نہین پاتا نہ ہمیشہ کے افلاس مین مبتلا ہونے پاتا تھا کیونکہ پچاس برس سے زیادہ مدت تک کسی کی جائداد کسی سے علحدہ نہین ہوتی تھی۔ اور قیمت جائداد کی سال یوبل کے قرب وبعد کے مطابق گھٹائی بڑہائی جاتی تھی یعنی اگر مدت سال یوبل کے قریب ہوتی تو جائداد کی قیمت کم قرار پاتی کیونکہ یوبل مین وہ جائداد مشتری کو چھوڑنا پڑتی تھی۔

احبار ۲۵ - ۱۵ جن شہرون مین شہر پناہ ہوتی تھی اون کے اندر کے اونکے مکانات بھی چھوڑ دیئے جاتے تھے مگر اوسمین یہ شرط تھی کہ اصل مالک سال بھر کے عرصہ مین کسی وقت بائع سے اپنا قبضہ اوٹھا لینے کی درخواست کرتا ورنہ باوجود سال یوبل کے خریدار کا مکان ہو جاتا۔

سال یوبل اور نیز سال سبتی مین زمین آرام پاتی تھی یعنی اوس مین کچھ جوتا بویا نہین جاتا تھا ❊

دوسرا چوپایہ لیتا تو اوسکی سزا یہ تھی کہ دونون چوپائے مقدس ہوجاتے تہے (احبار ۲۷ و ۹ - ۱۰)

تیسرے ملکیت اور گھر کا خدا کیواسطے مخصوص کرنا اس قسم کی منّت مین قیمت بہی ہوسکتی تھی اور شئی مخصوصہ چھوٹ بہی سکتی تھی (احبار ۲۷ - ۱۴ - ۲۴)

چوتھے یہ کہ کوئی خود اپنی جان کو خدا کے لئے مخصوص کرے - اس قسم کی منت مین بہی قیمت ٹھہرانے اور چھڑا لینے کا استحقاق تہا (احبار ۲۷ و ۱ و ۸)

۲ - ریاضت اور پرہیزگاری کی منّت اسکو کہتے تھے کہ کوئی شخص شراب اور کہانے یا کسی اور قسم کی چیز سے پرہیز کرتا تہا اس قسم کی منتون مین نظیر لوگ تھے جسکی صورتین گنتی ۶ مین مذکور ہین - ناصریون کا یہ قاعدہ تہا کہ شراب اور کشید کیا ہوا عرق اور ہر چیز سے جو انگور سے طیار ہوتی پرہیز کرتے اور بال چھوڑتے یعنی نہین منڈواتے اور مردے کو نہین چھوتے اور جو کوئی مردہ اتفاقاً اونکے سامنے مرجاتا تو دوسرے درجہ کے ناصریون کو از سر نو طہارت شروع کرنا پڑتی - نظیرون کی طرح ایک اور منت تھی جو یہودی اوسوقت کیا کرتے جب کسی بیماری سے شفا یا کسی خطرہ یا مصیبت سے خلاصی پاتے اور قربانیان چڑہانے سے تیس روز پہلے شراب سے پرہیز کرتے اور سر کے بال منڈواتے - اس دستور سے مقدس پولوس کے اوس طریقہ کی جسکا ذکر اعمال ۱۷ و ۱۸ مین ہے خوب توضیح ہوجاتی ہے -

۳ - یہودیون کی طہارت بہی کئی طرح کی ہوتی تھی اور غرض طہارت سے شخص یا چیز خدا کی عبادت کیواسطے مخصوص کرنا ہوتی تھی *

یہودیون کی طہارت خاصکر دو قسم کی ہوتی تہین ایک تو یہ کہ سارے جسم کو یعنی غوطہ مارکر دہوتے جو کاہن لوگ اعتکاف کرتے اور اونکو مذہب مین داخل کرنے کی غرض سے کیا کرتے تھے۔ دوسرے ہاتھون یا پاؤن پر پانی بہاتے۔ یہ طہارت روزانہ کرنا پڑتی تہی لیکن فقط ہاتھہ پاؤن ہی نہین دہوتے تھے بلکہ کہانے کے پیالے اور برتن بہی دہویا کرتے تھے۔ (متی ۱۵ او ۲ و مرقس ۷، ۳ و ۴ و یوحنا ۲ و ۶) انہین دو طہارت کا ذکر یسوع مسیح نی یوحنا ۱۳ باب ۱۰ آیت مین کیا ہی ❊

۴۔ شریعت موسوی مین ناپاک اون لوگون سے مراد ہی جنکا چہونا بلکہ جنسی ملنا ملانا بہی اوسوقت تک جائز نہین تہا کہ وہ خود اپنے آپ کو ناپاک تصور کرین یعنی ہر طرح کی راہ ورسم اپنی برادری سے ترک کرین اور سوائے اسکے اونکو ایسی جگہہ آمد ورفت رکہنے کی بہی اجازت نہ تہی جو خدا کی عبادت اور قربانیون کے واسطے مقرر تہی۔

اور جو ایسا کرتے تو اوسکی سخت سزا تہی مدت اور مصیبت ناپاکی کی مختلف تہی بعض صورتین ایسی بہی تہین کہ بعض مقرری رسمیات کے ادا کرنے سے ناپاک آدمی قریب مغرب پاک ہوجاتا تہا۔ بعض صورتین ایسی تہین کہ جنمین جب تک آٹھہ روز برابر ناپاکی کا سبب مطلقاً موقوف نرہتا اوسوقت تک مراسم مقرری ادا کرنا منع تہا کوڑہیونکو گوشہ مین پڑی رہنا اور لوگونسی علیحدگی اختیار کرنا اور اونسے بہت دور فاصلہ پر رہنا پڑتا تہا۔ اونکا لباس جدا تہا جس سے لوگ پہچان لیتے تہے کہ یہ کوڑہی ہی اگر کوئی صحیح وسالم آدمی اونکے پاس جاتا تو کوڑہی باواز بلند کہتا کہ ناپاک۔ اور ناپاک آدمیونکو حکم تہا کہ وہ پاکونکو نہ چہوئین اور جو ایسا کرتے وہ پاک بہی ناپاک ہوجاتا اور ناپاکونکو حکم تہا کہ شہر پناہ کے باہر لوگونکی آمد ورفت کی جگہہ سے علیحدہ

کورہین (گنتی ۵ و ۱ و ۴) شریعت لاویون مین ناپاکیان گیارہ قسم کی لکھی ہگدپچھلے یہودیون نے اونپر اور اضافہ کین۔ لیکن سب سے سخت ناپاکی کوڑہ سمجھی جاتی تھی جو آہستہ آہستہ اسطرح شروع ہوتی ہے کہ کسی کو معلوم نہین ہوتا ہے اور آخرش کو لاعلاج ہوجاتی ہے اور پہر اوسے دیکھکر نہایت کراہیت آتی ہے۔ موسیٰ نے اوس عارضہ کی صورتین احبار ۱۳ و ۱۴۔ اور گنتی ۵ و ۱ و ۴ اور استثنا ۲۴ و ۸ و ۹ مین بیان کی ہین۔ کوڑہ یعنی جسم کا بگڑجانا اوس خرابی کی ایک بڑی علامت ہے جو گناہ کے باعث آدم کی اولاد مین پائی جاتی ہین اور جو قربانیان کوڑہی بعد اچھے ہونے کے چڑہاتے تھے وہ علامت اوس برّہ کی ہے جو تمام دنیا کی گناہون کو اوتار لیتا ہے۔

بارہوان باب

یہودیون کی تخریب مذہبی کے بیان مین

۱۔ یہودیون کی بت پرستی۔ (۲) یہودی فرقے جنکا ذکر عہد جدید مین ہے۔ (۳) یہودیون کی کمال تخریب بزمانۂ ولادت مسیح۔

۱۔ یہودیون کی بت پرستی کے بیان مین۔

بت پرستی معبودان باطل یعنی بتون کی پرستش کو کہتے ہین پیدایش ۶ و ۵ اور رومیون ۱ و ۲۳ کی تطبیق سے کامل یقین ہوتا ہے کہ طوفان سے قبل بت پرستی پھیل گئی تھی اور ہمارے اِس یقین کے مزید تصدیق رسول یہودا کی آیت ۱۴ کے

مضمون سے ہوتی ہے) جو انکے وقت کے ایسے چند آدمیون کے (جو خداوند خدا سے منکر تھے) چلن رویہ کا ذکر کرکے اپنے خط کے ۱۱ آیت مین لکھتا ہے کہ افسوس اون پر جنھون نے قائن کی راہ اختیار کی ہے — رسول کے قول مذکورہ سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ جنھون نے خدا کو چھوڑکے بجائے خالق کے مخلوق کی پرستش شروع کی اونہین اول اولاد قائن تھی۔ اول بت پرستی آسمانی چیزون کی جاری ہوئی یعنی چاند سورج ستارے وغیرہ کی۔ خاص عراق عرب اور کالدیہ مین بعد طوفان کے بت پرستی کی رسم اول جاری ہوئی وہان سے کنعان اور مصر اور اور ملکون مین پھیل گئی ہرچند کہ موسیٰ نے خدا کے حکم وہدایت سے اسرائیلیون کو ایسا مذہب تعلیم کیا تھا کہ اور کسی قوم مین نہین تھا اور باوجودیکہ تمام احکام موسوی مذہب کے ایسے تھے کہ اسرائیلی بت پرستی سے بچے رہتے مگر وہ ایسے ضعیف الاعتقاد اور دل کے مذبذب تھے کہ مصر سے رہائی پانے کے بعد ہی بت پرستی مین گرفتار ہوگئے (خروج ۳۲ و زبو ۱۰۶ و ۱۹ و ۲۰ اعمال ۷ و ۴۱ - ۴۳) کنعان مین داخل ہوتی ہے اونہون نے بھی اون معبودون کی جنکو کنعانی اور اور گرد ونواح کی قومین پوجتی تھین پرستش کی (قاضی ۲ و ۱۳ و ۸ و ۳۳) اس ناشکری کے عوض اونہین سخت سزا ملی۔

اور مشہور ہے کہ جب اونکا ملک دو سلطنتون مین منقسم ہوگیا تو اوسکے عرصہ قلیل کے بعد گو بیچ مین چند مدت کو سنبھل بھی گئی حاکم اور رعایا سب کے سب بت پرستی مین مبتلا ہوگئے فرقہ یہودا کے لوگ بھی اجنبی معبودون کی پرستش سے محفوظ نہین رہے جیسا کہ نبیون کی اکثر ملامتون اور مذمتون سے ثابت ہوتا ہے۔ مگر آخر کار

اون لوگون کے سخت قاعدہ سے واقف ہوکر جو بابل کی اسیری سے چہوٹ کر آئے تہے بت پرستی چہوڑ دی اور تمام معبودون باطلہ اور اجنبی طریقون پرستش سے سخت متنفر ہوگئے یہ بڑی اصلاح عزرا اور نحمیاہ نے اور اون بڑے دیندارون نے جو اونکے بعد اونکے خلفاء ہوئے بخوبی تمام کی لیکن بوجہ مرور زمانہ کے دینداری کی قوت جاتی رہی گوکہ ظاہر برتاؤ قائم رہا اور عہد جدید سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے منجی کے زمانہ مین یہودیون کے بہت سے فریق ہوگئے جو ازیکدیگر کمال ہی مختلف الراے والعقیدہ تہے اور اونکے درمیان سخت عداوت اور تعصّب بڑہ گیا تہا۔

۲۔ اسمقام پر اون مختلف فرقون اور اونکی جدا جدا تعلیمات کا جنکا عہد جدید مین جابجا ذکر آیا ہے ہم بالتفصیل احوال قلمبند کرتے ہین۔

فرقۂ صدوقی کی وجہ تسمیہ ایک شخص مسمے صدوق سے ہے جو انٹگونس سوسس کا شاگرد اور یہودیونکی صدر مجلس کا میر مجلس تہا جسکا زمانہ دو سو ساٹھ برس قبل زمانہ مسیح سے تہا۔ اِس فرقے والے تمام بے لکھے قوانین اور حدیثون کو جنکی فریسی بڑی عظمت کرتے اور نہایت حق جانتے تہے غیر معتبر ٹہراتے تہے اور اونکی راے اور دعوے یہ تہا کہ یہودی مذہب صرف کتب مقدسہ پر موقوف ہے۔ فرشتون کے اور ارواح کے وجود کے وی منکر تہے اور یہ بہی اونکی راے تہی کہ جسم کے ساتہ روح بہی مرجاتی ہے اسواسطے آیندہ کے عذاب وثواب کا کچہ اعتقاد نہ تہا اس فرقہ کے لوگون کی تعلیمات لوگون کو ایسی پسند نہ تہی جیسی فریسیون کی تہی اور ایسے لوگ شمار مین بہی تہوڑے تہے +

۲- فریسی بہی صدوقیون سے کچہ بہت مدت بعد کے نہین معلوم ہوتے ہین یہودیون مین یہ فرقہ بہت بڑا اور ممتاز اور مشہور تہا- یہ نام ایک عبرانی لفظ فارس سے کہ اوسکی معنی علیٰحدہ کے ہین نکلا ہے وجہ اس نام کے رکھنے کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ لوگ آپ کو یہودیون کے باقی فریق سے باعتبار دینداری اور ادائے مراسم مذہبی کے علیٰحدہ اور سخت تر جانتے تھے اونکو اس بات کا فخر تھا کہ بسبب حق پر ہونے ہمارے فرقہ کے ہمارے فرقہ والے سزاوار بہشت کے ہین اور آپ کو راستباز جانکر اورون سے نفرت رکھتے تھے- (لوقا ۱۱ د ۵۲ و ۱۸ و ۹ د ۱۱)

اگرچہ وہ عہد عتیق کے نوشتجات کو یہودی مذہب کا ماخذ سمجھنے کا اقرار کرتے تہے لیکن سماعی نصائح اور روایات پر جو خارجی دستورات سے متعلق تہین ویسا ہی معتبر جانتے تھے- وہ روح کے غیر فانی ہونے اور قیامت کے قائل تھے لیکن وے اسکے بہی قائل تہے کہ سب باتین قسمت کے محکوم ہین- وہ شریعت موسوی کی بڑی احتیاط سے شرح کرتے اور اوسکے معنی و مطالب سمجہاتے لیکن اکثر فیلسوفانہ اور سماعی باتون سے اون مطالب کو مخلوط کرکے اوسکی تاثیر کو دور کر دیتے تہے- اونکی مصنوعی تقدس اور بزرگی کا عوام الناس خصوصاً عورات پر بڑا اثر تہا یسوع مسیح نے اونکی مکاری اور لغو و فضول باتون کی بڑی مذمت کی ہے-

۳- تیسرا بڑا فرقہ یہودیون کا اسینی تہا جو صدوقیون اور فریسیون سے رسمیات اور تعلیمات دونون مین بہت مختلف تھا- اونکے آپسمین بہی دو فریق تہے ایک تو پریکٹکل یعنی دنیادار جو جماعت کے ساتھ یعنی اکٹھے ہو کر رہتے اور بعض اونمین شادی بہی

کرتے تہے وی شہرون مین اور اون لوگون کے گرد و نواح مین رہتے تھے اونکا کاشتکاری اور اور درست پیشہ کیا کرتے تہے۔

۲ خیالی اصول جنکو لوگ اطبا بہی اِس معنی کر کہتے تہے کہ گویا کہ وے معالج روحانی تہے اور ہمیشہ دعا و بندگی اور لوگون کے گناہون کی شفاعت مین مشغول رہتے تہے اور بڑے بڑے قصبہ جات مین رہنے سے پرہیز کرتے تہے کیونکہ اون کے نزدیک ایسی سکونت عبادت الٰہی مین مخل ہوتی تہی۔ دونون فریق کے لوگ نہایت پرہیزگاری اور دینداری مین مشہور اور بُری قسمون سے سخت متنفر اور سبت کے بڑے پختہ ماننے والے ہوتے تہے۔ یہ لوگ بقائے روح کے قائل تھے گو کہ جسم کے مبعوث ہونے اور فرشتون کے وجود اور آیندہ کے عذاب و ثواب کے مُنکر تہے۔ اونکا یہ بہی عقیدہ تہا کہ ہر شئی ازل سے جسطور پر کہ وہ ہے اوسی طور پر ترتیب دی گئی ہے اگرچہ اس فرقہ والون کا عہد جدید مین صاف صاف ذکر نہین آیا مگر ۲ کلسیون ۱۸ و ۲۱ و ۲۳ مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہی کی طرف اشارہ ہے اور ایسا تصوّر کیا جاتا ہے کہ متی ۱۹ و ۱۲ مین جنکی نسبت لکہا ہے کہ خدا کی بادشاہت کے خاطر اونہون نے آپ کو خوجہ بنایا ہے وہ انہین کی طرف اشارہ ہے۔

۴۔ فقیہ جنکا انجیل مین اکثر جگہہ ذکر ہے یہودیون کے فرقون مین سے تہے فقیہون کا کام یہ تہا کہ مقدس کتابون کے ترجمے اور مشکل آیات کی شرح اور رسمی شریعت مین جو دقتین واقع ہوتین اونکا تصفیہ کرتے تہے۔ یہودیون مین فقیہون کا کہنا سننا بہت چلتا تہا اور فقیہ شریعت کے خانگی معلم کی طور پر سمجہے جاتے تھے۔

۶۔ ہیرودیسی جو مدبران سلطنت کہلاتے اور اوس ہیرودیس کے طرفدار تہے جسکا غلط نام اعظم تہا۔ ان لوگون کی وجہ تسمیہ یہی تہی کہ وہ ہیرودیس کے طرفدار تہے اور جیسے اوسکے معاملات ملکی اور مصلحت وقت مقتضی ہوتے ویسے ہی مسئلے نکال لیتے یعنی ایسی باتین نکالتے تھے کہ رومی جنکی عملداری تہی اون سے خوش ہوتے تھے۔

۷۔ گلیلی جو یہودگالونٹ کے پیرو تھے اور اوسی کی قربانیان چڑہائین اسوجہ سے یہودیون کے اور سامریون کے درمیان سخت عداوت ٹہری جسکا جابجا عہد جدید مین مذکور ہے سامری (جو ابتک پائے جاتے ہین مگر شمار مین نسبت یہودیون کے بہت تھوڑے ہین) یہودیون کی کل کتب مقدسہ سے بجز موسیٰ کی پانچ کتابون کے قطعاً منکر ہین مگر موسیٰ کی پانچون کتابین اونکے پاس پُرانی عبرانی حروف مین موجود ہین۔ اور خاص خاص باتون مین ہمارے حال کے نسخون سے جو یہودیون کے پاس تھے بالکل مطابق ہین اس سبب سے سامری کہتے ہین کہ موسیٰ کی ضروری اور عمدہ کتابین ہماری پاس بجنسہ بے تحریف موجود ہین ۔

۸ سامری جنکا ذکر عہد جدید مین آیا ہے یہودیون کی دس قومون اور غیر قومون کی آمیزش سے پیدا ہوئے تھے ۔یعنی اون مین یہودیون کی دسؔ قومون اور غیر اور غیر قومون کا میل تہا اون کے اسی میل سے یہودی اونہین اپنے زمرہ مین نہین شمار کرتے تھے اور اسیری بابل سے مراجعت کرنے کے بعد یہودیون نے اونہین ہیکل کی تعمیر ثانی مین مدد دینے کیواسطے شریک کرنا نہین چاہا۔ اس انکار کے اور نیز اور سببون سے سامریون نے اپنے واسطے ایک ہیکل کوہ گریزن پر علحدہ

بنائی اور شریعت موسوی کی ہدایات کے بموجب ویسی تعلیمات کو مانتے اور اون پر چلتے تھے ۔

اونکا عقیدہ تھا کہ محصول حق خدا کا ہے رومیون کو ہرگز محصول نہین دینا چاہیئے اونکی مذہبی آزادی اور شریعت الٰہی کے اختیارات صرف ہتھیارون کے زور سے قائم تھے اور باتون مین اونکی تعلیمات بالکل فریسیون کی سی تھین ۔ ذیلاٹی جن کا یہودیون کی کتب تواریخ مین بہت ذکر ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کی تابعین مین سے تھے اور لوگون کا گمان ہے کہ جن راستباز آدمیون کو فریسیون اور ہیرودیسیون نے یسوع کے پاس باتون مین لگانے کے لیئے بھیجا تھا اسی فرقہ مین سے تھے ۔

(متی ۲۲ و ۱۵ و ۱۶ | مرقس ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ | لوقا ۲۰ و ۲۰)

۸ ۔ سکاری جنکا ذکر اعمال ۲۱ و ۳۸ مین ڈاکو کر کے آیا ہے جو اپنے کپڑون مین ہتھیار چھپائے رکھتے تھے اور چپکے سے جسکو مارنا ہوتا تھا ہتھیار نکالکر مار ڈالتے تھے

۴ ۔ یہودی مذہب اور دینداری کی خرابی اون الزامات سے جو یسوع مسیح نے اونپر لگائے ہین جو چارون انجیلون مین موجود ہین بخوبی ظاہر ہے بیشک یسوع مسیح کے وقتون مین وہ مذہب بہت بگڑ گیا تھا مقدس مصنفون کے بیان کی تصدیق کافرون کے بیان سے خصوصاً یہودی مورخ یوسفس سے ہوتی ہے جو لکھتا ہے کہ سردار کاہنون اور ممتاز سردارون کی خرابی اور لغو حرکات نے تمام کاہنون کو خراب کیا اور پھر اون سے عام لوگون مین جو جہالت اور بدمعاشی مین غرق تھے اور غیر قومون سے سخت بغض اور کینہ رکھتے تھے

یہ خرابی پہیلی۔ مورخ مذکور لکہتا ہے کہ آخر مین یہودیون کی خرابی اور شامت اعمال اس درجہ کو پہونچی کہ اگر رومی اونکی مخالفت مین دیر کرتے یعنی اونکے ملک پر قبضہ نہ کر لیتے تو شہر یروسلم یا تو زلزلہ سے تباہ ہو جاتا یا طوفان سے غرق یا سدوم و غمورا کی طرح آسمانی آگ سے جلکر خاک سیاہ ہو جاتا کیونکہ اس زمانہ کے لوگ شرارت اور بدمعاشی مین اون سے جنہون نے یہ مصیبتین اوٹھائی تہین بہت بڑہے ہوئے تہے +

دوسرا حصہ

یہودیون اور اور قومون کی پرانی باتین جنکا کتب مقدسہ مین کہین کہین ذکر ہوا ہے

باب اول

یہودیون کی سکونت کے بیان مین

معلوم ہوتا ہے کہ جب اولاد آدم کی بڑہنے لگی تو اونہون نے اول اول غارون اور کوہون مین رہنا اختیار کیا۔ مثلاً لوط اور اوسکی لڑکیان سدوم کے غارت ہونے کے بعد غارون مین رہنے لگین اور عزرا نے اور حال کے سیاح بہی اس امر کی تصدیق کرتے ہین کہ شرقی ملکون مین ایسے غار اب تک پائے جاتے ہین جنہین آدمی جنہین آدمیون نے انکو رہنے کیواسطے استعمال کیا تہا بعد اوسکے خیمون مین رہنے لگے۔

پیدایش ۱۸ و ۴) پھر ہوتے ہوتے یہانتک نوبت پھونچی کہ مکان بننے لگے - جو امیر تھے اونہون نے پتھرون اور اینٹون کے مکان بنائے اور جو غریب تھے اونھون نے لکڑی یا مٹی کے مکان بنائے - جیسا کہ آج تک شرقی ملکون مین رواج ہے وہ مٹی ایسی تھی کہ جب کنعان کے پہاڑون سے پانی آتا تھا تو وہ گر پڑا کرتے تھے یعنی مضبوط نہ تھے کہ گہر اچھی طرح سے رہیں ہمارے خداوند نے پہاڑی وعظ کے اخیر مین اس واقع کو بیان کیا تھا - متی ۷ و ۲۶ - ۲۷) ایسٹ انڈیز مین کچی دیوارون مین اکثر نقب زنی کیا کرتے ہین اور بیچارے بیخبر آدمیون کا مال گھر مین نقب کی راہ سے گھسکر لوٹ لیتے ہین -

معلوم ہوتا ہی کہ یسوع مسیح نے اپنے شاگردون کو اسی قسم کی تمثیلات سے سمجھایا ہے یعنی یہ کہ تم اپنے مال ایسے مکانون مین مت رکھو کہ چور اوسے توڑکر چرا لیجادین (متی ۶ و ۱۹ و ۲۰) اس قسم کی دیوارون کے سوراخون مین سانپ اکثر چھپ رہتی تہی (عموس ۵ و ۱۹) اسمقام پر کتاب والے نے شرقی ملک کے ایک مکان کا نقشہ کھینچا ہے مگر ہم لوگون کو کہ شرقی ہین اور ایسے مکانون مین رہتے ہین - اور اوسکا سمجھنا نقشۂ ذیل سے بہت آسان ہے -

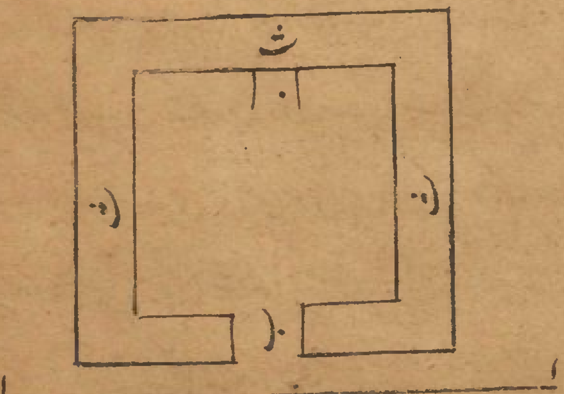

چونکہ طرز عمارت اور رسم و دستور شرقی لوگون کے ابتک بدلے نہیں ہین اسواسطے حال
کے شرقی مکان کے نقشہ سے بھی اسوقت کے یہودیون کے گھرون کا طرز عمارت بخوبی
معلوم ہوجائے گا شرقی ملکون مین راستے اکثر تنگ ہوتے ہین اور وجہ اسکی یہ ہے کہ
سورج کی گرمی سے امن رہتی ہے۔ اور بعض جگہہ سڑک کے دونون جانب برابر
دکانین بھی ہوتی ہین اگر ہم (الف)(الف) سڑک سے مکان مین جاوین تو اول
ہمین احاطۂ مکان کے اندر جانے کے لیئے بیرون دروازہ (ب) مین گذرنا ہوگا۔
احاطۂ مکان کے اندر صحن جو ہے اوسمین چٹائیان یا فرش بچھا ہوتا ہے جسپر بہت سے لوگ
جب بھی کوئی شادی یا ختنہ یا کسی اور قوم کی تقریب ہوتی ہے تو اکثر بیٹھتے ہین۔
بادشاہی محل کے صحن مین اخسویرس کا پیالہ لوگون کو دیا گیا تھا (استر ۱ و ۵) اور صحن
ہی مین بھی جمع ہوکر یسوع مسیح کی باتین سنتے تھے جسکا ذکر لوقا ۵ و ۱۹ مین آیا ہے مگر آیت مذکور
مین صحن کو وسط مکان کر کے لکھا ہے اس صحن کے آس پاس بھی اکثر مکانون مین چار طرف
مکان یعنی کوٹھے ہوتے ہین صرف (ث) (ث) تصویر پر دیکھو جسکے باہر آنچہ نما عمارت
یعنی دالان بنے ہوتے ہین جب کوئی (ث) مین جانا چاہے تو اول دالان مین جانا پڑتا
ہے جسجگہہ (د) لکھا ہے وہ کوٹھے کا دروازہ ہے۔ کوٹھون کے دروازے اکثر بند رہتے
ہین اور خدمتگار دربانون کے طور پر دروازے پر رہتے ہین (یوحنا، ۱۰ و ۱۶ و ۱۷) و
اعمال ۱۲ و ۱۳ چھتین سیدہی یعنی چپٹی ہوتی ہین جیسا کہ اب تک رواج ہے وہ مٹی
کی ہوتی ہین مٹی خوب مضبوطی سے کوٹی ہوتی ہے کہ مینہ اندر نہیں آنے پاتا ہی لیکن
چھتون پر تھوڑی گھاس جم جاتی ہے جسکا ذکر زبور ۱۲۹ و ۶ اور یسعیاہ ۳۷

و۲۷ مین آیا ہے ان چھتون کے آس پاس چوڑی اونچی دیوارین ہوتی ہین اسلیئے کہ لوگ اندر نہ گھس آوین ایسی محافظت کا استثناء ۲۲ و ۸ مین حکم ہے اسی قسم کی چھت تھی جسے لوگون نے اسلیئے توڑا تھا کہ لقوہ کے مارے ہوئے کو صحن سے مکان مین پہنچا دین۔ (مرقس ۲ و ۴ و لوقا ۵ و ۱۹) مکان کے پیچھے عورتون کے رہنے کی جگہہ ہوتی ہے جسکو عربی مین حرم کہتے مین اور عہد عتیق مین محل کہتے ہین اسرائیل کا بادشاہ مناحم اسی حرم یعنی دیوان خاص کے اندر مقتول ہوا تھا ۲ سلاطین ۱۵ و ۲۵ سلیمان کا حرم بہیتر کو اور جدا مکان تھا۔ (۱ سلاطین ۷ و ۸ و ۲ تواریخ ۸ و ۲) شرقی ملکون کے مکانون کا سامان بہی بہت کم اور سیدھا سادہ ہوتا ہے خصوصاً غریب آدمیون کے مکانون مین تو صرف چند ضروری چیزین ہوتی ہین۔ کرسیون کی جگہہ اونکے یہان چمڑے اور چٹائیان ہوتی ہین اور جو کپڑے پہنتے تھے اونہین کو بچھاتے اور اوڑھتے بہی تھے (خروج ۲۲ و ۲۵-۲۶- استثناء ۲۴ و ۱۲) یہ بیان اُس مفلوج کے حال سے بخوبی معلوم ہوتا ہے جسکو خداوند نے فرمایا کہ اوٹھ اپنا کھٹولا لے اور چلا جا (متی ۹ باب ۶ آیت)

امیرون کے گھرون مین نفیس مخمل کے بستر اور کوچین اور سوفی ہوتے تھے جنپر وے بیٹھتے اور لیٹتے اور سوتے تھے (۲ سلاطین ۴ و ۱۰ و ۲ سموئیل ۱۷ و ۲۸) پچھلے زمانہ مین بہت خوبصورت کوچین ہاتھی دانت کے کناری لگی ہوئی ہوتی (عموس ۶ و ۴) اوسپر عمدہ اور خوشبو مین بسے ہوئے غلاف او بچھونے ہوتے تھے (امثال ۷ و ۱۶ و ۱۷) ان سوفون پر یہودی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے زمانہ یعنی قریب اختتام سلطنت یہودیون کے (کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ کے وقتون مین میز پر لیٹنے کا دستور

تہا۔ وے لیٹ کر کہانے کہایا کرتے (عموس ۶ و ۴ لوقا ۷ و ۳۶ و ۳۸) اور اون تختون پر اسطرح لیٹا کرتے تہے کہ سر میز کی طرف ہوتا تہا اور کروٹ لیئے ہوتے تہے۔ اور ہر کسی کے آسنے کے لیئے جگہہ ہوتی تہی جو کوچ کے نیچے آتا تہا ٭

دوسرا باب

یہودیون کے لباس کے بیان مین

اگلے وقتون مین بنی آدم کی پوشش بہت سادہ تہی اول تو جانورون کی کہالین پہنا کرتے تہے مگر جسقدر آدمی بڑہتے گئے اور تہذیب پہیلتی گئی اوسیقدر صنعتین بہی بڑہتی گئین لوگون نے سن اور اونکے کپڑے بنائے (احبار ۱۳ و ۴۷ و ۴۸ و امثال ۳۱ و ۱۳) بعدہ نفیس نینو اور ریشمی کپڑے رنگ برنگ کے امیر آدمی پہننے لگے۔ (۲ سموئیل ۱ و ۲۴ امثال ۳۱ و ۲۲ لوقا ۱۶ و ۱۹) اگلے وقتون مین رنگ برنگ کپڑے لوگون کو بہت اچہے معلوم ہوتے تہے یوسف کی پوشاک بہی ایسی ہی تہی اوسکے ضدی بہائیون نے جب اوسکے بیچنے کا ارادہ کیا تو اوتار لیا تہا (پیدایش ۳۷ و ۲۳) بادشاہون کی بیٹیان نہایت بہار دار کارچوبی کام کیئے ہوئے کپڑے پہنتی تہین (زبور ۴۵ و ۱۳ و ۱۴) یہودی بہت نیچے نیچے چوغے پہنا کرتے تہے کیونکہ ۲ سموئیل ۱۰ و ۴ مین لکہا ہے کہ بادشاہ امودہ نے داؤد کے ایلچیون کی پوشاک جہٹاک کے بیچ سے پہاڑ ڈالی تہی نہایت سادہ اور پرانی پوشاک جبہ ہے یہ اکثر ململ کا ہوتا تہا جس سے سادہ جسم گہٹنون کے نیچے تک ڈہکا رہتا تہا اور اوسکے اوپر سے کمر پر ایک پٹکہ بندہا ہوتا تہا

جو لوگ نرا جبہ پہنے ہوتے تہے اونکو لوگ کبھی ننگا کہتے تھے جیسا کہ یوحنا ۲۱ و ۷ مین لکھا ہے جبہ کے نیچے ایک اور لباس بھی ہوتا تہا جسے کُرتہ کہتے تھے - مگر اسلیئے کہ وہ آدمی کی حرکت کے مانع نہ ہو اوسکے اوپر کمر پر پٹکے باندھتے تھے جسکو کتب مقدسہ مین طرح طرح کے استعارات سے طیاری اور روانگی اور کام پر آمادگی ظاہر کرنیکے واسطے ذکر کیا ہے کبھی یہ پٹکے روپیہ پیسہ اور اور چیزین رکھنے کے واسطے بطور جھولے کے بھی کام مین آتے تھے (متی ۱۰ و ۹ مرقس ۶ و ۸) جبہ کے اوپر ایک اور لباس از قسم لبادہ ہوتا تہا جو قریب قریب چوکور کئی فیٹ لمبا چوڑا تمام جسم کے آس پاس لپٹا ہوا یا کندھون پر بندھا ہوتا تہا - پاؤن کو چوٹ سے محفوظ رکھنے کیواسطے ایک قسم کی جوتی پاؤن پر باندھی جاتی تھی اوسکا کھولنا باندھنا کمتر نوکرون کا کام تہا -

ڈاڑھی مرد کا بڑا زیور سمجھی جاتی تھی اسواسطے اوسکا کھسوٹنا بڑا برا جانتے تھے (۲ سموئیل ۱۰ و ۴) بہت سی بالون کا سر داخل خوبصورتی تہا (۲ سموئیل ۱۴ و ۲۶) اور گنجہ کو حقیر جانتے تھے (سلاطین ۲ و ۲۳) بالون مین کنگھی کرتے وقت تیل ڈالتے خصوصاً تیوہار کے دن اِس دستور کی نسبت کتب مقدسہ مین بہت حوالات پائے جاتے ہین ایک قسم کی ٹوپی جو غالباً پگڑی کے مثل ہوتی تھی سر کے بچاؤ کے واسطے اوڑھتے تھے - بہت سے عمدہ عمدہ جوڑے کپڑونکے رکھنا داخل شان امارت تہا اور اونکے رکھنے کا طریقہ ذکر ایوب ۲۷ و ۱۶ اور متی ۶ و ۱۹ مین آیا ہے زبور ۴۵ و ۸ سے معلوم ہوتا ہے کہ شرقی ملکون مین کپڑے رکھنے کے صندوق وغیرہ کو خوشبوؤن سے بساتے تھے -

عورتون کی پوشاک مردون سے خاصکر اسمین مختلف تہی کہ عورتون کے پہننے کا اور قسم کا ہوتا تہا اور ایک برقعہ بہی اوڑہتی تہین۔

انگوٹھی مالا اور جہمکا اور زیورات جو خوبصورت عورات ابتک پہنتی ہین یہودیہ کی عورات ضرور ہی پہنتی تہین اور جیسا کہ ہمارے وقتون کے شرقی عورات اپنی آنکھون مین سرما لگاتے ہین ایسے ہی یہوذی عورات مین بہی دستور تہا۔ ایسا ہی ازبیل نے کیا تہا جیسا کہ ۲ سلاطین ۹ و ۳۰ مین لکہا ہے کہ اوسنے اپنی آنکھون مین سرمہ لگایا اور اپنا سر سنوارا اور ایوب کے چھوٹے (ایوب ۴۲ و ۱۴) لڑکے کا نام اسی قسم کا تہا جس سے اس دستور کی طرف اشارہ ہے زنانی پوشاک کے لوازمات مین سے شیشہ یعنی آینہ بہی تہا لگلے وقتون مین وے ڈہلے ہوئے چکنے پیتل کے ہوتے تہے اور عورتون کے ہاتھون مین رہتے تھے۔

تیسرا باب

یہودیون کی شادی کے دستورات کے بیان مین

شادی کرنا یہودیون کے نزدیک پاک فرائض سے سمجہا جاتا تہا۔ اور مجرد رہنا بڑی حقارت کی بات سمجہتے تھے۔ کثرت ازدواج بہی جاری تہی لیکن کتاب سے اوسکی اجازت نہ تہی۔ لیکن ایک عورت سے زیادہ زیادہ عورات جو ہوتی تہیں

تو وہ مرتبہ مین پہلی بی بی سے کمتر ہوتی تھی اور اونکی اولاد باپ کے مال و اسباب کی وارث نہین ہوتی تھی بجز اوس صورت کے کہ پہلی بی بی یا منغز بی بی سے اولاد نہو۔ مثلاً سارہ ابراہیم کی اصل بی بی تھی جس سے اسحاق تھا وہی اصل وارث اوسکے دولت کا ہوا لیکن سارہ کے سوا اوسکی دو عورتین اور بھی تھین یعنی ہاجرہ اور قطورہ انسے بھی اولاد تھی مگر اس اولاد مین اور اسحاق مین بہت فرق تھا کیونکہ پیدایش ۲۵ و ۵ و ۶ مین لکھا ہے کہ اوس نے اونہین کچھ انعام یا بخشش دیکر اپنی زندگی مین علیحدہ کردیا نکاح کا کوئی خاص طریقہ یہودیون مین بعہد موسیٰ نے نہین مقرر کیا تھا صرف ایجاب قبول کافی سمجھا جاتا تھا۔ جسطور سے لڑکے کا پیام دیتے تھے اوسکا کچھ حال سکم کے احوال سے جسنے یعقوب کی بیٹی دیناہ کی شادی کیواسطے پیام دیا تھا ظاہر ہوتا ہے (پیدایش ۳۴ و ۶ و ۱۲) اور اصلیت نکاح اور طریقہ اداے رسم شادی پیدایش ۲۴ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۷ و ۶۷ مین مذکور ہے۔ اسمین شک نہین کہ نکاح کی مدت سے پہلے عورت مرد کی منگنی بھی ہوتی تھی۔ اور یہ منگنی یا تو بذریعہ تحریر کی ہوتی تھی یا لڑکے کی طرف والا دولہن کی طرف والون کو کچھ نقدی گواہون کے سامنے اسلیئے دیتا تھا تاکہ خوب پختگی اس امر کی ہوجاوے کہ یہ لڑکی ہماری ہوگئی۔ بعد منگنی کے (جو عموماً اوسوقت مین ہوتی تھی جب دولہا دولہن جوان ہوتے تھے) کچھ مہینون یا کچھ برسون تک جب تک کم سے کم بارہ برس کی نہوتی وہ لڑکی باپ کے گھر رہتی اور اوسکا نکاح نہین ہوتا تھا۔ یہ بات کہ شادی سے کچھ مدت پہلے منگنی کرنے کی رسم تھی۔ استثنا ۲ و ۳ و ۷ سے صاف ظاہر ہے۔ مثلاً دیکھتے ہین کہ سمسون کی جورو منگنی ہونے

کے بعد کچھ مدت تک اپنے والدین کے گھر مین رہی (قاضیون ۱۴ و ۸) اگر شادی اور منگنی کے درمیانی عرصہ مین دولہن کسی دوسرے شخص سے مرتکب فعل بد ہوتی اور اوس وفاداری مین جو اوسکو اپنے دولہہ کے ساتھ چاہیئے تھی اوسمین فرق آتا تو وہ زانیہ قرار دیجاتی تھی۔ یہودیون مین اور عموماً تمام شرقی ملکون مین شادی کرنا بمنزلہ اسکے ہے کہ مرد گویا عورت کو خریدتا ہے اسیواسطے جیسے شادیون مین عورتین خاوندون کے گھر مین جہیز لاتی ہین اسیطرح مرد بھی عورت کو یا اوسکے مان باپ کو کچھ زر نقد یا تحفہ جات اِس جہیز کی عوض مین نذر کرتا ہے۔ دیکھو اسکی تمثیلات پیدایش ۳۴ و ۱۲ و ۲۹ و ۱۸ و ۱ سموئیل ۱۸ و ۲۵ مین۔ شادی مین بڑی ہوم دہام اور دعوتین ہوتی تہین۔

تمثیل جسکا ذکر متی ۲۵ مین ہے اون رسمیات کے حال جو ایسے موقعون پر ادا کیجاتی تہین بہت اچھی طرح معلوم ہوتا ہے۔ یہودیون مین طلاق سے بھی ایسے ہی نکاح فسخ ہو جاتا تہا۔ جیسے شوہر و زوجہ مین سے کسی ایک کے مرنے سے۔ ہمارا منجی فرماتا ہے کہ موسیٰ نے ایسی اجازت اپنے لوگون کو سختدلی سے دی تھی ابتدا سے ایسا نہ تہا (متی ۱۹ و ۸) یعنی اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ عادی اِس خرابی کے ہو گئے تھے اور اِس سے زیادہ بڑی برائیان جیسے کشت و خون اور زناکاری مین اونکی بندش کیواسطے طلاق دینے اور ایک سے زیادہ نکاح کرنے کا جواز کر دیا تہا لیکن اوسنے صاف صاف اِس جواز کی حد بھی باندھ دی تھی یعنی سوا ایک صورت زنا کے اور کسی صورت مین اوسنے طلاق روا نہیں رکھی تھی (متی ۵ و ۳۱ و ۳۲

اور یہ حد ضروری بہی تہی کیونکہ اوسوقت یہودیون مین یہ رواج عام تہا کہ ذری سی بات مین عورت کو چہوڑ دیتے تھے +

باب چہارم

اطفال کی ولادت اور تعلیم وغیرہ کے بیان مین

شرقی ملکون مین لڑکی لڑکون کا پیدا ہونا آج کے دن تک ایسا واقعہ ہے کہ اوس مین چندان تکلیف نہین ہوتی تہی دراصل مائین اپنے بیٹیون کو بچے جننے مین مدد کرتی تہین اور زیادہ مدد کی کچہ ضرورت نہین ہوتی تہی گو بعض اوقات دائیان بہی جاتی تہین ۔ خروج ۱ و ۱۹ پیدائش ۳۵ و ۱۷ و ۳۸ و ۲۸ لڑکے کے پیدا ہونے کی تقریب مین بڑی دہوم دہام کی دعوتین ہوتی تہین اور ہر سال اونکے پیدا ہونے کی خوشی کا اظہار طرح طرح سے کیا جاتا تہا خصوصًا شاہزادونکی پیدایش کی تقریب مین تو بہت ہی خوشیان ہوتی تہین پیدائش ۴۰ و ۲۰ و ایوب ۱ و ۴ متی ۱۴ و ۶) جب لڑکی یا لڑکا پیدا ہوتا تو زچہ کچہ عرصہ تک شرعًا ناپاک سمجہی جاتی تہی ۔ ولادت کے آٹھوین روز لڑکے کا ختنہ ہوتا اور نام رکہا جاتا پہلوٹے لڑکے کے حقوق مخصوص ہوتے تہے اوسکو والدین کی معاش سے بہ نسبت اور اپنے بہائیون کے دو چند حصّہ ملتا تہا ۔ وہ سارے گہرانے کا اعلے کاہن اور اپنے سب چہوٹون پر مثل اپنے باپ کی اختیار رکھتا تھا ۔ لڑکے پانچ برس تک عورتون کی حفاظت مین رہتے تہے اوسکے بعد باپ کی سپردگی

مین رہتے باپ اونکو پیشہ اور کاروبار معاش اور شریعت موسوی کی خود تعلیم کرتا یا تعلیم کیواسطے دوسرے کے سپرد کرتا استثناء ۶ و ۲۰ و ۲۵ و ۱۱ و ۱۹) لڑکیان بجبز خاص ضروری کام کے باہر کم نکلتی تہین ۔ جسکی لڑکی یا لڑکا کچہ نہ ہوتا تو وہ کسی کو متبنے کرلیتا یا کسی محض اجنبی آدمی کو داخل خاندان کرتا اور وہ شخص متبنٰی یا داخل شدہ وارث وراثت اوس شخص کا متصور ہوتا جس نے اوسکو متبنٰی یا داخل کیا ۔ بڑے رتبہ کے عبرانیون مین رسم تبنی کی مروج نہ تہی کیونکہ موسیٰ نے اپنی شریعت مین اس بابت مین خاموشی اختیار کی ہے ۔

مگر یسوع مسیح کے زمانہ مین یہ رسم عام تہی اور مقدس پولوس کے خطوط مین اسکی بہت سی عمدہ تلمیحات پائی جاتی ہے ✣

باب پنجم

غلامون کی حالت اور اونکے متعلق دستورات مذکورہ عہد جدید

غلامی بہت پرانے وقتون سے ہے ۔ طوفان سے پہلے بہی جاری تہی پیدائش ۹ و ۲۵) اور جب موسیٰ نے یہودیون کو شریعت دی تو اوسنے دیکہا کہ یہ رسم بہت پرانی ہے اسواسطے بالکل موقوف تو نہ کرسکا مگر پہر بہی بہت کچہ اصطلاحات کردئیے غلام کئی طرح سے حاصل ہوتے تہے ۔

اوّل اسیری سے پیدایش ۱۴ و ۱۴ و استثنا ۲۰ و ۱۴ و ۲۱ و ۱۰ و ۱۱ ۔

دوسرے قرضہ مین یعنی جب لوگ اسقدر محتاج ہوجاتے تھے کہ قرض ادا کرنے کی استطاعت نہین رکھتے تھے تو وہ اپنی ذات کو ادائے قرض کیواسطے قرضخواہ کے ہاتھہ فروخت کرڈالتے تھے (سلاطین ۴ و ۱ و متی ۱۸ و ۲۵)

تیسرے سرقہ سے یعنی اگر چوری کا معاوضہ نہ کرے تو غلام بنالیئے جاتے تھے ۔ (خروج ۲۲ و ۲ و ۳ و نحمیاہ ۵ و ۴ و ۵)

چوتھے پیدایشی غلام یعنی جو اپنے غلامون سے پیدا ہوتے ایسون کو خانہ زاد کہتے تھے (پیدایش ۱۴ و ۱۴ و ۱۵ و ۳ و ۱۷ و ۲۳ و ۲۱ و ۱۰ ایرمیاہ ۲ ۱۴) زبور ۸۶ و ۱۶ اور ۱۱۶ و ۱۶ ۔

کہانا اور کپڑا غلامون کو اپنے آقاؤن سے ملتا تہا مگر نہایت کمتر قسم کا اور جو وہ اپنی محنت ذاتی سے پیدا کرتے وہ سب ملکیت آقا کی متصور ہوتی تہی ۔

اسی سبب سے استثنا ۱۵ و ۱۸ مین غلامون کو قیمت مین دو چند اوس تعداد کا لکہا ہے جو کرایہ کیئے ہوئے نوکر کے ہوتے تہے ۔ غلام اپنے آقاؤن کی اجازت سے شادی بہی کرلیتے تہے مگر جو اونکی اولاد ہوتی تہی وہ اونکے مالکون کی ملکیت کہلاتی تہی اور اوس اولاد کو اپنے باپون کے آقاؤن کی خدمت اور اطاعت اسطرح واجب تہی جیسے بیٹون پر اپنے ماباپون کی ہوتی ہے (اگرچہ وہ بلفظ ماباپ اونسے مخاطب نہین ہوسکتے تہے)

گلیتون ۴ و ۶ ۔ رومیون ۸ و ۱۵ اور اسی وجہ سے اونکے سردار اونکو ہتہیار

دیتے تھے (پیدایش ۱۴ و ۱۴ و ۳۲ و ۶ و ۳۳ و ۱) اونپر فرض تھا کہ اپنے آقاؤن کو احکام کی تعمیل کرین اور اونکے متعلق کام اکثر یہ تھا کہ مویشی پالتے تھے یا کاشتکاری کرتے تھے اگرچہ بعض غلامون اور اونکی اولاد کو سخت سے سخت کام کرنا پڑتے تھے لیکن اگر کوئی آقا مہربان ہوتا تو اوسکے غلام آسایش مین رہتے (ایوب ۱۳ و ۱۳) شرقی لوگون مین یہ بہی دستور تھا جب اونکی اولاد ذکور نہوتی تو وے اپنی لڑکیان اپنے غلامون کے ساتھ بیاہ دیتے تھے (جیسا کہ ملک بربری مین ابتک دستور ہے) سشیشان نے بہی ایسا ہی کیا تھا کہ اپنی لڑکی کو ایک مصری غلام جرہا کے ساتھ بیاہ دیا تھا۔ (دیکھو اتواریخ ۲ و ۳۴ و ۳۵) موسیٰ نے غلامون سے اچھی طرح سلوک کرنیکے استحکام کیواسطے چند قاعدے مقرر کیئے تھے جنمین خاصکر تین کا ذکر اس مقام پر کیا جاتا ہے ۔

(۱) عبرانی غلامون کی نسبت یہ حکم تھا کہ فقط سال یوبل تک غلامی مین رہین بعد اوسکے آزاد کیئے جاوین اور اونکے آقا بعد انقضاء اوس مدت کے کسی طرح اونکی آزادی مین مانع نہون الا اوس حال مین کہ وہ خود رہنے پر راضی ہون ۔ اور اگر وہ غلام بعد انقضاء اوس مدت کے بہی اپنے آقاؤن کی خدمت کرنے پر راضی ہوتے تو وہ روبرو حکام یا قاضیون کے اقرار کرتے تھے کہ ہم دعویدار حقوق شرعی کے نہین اور اوسوقت اون کے کان سوی سے چھیدے جاتے تھے اوسوقت آیندہ کو پہر اختیار آزادی دوسرے سال یوبل تک جو بعد ۴۹ برس کے آتی تھی کسیطرح نہین ہوتا تھا (خروج ۲۱ و ۵ و ۶) ۔

(۲) اگر کوئی پیدائشی عبرانی کسی ایسے اجنبی یا شخص غیر کے ہاتھ فروخت ہو جاتا جو ملک اسرائیل کے قرب و جوار مین سکونت رکھتا ہو تو اوس غلام کے رشتہ دارون کو اوسکا چھڑانا لازم ہوتا تھا اور جس شخص کو چھڑاتے تھے اوسکو تبفاریق باعتبار سال یوبل کے اپنے چھڑانیوالے رشتہ دارون کو روپیہ ادا کرنا ہوتا تھا بشرطیکہ وہ شخص اسطرح ادا کرنے کی استطاعت بھی رکھتا ہو (احبار ۲۵ و ۴۷-۵۵)

(۳) اگر کسی اور قوم کا غلام کسی عبرانی پاس آکر پناہ گزین ہوتا تو اوسکو اوسکی خاطر کرنا اور اوسکو پناہ دینا لازم ہوتا تھا اور کسی طرح اوسے اوسکے آقا کو نہین دیتا تھا (استثناء ۲۳ و ۱۵ و ۱۶) ہر چند کہ موسیٰ کا حکم یہی تھا کہ غلامون سے اچھی طرح سلوک ہونا چاہیئے اور اوسنے اونکی آسانی کے لیئے تاکیدی احکام مقرر کیئے تھے باایں ہمہ یرمیاہ ۳۴ و ۸ و ۲۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی اونکے حالات نہایت افسوس کے قابل ہو جاتے تھے خصوصاً آخر زمانہ مین رومیون اور یونانیون کے درمیان غلام عموماً نہایت تباہ حال رہتے تھے۔ چونکہ اکثر اوسی قسم کے لوگ غلام ہوتے تھے جو لڑائی مین اسیر ہو کر آتے تھے اسواسطے اونکی خرید و فروخت بھی ایسی ہوتی تھی جیسے باربرداری کے جانورون کی ہوا کرتی تھی اور ہر طرح سے وہ اپنے آقاؤنکے اختیار مین ہوتے تھے اور اونکو اپنے غلامون کی جانون پر بھی اختیار کلی ہوتا تھا اور وہ اکثر اپنی ملکیت کی شناخت کیواسطے اونکو داغدیا کرتے تھے۔ غلامون کے خریدنے اور فروخت کرنے اور داغدینے کے دستور کی نسبت مقدس پولوس نے کئی جگہہ نہایت خوبی سے ذکر کیا ہے۔ دیکھو خاصکر اول قرنتیون ۶ و ۲۰ و ۷

و ۲۳۔ اور کلائیون ۶ و ۷ اکو) غلامون کو کانون مین قید کرنے کا ذکر متی ۸ و ۱۲ ۱ ور ۲۲ و ۳۳ امین پایا جاتا ہے اور صلیب دینا غلامون کے واسطے مخصوص سزا تھی جس سے مقدس پولوس نے گنہ گار آدمی کے لیئے یسوع مسیح کی محبت ظاہر کرنے کا موقع پایا ہے جسنے اوس خوشی کیواسطے جو اوسکے سامنے تہی صلیب کی موت اختیار کی اور شرم اور بدنامی سے جو ایسی موت سے حاصل ہوتی ہے نفرت کی ۔

چھٹا باب

خانگی دستورات اور راہ ورسم کے بیان مین ۔

آپسمین ملاقات کرنے اور ایک دوسرے سے مخاطب ہونے کے طریقے مختلف قومون مین مختلف طور ہین ۔ معمولی طریقہ سلام کا یہودیون مین یہ تہا کہ اول یہ کہتے تہے کہ اللہ معک یعنی خدا تیرے ساتہ ہو ۔ یا یہ کہتے تہے کہ بارک اللہ لک یعنے خدا تجہے برکت دے لیکن رواج عام اس لفظ کے کہنے کا یہ تہا کہ سلامٌ (یعنی ہر طرحکی سلامتی اور کامیابی) علیکم تجھکو حاصل ہو (روتہ ۲ و ۴ و ۸) قاضی ۱۹ و ۲۰ اسموئیل ۲۵ و ۶ او ۲ سموئیل ۲۰ و ۹ و زبور ۱۲۹ و ۸ ۔

یہودی سلطنت کے اخیر زمانہ مین ایسی ظاہری باتون کے ادا کرنے مین بہت وقت فضول صرف ہوتا تہا ۔ اور نہایت درجہ اونکی پابندی کیجاتی تہی (اسکا ذکر متی ۱۰ و ۱۲ امین اور نیز ۲ سلاطین ۴ و ۲۹ مین موجود ہے) [illegible] کے وقت

ملنے والے کی تعظیم اسطرح کیجاتی تھی کہ اول اوس سے سلام علیکم کہتے اور پہر سینہ پر ہاتھ رکھتے تھے۔ اگر کوئی ملاقاتی اعلے مرتبہ کا ہوتا تو اوسکے سامنے زمین تک جہک جاتے تھے جیسے یعقوب جب وہ اپنے بہائی عیساؤ کے پاس آتا تو سات مرتبہ زمین تک اوسکے سامنے جھکا (پیدایش ۳۳ و ۳) اور کبھی ایسا بھی ہوتا تہا کہ ملنے والے کا دامن چوم لیتے تھے اور کبھی اوس زمین کو جسپر وہ چلتا چومتے تھے۔ ذکریاہ ۸ و ۲۳ و لوقا ۸ و ۴۴ و اعمال ۱۰ و ۲۶ و زبور ۷۲ و ۹) قریب رشتہ دارون اور دلی دوستون مین ایک دوسرے کے ہاتھ اور سر اور گردن اور ڈاڑہی اور شانے چومنے کا دستور بھی تھا مگر داڑہی پر سوا ایسے موقع کے اور کبھی کوئی ہاتھ نہین لگاتا۔ پیدایش ۳۳ و ۴ و ۴۵ و ۱۴ و دوسرا سموئیل ۲۰ و ۹ لوقا ۱۵ و ۲۰ اعمال ۲۰ و ۳۷) جب عوام الناس اپنے شاہزادون یا کسی مرتبہ والے آدمیون کے سامنے آتے تو یہ دستور تہا کہ وے سامنے اوسکے جھک جاتے تھے۔ اس دستور کا اور نیز اس امر کا کہ چھوٹے اپنے بڑون کو تحفہ جات دیا کرتے تھے عہد عتیق اور جدید دونون مین جابجا ذکر آیا ہے (دیکھو خاصکر متی ۲ و ۱۱) جب کوئی کسی کے گھر ملاقات کے واسطے جاتا تو اوسکے دروازہ پر کھڑا ہوکر اوس وقت تک اوسے کھٹکھٹاتا یا آوازہ دیتا رہتا کہ وہ شخص جسے پکارنا مقصود ہوتا جواب دے دیتا ۲ سلاطین ۵ و ۹-۱۲ و اعمال ۱۰ و ۱۷ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶) جوکوئی ملنے کو کسی کے گھر جاتا تو اوسکی بڑی خاطر اور تعظیم کی جاتی تھی اور جب وہ بیٹھتا تو اوس کے ہاتھ پاؤن دھوئے جاتے (پیدایش ۱۸ و ۴ و ۱۹ و ۲)

بعد اوسکے سر پر تیل ڈالا جاتا تا داؤد نے اسکا ذکر زبور ۲۳-۵ مین اور سلیمان نے امثال ۲۷ و ۹ مین کیا ہے ہمارے منجی کے زمانہ مین بھی یہ دستور جاری تھا (لوقا ۷ و ۴۴ و ۴۵) یہودیون مین یہ بھی دستور تھا کہ فجر ہوتے ہی اوٹھکر کچھ ناشتا کرتے تھے پھر صبح کے گیارہ بجے کے بعد کھاتے پھر شام کو پانچ بجے کھاتے تھے۔ کھانے کی چیزین اکثر روٹی دودھ چاول ترکاری شہد اور کبھی ٹڈیان ہوتی تھین لیکن تیوہار دن مین یا جب کبھی قربانی چڑھاتے تو اونکی خوراک اور قسم کی ہوتی تھی یعنی ایسے وقت مین گوشت کا بہت استعمال کرتے تھے (گنتی ۱۱ و ۴) لیکن بعض جانور ایسے تھے کہ اونکے یہان اونکا گوشت کھانا درست نہ تھا نہ غیر مذہب کے ساتھ کھانا درست تھا جو کھانا یعقوب نے تیار کیا تھا اور جسپر عیساؤ کا ایسا دل چلا تھا کہ اوسنے اپنے حق پیدایش یعنی پہلوٹھے پن کا یعقوب کے ہاتھ بیچ ڈالا تھا اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیغمبرون اور بزرگون مین کیسا سادہ کھانے کا معمول تھا اسحاق جب بڈھا ہوا تو اوسنے بیٹے کو حکم دیا کہ میرے لیئے لذیذ کھانا پکا اوسنے بموجب اوسکے حکم کے طیار کیا پیدایش ۲۷ و ۴-۱۷ تک ۔ جبکہ ابراہیم نے تین فرشتون کی دعوت کی تھی تو اوسنے ایک بچھڑا اور پھلکے پکوائے تھے۔ اور اوسمین گھی اور دودھ ڈلوایا تھا (پیدایش ۱۸ و ۶ و ۷)

صحیح حال اون کے کھانے کا اون اشیاے خوردنی سے جو داؤد کو مختلف موقعون پر ابیگیل نے (۱ سموئیل ۲۵ و ۱۸) اور ضبالی ۲ سموئیل ۱۶ و ۱) اور بارزلائی نے (۲ سموئیل ۱۷ و ۲۸ و ۲۹) پیش کی تھین ۔

معلوم ہو سکتا ہی۔ اونکے پینے کی چیز عموماً پانی تھا جو کنوؤن اور تالابون سے نکالا جاتا

تھا (یوحنا ۲ و ۶ و ۷) اوسمین کسی کو کسی طرح کی ممانعت نہین تھی (یوحنا ۲ و ۹ و متی ۲۵ و ۳۵) ملک کنعان مین آباد ہونے کے بعد یہودیون مین یہ بھی دستور ہو گیا تھا کہ اقسام اقسام کی انگوری شراب جو مشکون مین بھر کر رکھی جاتی تھی پیا کرتے تھے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سرخ شراب کو نہایت پسند کرتے تھے (امثال ۲۳ و ۳۱ مکاشفات ۱۴ و ۲۰ و ۱۹ و ۳ و ۱۹) مہمانیون مین عورتین مردون کے ساتھ نہین شریک ہوتی تھین یہ بات اوس ملک کی جیسا کہ آج کل بھی مشرقی ملکونمین مروج ہے نامناسب تھی۔ مثلاً لکھا ہے کہ وشتی ملکہ نے عورتون کی دعوت شاہی محل مین جو اخسویرس کا تھا کی تھی (آستر ا و ۹) اور بادشاہ نے اپنے امیرون کی علیحدہ کی تھی۔ عبرانی سگلے وقتون مین جیسا کہ آجکل دستور ہے میز پر رکھ کے کھاتے تھے۔ بعدہ اونھون نے فارسیون اور خالدیون کا طریقہ اختیار کیا یعنی چارپائیون پر لیٹ کے کھانے لگے کچھ پتہ کھانے کی چارپائیون کا عموس (۶ و ۴ و ۷) اور حزقیل (۲۳ و ۴۱) اور طوبت (۲ و ۴) مین ملتا ہے لیکن یہ رواج عام نہ تھا۔ اخسویرس کی دعوت مین (آستر ا و ۶) جماعت بسترون پر لیٹی تھی اور اوسپر بھی بیٹھی تھی جو آستر نے بادشاہ او ہمان کو دی تھی آستر (۷ و ۸) اسی طرح ہمارا منجی بھی میز پر لیٹا تھا جبکہ مریم مگدلا نے اوسکے پاؤن پر خوشبو ملی تھی (متی ۲۶ و ۷) اور جبکہ یوحنا نے اخیر کھانے کیوقت اپنا سر اوسکے سینہ پر رکھدیا تھا (یوحنا ۱۳ و ۲۵)

جب آدمی سفر کو جاتے تھے تو ہر طرح کی ضروری چیزین اپنے ساتھ لیجاتے تھے عورتین اور امیر مرد اکثر گدہون یا اونٹون پر سوار ہو کر جاتے تھے اور اونہین

پراون کا سب سامان ضروری بار کیا جاتا تہا۔ یہودی اکثر اکٹھے ہوکر یعنی قافلہ کے قافلہ سفر کرتے تہے جیسا کہ شرقی ملکون مین آجکل بہی دستور ہے خصوصاً اوس وقت مین تو ضرور اکٹھے ہوکر سفر کرتے جب یروسلم کو جانا ہوتا تہا وہ جماعت جسمین یوسف اور مریم نے جبکہ وی عید فصح سے لوٹے تہے اور یسوع کی عمر اوس زمانہ مین بارہ برس کی تہی مسیح کی موجودگی کا گمان کیا تہا۔ (لوقا ۲ و ۴۲-۴۴)

وہ اسی قسم کا قافلہ تہا جسکا ابہی اوپر مذکور ہوا شرقی ملکون مین اگلے وقتون اور نیز آجکل بہی سراؤن کا دستور نہ تہا جسمین مسافر آرام پاتا اسواسطے مہمان نوازی ہر شخص پر ضروریات سے تہی مقدس نوشتون مین بہت سے حالات آباؤن اور بزرگون کے مہمان نوازی کے لکہے ہین (پیدائش ۱۸ و ۲۴ و ۲۳ وغیرہ ۱۹ باب ۱-۳) مقدس پولوس اور مقدس پطرس نے اس نیک کام یعنی مہمان نوازی کی اکثر جگہہ تاکید کی ہی

ساتوان باب

فصل اول

زراعت کے بیان مین

خدا کی دانائی مقتضی اسکی ہوئی کہ اون لوگون کو جو معاہد اہم کہلاتے تہے دریائے یردن کے غربی جانب کی زمین عنایت کرے جو کہ ایسا قطعہ تہا کہ بنسبت اغراض

چرائی کے کاشتکاری کے نہایت مناسب تہا کیونکہ بہ نسبت خانہ بدوشون اور گلہ چرانون کے زراعت پیشہ لوگ عمدہ طور سے تربیت پذیر ہوتے ہین۔ فرقہ ہائے روبن اور گاد اور نصف گروہ منسی نے البتہ پیشہ چرائی کو پسند کیا سو اونکو اونہین کی درخواست پر دریاے یردن کے پورب کا قطعہ زمین جو پہلے سے اغراض چرائی کے مناسب تہا عطا کیا گیا لیکن بہت سے گروہ اوس قوم کے دریا سے عبور کرکے پہاڑیون اور وادیون اور فلسطین کے میدانون مین جا پہونچے جہانکہ اونہون نے آباد ہوکر سکونت مستقل اختیار کی اور زراعت کے پیشہ مین مصروف ہوئے اور اونکی اکثر تاریخی حالات متعلق بحکومت الٰہی ہین اور منجملہ اون کے دو گروہ تھے اونہون نے اپنے حسب مراد مویشیون کے لیئے زمین پائی لیکن قومی تاریخ کے صفحہ سے اونکا نام خارج ہوگیا۔ یعنی یہودیونکی قومی تواریخ مین اونکے حالات اسطرح نہین پائے جاتے ہین جسطرح اور قومون کے ہین اسکی وجہ یہی ہے کہ وہ اپنے اِس پیشہ چرائی کے اختیار کرنے سے قوم سے خارج ہی ہوگئے تھے

مرضی الٰہی کے موافق جسکا قبل ازین مذکور ہوا موسیٰ کے قوانین خاصکر زراعت پیشہ لوگون کے مناسب تھے۔ موسیٰ کے جو شرعی احکام سبت کے سال اور سال یوبل سے متعلق ہین وہ اسجگہہ پر خاص لحاظ کے لائق ہین سبت کے سال کا ذکر (خروج ۲۳ و ۱۰ و ۱۱ و احبار ۲۵ و ۲-۷ و استثناء ۱۵ و ۱-۱۱) ہر ساتوین برس زمین غیر مزروعہ چھوڑ دی جاتی تھی تاکہ خداوند کا سبت قائم ہو اور جو کچھ کھیتون کا اور انگور اور زیتون کے باغون کا پیداوار ہوتا تہا وہ محتاجین کو بطور مال وقف

کے تقسیم کردیا جاتا تہا۔ خروج ۲۳ و ۱۱ کے مضامین کو اخبار ۲۵ و ۵۔ ۲ کے مضامین سے تطبیق دینے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مالکان اراضی کو اس امر کی ممانعت نہ تہی کہ اپنی اراضی کی پیداوار مین محتاجین اور غلامون اور نوکرون اور مسافرون کے ساتھہ شریک ہون ممانعت صرف اس امر کی تہی اور سالون کی پیداوار کی طرح سبت کے سال کی پیداوار کو اپنی ملکیت تصور کر کے محض اپنے ہی صرف مین لاوین بلکہ ”ساتوین برس اوسے چہوڑ دین کہ پڑی رہے تاکہ تیری قوم کے مسکین اوسی کہاوین وغیرہ“ (خروج ۲۳ ۱۱) ”ایک آدمی ایک وقت مین اوسمین سے صرف اسیقدر اپنے گہر کو لاوے جتنا وقف کی چیزون مین سے ایک وقت مین خرچ کیواسطے لینا روا ہے“ ”اول سبت کے سال سے مذہبی معنی مقصود تہے جیسا کہ اس عبارت سے ظاہر ہے کہ ”وہ زمین خداوند کے لئے بطور سبت کے پڑی رہے“ (احبار ۲۵ و ۲) سبت کے مقرر کرنے سے خدا کی مرضی تمام آدمیون کے اوقات کی حکومت سے تہی ایسا ہی سبت کے سال کے مقرر کرنے سے اون آدمیون کی تمام اراضیات اور اونکی حاصلات اور پیداوار کا اپنے قبضہ و اختیار مین لینا تہا۔ اسواسطے لوگون کو اوسکا یہ حکم تہا کہ چہہ برس وے خداوند کی زمین کو جوتین بووین اور اوسکی پیداوار کو اپنی تصرف خاص مین لاوین لیکن ساتوین برس کی پیداوار کو اوسکے محتاج لوگون اور غریب الوطنون کے لیئے چہوڑ دین۔ اسطرح دولتمندون کے دلون مین فیاضی بڑہ گئی تہی اور اونکے محتاج ہمسایون کے واسطے مدد کی صورت نکل آئی تہی۔ عبریون کو سبت کے سال مین اپنے قرضدارون سے قرض کا دعوی کرنے کی ممانعت تہی (استثنا، ۱۵ و ۱۔۱۱)

مگر یہ امر ابھی تک مشکوک ہے کہ اس سال مین جو قرضہ آگے پڑتا تہا وہ ہمیشہ کیواسطے چھوڑ دیا جاتا تہا یا صرف اوسی سال کی مہلت دیجاتی تہی۔ اس باب مین لوگون کی مختلف رائین ہین بعض کی راے یہ ہے کہ ہمیشہ کیواسطے چھوڑ دیا جاتا تہا اور بعض کہتے ہین کہ نہین صرف اوسی سال مین مہلت ملجاتی تہی۔ اس بند وبست سے مالکان اراضی کو کوئی خاص مشکل نہین واقع ہوتی تہی ایسی زرخیز زمین مین جیسی فلسطین کی تہی اور ایسے عمدہ ملک مین کہ زراعت نہایت مناسب تہا ایک سال زمین کے غیر مزروعہ چھوڑ دینے سے اناج کی کمی نہین ہوتی تہی بلکہ سال گذشتہ کی تخم کاری سے اسقدر پیداوار ہوتا تہا کہ لوگون کی حاجات کیواسطے بخوبی مکتفی ہوتا تہا۔

اور انگور او زیتون اور انجیر کے لئے زمین جوتنے بونے کی کچھ ضرورت ہوتی ہی نہین تہی اونکے درخت ویسیہی پہل لاتے تہے۔ فزیدبران یہہ بات بہی یاد رکہنے کے لائق ہے کہ اوس زمانہ کے لوگ ترقیات حیثیت اراضی کے اصول سے ناواقف تہے اسواسطے اونکی حق مین سبت کے ایک سال اراضیات کو بغرض زراعت کے لئے اصلاح پر لانے کیواسطے پڑا رکھنا بہت ہی مفید تہا۔ لیکن یہ بڑا فائدہ محض اتفاقی تہا ارادی نہ تہا۔

سال یوبل کے بیان مین

(احبار ۲۵ و ۸۔ ۱۶ و ۲۳ و ۲۶ و ۱۶۔ ۲۵ وگنتی ۳۶ ۴)

سبت کے سال گذرنے کے بعد یوبل کا سال ساتوین مہینے کے دسوین

یوم کفارہ کے بڑے دن کو اسطرح شروع ہوتا تہا کہ تمام ملک مین تر ہی پھونکی جاتی تہی

اول زمین کے غیر مزروعہ چہوڑ دینے کے باب مین جو قاعدہ سبت کے سال مین ملحوظ رہتا تہا وہی اس سال مین بہی تہا یہ خداوند کا سال کہلاتا تہا اور اس سال کی تمام پیداوار محتاجون کیواسطے بطور مال وقف کے چہوڑ دی جاتی تہی - (احبار ۲۵ ۲ و ۱۱ و ۱۲)

دوسرے جو شخص بوجہ افلاس کے اپنے باپ دادے کا کچہ ورثہ فروخت کر ڈالتا وہ اس سال مین چہوٹ کر پہر اوسی کیطرف عود کرتا اسطرح سے کسی عبرانی کی موروثی جائداد بطور مستقل اوس سے جدا نہین ہونے پاتی تہی - سال یوبل کے پہلے بہی ہر شخص کو اختیار تہا کہ اپنے بہائی کا ورثہ اگر رہن ہوتا تو یا تو چہڑا لیتا یا وہ خود اگر اوسمین استطاعت ہوتی چہوڑا لیتا ورنہ سال یوبل مین آپ ہی چہوٹ کر اصل مالک پر عود کرتا ایک نہایت مناسب بندوبست اس امر کے واسطے یہ تہا کہ سال یوبل سے پہلے جتنی برسین رہتی تہین اونہین کے موافق قیمت ہر جائداد کی مقرر کی جاتی تہی لیکن بعض قسم کی ملکیتین ایسی بہی تہین جو قاعدہ مذکورہ سے مستثنے تہین یعنی خریدار کے پاس ہمیشہ رہ سکتی تہین (احبار ۲۵ - ۲۹ - ۳۴)

تیسرے جتنے عبرانی غلامی مین ہوتے وہ سال یوبل مین آزاد ہو جاتے تہے لیکن بعض کام ایسے بہی تہے کہ جنمین یہ قاعدہ موجب مشکلات کا ہوتا تہا جنکا ذکر اور جگہہ آویگا - احبار ۱۹ اب ۱۵ -

شرقی ملک کے بعض اضلاع مین کہیتون اور باغات کو پانی دینا ضروریات سے ہوتا ہے - مصر مین دریاے نیل کے وادی سالانہ طغیانی سے سیراب ہو جاتی

ہے پہر وہان سے چھوٹی چھوٹی نہرین بناکر دور تک پانی کو پھیلا دیتے ہین قدیم اسوریا اور بابل مین دریائے فرات اور دجلہ سے اِس قسم کی نہرین کھیتون وغیرہ کے پانی دینے کو کاٹی جاتی تہین جنکے نشانات آجتک پائے جاتے ہین۔ باستثناء بعض اقطاع زمین کے مثلاً وہ قطع جو یریحو کے آس پاس واقع ہے اور باقی سارا ملک فلسطین آبپاشی پر ایسا موقوف نہین ہے جیسے آس پاس کے بعض قطعات اراضی ہین موسی اوسی ملک موعود کے متعلق قرار دیکر یہ فرماتا ہے کہ وہ پہاڑیون اور وادیون کی زمین ہے اور آسمان کے مینہ سے سیراب ہوتی ہے (استثناء ۱۱ب ۱۱ آیت) مگر چونکہ کُل مینہ چھہ مہینے کے عرصہ مین وسط اکتوبر کے بعد سے برستا ہی اسواسطے آبپاشی کی مصنوعی وسائل کی ضروریات پڑتی ہے طامسن صاحب یافا کے گنجان باغات وغیرہ کے بابمین اسطرح لکھتے ہین کہ اونکی سرسبزی اِس امر پر موقوف ہے کہ اونمین ہمیشہ پانی پہونچا رہے اور پانی پہونچانے کی سبیل یہ ہے کہ کنوؤن پر چرخ لگے ہوتے ہین جنکو گدھے گھوماتے ہین۔ چرخ عین کنوئے کے مُنہ پر ہوتا ہی اوسپر دو بہت مضبوط چھال کی لپٹی ہوئی رسّی پڑی ہوتی ہے۔ اون رسّون کے دونون سرون پر دو چھوٹے گھڑے یا لکڑی کے کٹھرے بندہے ہوتے ہین۔ جب ایک طرف کی رسّی کنوئے سے نکلتی ہے تو دوسرے طرف کی اوسکے اندر کو جاتی ہے جو نکلتی ہے وہ پانی سے بھری ہوتی ہے اور خالی اندر کو جاتی ہے۔

غرض جب پانی کا گھڑا کنوئے سے نکلکر اوسکے مُنہ کی برابر آجاتا ہی تو اوسکا

پانی کسی ایک جگہہ مین جو کنوئین کے پاس ہوتی ہے ڈال دیا جاتا ہے وہان سے وہ پانی کھیت یا باغ کے تمام مواضعات مین پہونچ جاتا ہے اور چونکہ اوتھلے کنوئین ہوتے ہین سوائے بجز چرخ چلانے کے اور کوئی صورت پانی نکالنے کی نہین ہوتی ہے چرخ کو اون لوگون کی زبان مین نورا کہتے ہین اوسے بیل یا گدھے چلاتے ہین۔ بعض چرخ کا قطر ۸۰ یا ۹۰ فیٹ کا ہوتا ہے۔

دوسرا آلہ پانی نکالنے کا شدوف کہلاتا ہے جو کہ در اصل ملک امریکہ کے پُرانی ساخت کے پانی نکالنے کی کل ہے (اسکو ہماری زبان مین ڈول کہنا چاہیئے) بعضے شدوف یعنی ڈول بھینسے کی کھال کے بنتے ہین اور اونمین اس مضبوطی سے رسّیان بندہی ہوتی ہین کہ جب اوسے کنوئین مین ڈالتے ہین تو کنوئین مین پہونچتے ہی اوسکا مُنہ کھُلجاتا ہے اور فوراً پانی بھرجاتا ہے۔ اور جب اوپر کو کھینچتے ہین تو اوسکا مُنہ بند ہوجاتا ہے اسلئے اوسکا پانی گرنے نہین پاتا ہے غرض اوس ڈول کو نکالکر اوسکا پانی کاشتکار اپنی مرضی سے جن کیاریون مین چاہتا ہی اور جہان اوسکی ضرورت ہوتی ہے ڈالدیتا ہے۔ اسی امر کی طرف ایک عقلمند آدمی نے باین عبارت اشارہ کیا کہ بادشاہ کا دل خداوند کا ہتھ ہے (یعنی وہ مصنوعی ترکیبات جنسے پانی پھونچایا جاتا ہے) وہ اس پانی کے نالونکی مانند جدہر چاہتا ہے اوسے پھیر دیتا ہے ہموار زمین پر پانی کی جمع کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ مٹی سے چارونطرف ایک میڈا پانی کے روکنے کے واسطے بناتے ہین اوسکے نیچے کچہ موریان پانی کے باہر نکالے اور اندر جمع کرنے کے لیئے بنی ہوتی ہین جب کسی باغ یا کھیت کو پانی دینا منظور ہوتا تو پانی کے باہر جانے کے لیئے موریان کھولدی

جاتی ہین بعض یہ سمجھتے ہین کہ موسیٰ نے اسی دستور کے خیال سے یہ کہا ہے کہ وہ زمین جسمین تو اوسکا وارث ہونے جاتا ہے مصر کی سی ہے جہان سے تم نکل آئے جہان تو اپنا بیج بوتا تھا اور اِسے اپنے پانوٗ سے ترکاری کے باغ کی طرح پانی سے سینچتا تھا

(اِستثناء ۱۱ ب ۱۰۔ آیت

بعض یہ خیال کرتے ہین کہ عبارت مذکور الصدر سے موسیٰ کی غرض اوسی دستور کی طرف اشارہ کرنے سے ہے کہ پانوون کے سہارے سے چرخ چلائے جاتے تھے جیساکہ نیوبر صاحب نے قاہرہ دار السلطنت ملک مصر مین ملاحظہ کیا تھا۔ اور جسکا ذکر طامسن صاحب نے اسطرح کیا ہے کہ مین نے چھوٹی چھوٹی پانی کی چرخیان اکثر کے میدان مین اور اور جگہون پر دیکھین جنسے زراعت کو پانی دیا جاتا تھا۔

راستباز آدمی کے ایسے درخت سے جسکو چشمون سے پانی دیا جاتا ہو (زبور ۱ ۳ یرمیاہ ۱۷ و ۸) اور وہ بارہون مہینے تر و تازہ رہتا ہو تشبیہ دینا شرقی ملک کے رہنے والے آدمی کے دل پر ایسا اثر کرتا ہے کہ ہمارے دل پر "بارہ" مہینے کی کثرت بارش کی تشبیہ شاید وہ اثر نہ کرے۔

فلسطین اور سوریا کے کوہی اضلاع جہانکی زمین مین نشیب نہین اور جہان کہ طریقہ کاشتکاری ابھی تک وہی ہے جو پرانے وقتون مین تھا یعنی اون اضلاع مین یہ دستور ہے کہ چھوٹی چھوٹی پتھر کی دیوارین ایک کے اوپر ایک کوہی زمین پر بنا دیتے ہین جب مینہ برستا ہے تو پہاڑون کی مٹی مینہ کے پانی سے ڈھل کر اون جگہون مین جو دیوارون سے محیط ہوتی ہے رُک رہتی اور جمع ہو رہتی ہے اوسپر کسان بیج ڈالدیتے ہین

اضلاع لبنان مین بہی کہ وہان کی زمین کوہی ہے اسیطرح کاشتکاری کا معمول ہے اور ملک فلسطین مین بہی بہتیری جگہہ ایسا ہی دستور ہے ۔ اوس ملک کے بہتیرے کوہی اقطاع مین پُرانی تہَر کے مینڈہون کے نشان ابتک باقی ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہان بہی یہ طریقہ ایک زمانہ مین بہت کثرت سے جاری تہا ۔ کوہ لبنان کی چوٹی پر کہڑے ہوکے جو کوئی پچہم کے ڈہلاؤ کی طرف دیکہے تو اوسکے مینڈہ سیڑہیون کی طرح ایک پر ایک نظر آتے ہین جنمین ہری ہری فصلین اور انگورون کے سبز درخت اور توت کے درختون کے کالے کالے پتّے عجب لطف دکہاتے ہین ۔

اسیطرح لبنان مین بہت سے گاؤن نیچے سے اوپر تک آباد ہوتے چلے گئے ہین اور پہاڑ کی چوٹیون تک برابر تہوڑی کاشتکاری ہوتی ہے ۔

آلات زراعت کے آجکل بہی ایسے ہی سادہ ہین جیسے اگلے وقتون مین تہے مصر کی پُرانی عمارات مین اگلے وقتون کے آلات زراعت کی طرح طرح کی تصویرین ملتی ہین اور کوئی وجہ ایسا گمان کرنے کی نہین ہے کہ فلسطین کے لوگ جو مصر سے نکلکر آئے تہے استعمال آلات زراعت مین مصریون سے کچہہ بہت مختلف ہین ۔ اگلے وقتون مین مصر کے ہل بہت ہلکے ہوتے تہے کبہی دونون ہاتہون سے کسان ہل اوٹہاتا تہا اور کبہی صرف ایک یعنی بائین ہاتہہ سے ہل اور دائین ہاتہہ مین پینہ ہوتا تہا ۔ اِس قسم کے ہل سے صرف اوپر کی نرم مٹی جو دریائے نیل کی طغیانی سے زمین کے اوپر جمع ہو رہتی تہی جت سکتی تہی ۔ عبرانیون کے ہل بہی فی الواقع ایسے ہی ہلکے ہوتے تہے جیسے آج کل وہان مروج ہین ۔ جس قسم کے ہلون کا

طامسن صاحب نے ذکر کیا ہے اونمین صرف ایک دستہ لگا ہوتا ہے اور ایک کے نیچے ایک بطور قطار کے ہل چلائے جاتے ہین طامسن صاحب کہتے ہین کہ بارہ بارہ ہل ایک ساتھ کام کرتے ہین اول سلاطین ۲۹ باب ۱۹ آیت مین لکہا ہے کہ ایلیاہ نے شفات کے بیٹے الیشع کو دیکہا کہ وہ بارہ جوڑی بیلون سے ہل چلاتا تہا اور بارہوین ہل پر آپ تہا۔ یعنی بارہ ہل ایک کے پیچہے ایک جڑے ہوئے تہے اور ہر ہل مین ایک جوڑی بیل کی لگی ہوئی تہی فیلو صاحب کی کتاب در بارہ ایشیاے کوچک مین ایک ہل کی تصویر بنی ہے اور ایک آدمی ایک ہاتھہ سے اوسے پکڑے ہے۔ اوسکے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی نئی درخت کے ایسے ٹہنہ سے بنا ہے کہ جسکی دو شاخین مقابل کی طرفون کو جاتی ہین۔ ملک سوریا کے کسان اوس وقت قلبہ رانی کرتی ہین جب زمین برسات کی بارش سے خوب تر اور نرم ہو جاتی ہے موسم برشکال سے پہلے وہان کی زمین اس لائق نہین کہ اوسمین ہل کا پہالہ گڑ سکے اسواسطے چار و ناچار کسان سردی کے موسم مین جب برسات ہوتی ہے یعنی اخیر اکتوبر سے ماہ جنوری تک قلبہ رانی کرسکتے ہین۔ کتب مقدسہ مین اس واقعہ کی طرف اشارات پائے جاتے ہین مثلاً سلیمان نے امثال ۲۰ و ۴ مین فرمایا ہے کہ "سست آدمی جاڑے کی باعث ہل نہین چلاتا سو وہ کاٹنے کے وقت بہیک مانگے گا اور اوس پاس کچہ نہوگا"

طامسن صاحب فلسطین کے کسانونکا ذکر کرکے لکہتے ہین کہ ہمارے یہان کے کسان فی الواقع نہایت سخت موسم مین ہل چلاتے ہین مینہ اکثر اونہین سردی مین ٹہیرتے اور ہوا اور مینہ مین ایسا ہمابر پایا کہ جو لوگ سست نہین ہین وہ اونکی ہمتونکو

دہقان کی ہمت ہار جائین ۔ لیکن وہ وقت قلبہ رانی کے لیئے ایسا مناسب اور بیش بہا ہوتا ہے کہ جو کوئی فصل کاٹنے کا متوقع ہوتا ہے اوسکو اوسوقت ضرور جوتنا بونا پڑتا ہی اگرچہ موسم سردی اور تند ہوا کے باعث نہایت سخت اور دشوار معلوم ہوتا ہے ۔

مصر کی قدیم عمارات مین ایک قسم کے کدالے کی کندہ تصویرین پائی جاتی ہین اون کدالیون مین ایک چھوٹا سا دستہ اور لانبا بیٹ لگا ہے اوسکی شکل بعینہ اوسی کدالے کی سی ھے جو عبرانی زمین کھودنے کے لیئے استعمال کرتے ہین ۔

یہودیون کی کتب مقدسہ مین ہینگا کا ذکر نہین ہے جس لفظ کا ترجمہ ایوب ۳۹ باب ۱۰ آیت ہینگا کیا ھے اسکے اصلی معنی ڈھیلے توڑنے کے ہین چنانچہ بعض جگہون ایسا ہی ترجمہ کیا بھی گیا ہے لیکن توڑنا ڈھیلون کا قلبہ رانی یا کسی خاص قسم کے ہینگے سے ممکن ہو اور جو ڈھیلونکا بخوبی توڑنا منظور ہوتا تو لکڑی کا ٹیلا اسکے اوپر چلاتے اور اگر زمین نرم ہوتی یا کام خفیف سا ہوتا تو لکڑیون کا گٹھہ وغیرہ پھیرتے تھے جیسا کہ فی زمانہ رواج ہے ۔ بیلون سے قلبہ رانی ہوتی تھی ۔ اس سے جوئے کا محاورہ پیدا ہوا جس سے مراد ایک جوڑی بیل کی اور نیز اوسقدر جوت زمین کی جو ایک دن مین ایک ہل سے جُت سکے ہلواہی کے پاس جیسے اگلے وقتون مین دستور تھا آجکل بھی پینہ ہوتا ہے یہ ایک چھڑی قریب آٹھہ فیٹ لانبی ہوتی ہے اوسکے ایک سرے لوہے کی آر لگی ہوتی ہے اور دوسرے سرے پر لوہے کا ایک آلہ ایسا ہوتا ہے جس سے اناج کو پولیون سے چھانٹتے ہین ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ضرورت کیوقت یہ آلہ وہی کام دیتا ہے جو برچھی لڑائی کے وقت کام دیتی ہے ۔ جس حکم امتناعی کی رو سے

ایک بیل اور ایک گدہے کو جوڑ کر ہل چلانا منع ہے اوس سے صاف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کبہی گدہے بہی قلبہ رانی کے کام مین آتے تہے۔ اگلے وقتون مین گھوڑون سے قلبہ رانی نہین ہوتی تہی ❊

فصل دوسری

بڑے اور چھوٹے اناج کا بیان

۷۔ بڑا اناج اوسے کہتے ہین جسکی روٹیان پکانے کا رواج کثرت سے ہے جیسے گندم جو جنار باجرہ مکا وغیرہ۔ چھوٹا اناج لوبیہ مٹر مسور وغیرہ کو کہتے ہین بونے کا وقت جیسا کہ اوپر مذکور ہوا فلسطین مین موسم برسات مین ہوتا ہے حسب صحیح ترجمے یسعیاہ ۲۸ و ۲۵ کے کہ وہ یہ ہے“ اور گیہون کو پانت پانت مین نہین بوتا“ یون سمجھنا چاہیئے کہ بیج ہمیشہ بے ترتیبی سے نہین بکہیرا جاتا تہا بلکہ کبہی کبہی پانت پانت مین بویا جاتا تہا۔ لیکن متی ۱۳ و ۳ مین ایک کسان کی تمثیل جو ہے اوسمین بے ترتیبی کے بونے سے مُراد ہے کیونکہ کچہہ راہ مین گرتا ہے راہ سے غرض وہ راستہ ہے جو غیر محفوظ کہیت مین پڑجاتا ہے) اور کچہ پتہریلی زمین پر اور کچہ کانٹون مین۔ بیج بوکر اوپر سے اوسکے چہپانے کو ٹیلہ پہیرا جاتا ہے۔ مصر کی نرم زمین مین بکرون اور سوئرون سے بیج کی پامالی کیجاتی تہی۔ اور قدیم عمارات سے کندہ مورتون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگلے وقتون مین اسکا رواج بہت تہا۔

جو کی فصل گیہون کی فصل سے دو تین ہفتہ پہلے طیار ہو جاتی ہے ۔

ملک فلسطین مین فصلون کے طیار ہونے کے موسم بہی مختلف آبادیون مین مختلف ہین ۔ گیہون کی فصل یریحو مین ساتوین سے چودہوین مئی تک شمار کی جاتی ہے یروسلم مین اوس سے چار ہفتہ بعد طیار ہوتی ہے اگرچہ دونون مقامون مذکورہ مین زیادہ سے زیادہ کوئی بیش میل کا فصل ہوگا ۔

بحر روم کے کنارے کنارے کے میدانون کی فصلین دونون وقتون مذکورہ کے وسط مین طیار ہوتی ہین ۔ جس چیز سے اناج کاٹتے ہین اوسکو ہنسیہ کہتے ہین صرف یہی ایک آلہ اناج کاٹنے کا ہے مگر اب یہ دستور ہی کہ جڑ سے درختون کو اوکھیڑ لیتے ہین اسلیئے کہ اوسکا بھوسہ جانورون کے کہانے کے کام مین آتا ہے ۔ اناج کاٹکے اوسکے گٹھے باندہ کر دائین چلانے کی جگہہ جمع کرتے ہین عاموس ۲ باب ۱۲ آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اگلے وقتون مین گاڑیون پر پولے لادکر لاتے تھے" دیکھو مین تم کو اسطرح تلے دباؤنگا جسطرح گاڑی دباتی ہے جسکے اوپر بہت سی پولیان بار سے لادی گئین ۔ مگر گاڑی صرف وہان ہی چل سکتی تہی جہان کی زمین ہموار تہی آج کل یہ دستور ہے کہ اونٹون یا گدہون پر بڑے بڑے گٹھے رکھکر دائین چلانے کی جگہہ لیجاتے ہین ۔ ایک صاحب کا بیان اس باب مین اسطرح پر ہے کہ اب اناج کی پولیان جیسا ہمارے یہان دستور ہے نہین باندہی جاتی ہین بلکہ بڑے بڑے گٹھے جمع کر کے رسیون کی پہاندیون مین باندہ کر تہوڑے تہوڑے فاصلہ پر زمین پر پڑے رہتے ہین ۔ اونٹ کو اوس مقام پر لا کے بٹھلاتے ہین اور اوسکی کاٹھی

اون بڑے بڑے گٹھون کو رکھکر خوب کس دیتے ہین اور شتربان کی آواز کے ساتھہ ہی یہ حلیم جانور اوٹھکر آہستہ آہستہ گاؤن کی طرف داین چلانے کی جگہہ کو جاتا ہے۔ بہت سے اونٹ گرد و نواح کے کھیتون سے قطار در قطار اپنی اپنی پشت پر آپ سے بڑے بوجھہ رکھے ہوئے کلھیان کے قریب تک آہستہ آہستہ آتے اور ایک انبار کر اوسکو بمنزلہ پہاڑ کے کہنا چاہیئے تھوڑے عرصہ مین لگ جاتا ہے۔

کلھیان اگلے وقتون کی طرح کھلے میدان مین ہوتا ہے۔ چونکہ برسات کا موسم ہو چکتا ہے اسواسطے باہر اناج ڈالنے مین کچھہ دقت نہین ہوتی ہے اس مقصد کے واسطے ہموار زمین گول گروہ کی طرح پچاس یا اسی بلکہ کبھی کبھی سو فیٹ قطر مین پسند کر لی جاتی تہی۔ اول زمین خوب صاف کرتے اور کوٹکر پختہ کر لیتے ہین پھر اوسپر اناج ڈالدیا جاتا ہے۔ اور پھر جانورون کے پیرون سے اوسے گندلواتے ہین۔

رابنسن صاحب کہتے ہین کہ مینے یریحو مین دیکھا کہ بیل گائین اور چھوٹے چھوٹے جانور کم سے کم پانچ اکٹھے ہوکر اوس اناج کے روبرو چلائے جاتے ہین داین چلاتے وقت بھوسہ ایک چیز ہے کہ کہریا سمجھنا چاہیئے الگ کرتے ہین کتب مقدسہ مین اسکا کچھہ ذکر پایا جاتا ہے یعنی "دانوے کیوقت تو بیل کا مُنہ مت باندہ" یہ بہت عمدہ نصیحت موافق اس حکم کے ہے کہ محنتی اپنا حق المحنت پانے کا مستحق ہے۔ رابنسن صاحب لکھتے ہین کہ مینے دیکھا کہ ہمارے دوست عیسائی اس نصیحت پر جیسا چاہیئے عمل نہین کرتے ہین یعنی بہتیرے اپنے جانورون کے داین چلانی کیوقت مُنہ دیتے ہین لیکن مجھے یاد نہین کہ مینے کسی محمدی کو اپنے جانور کا

مُنہ باندہتے دیکہا ہو۔ فلسطین کے شمال مین علاوہ طریقہ مذکورہ کے ایک طریقہ اناج صاف کرنیکا اوربہی ہے رابنسن صاحب کا بیان ہے کہ دو تختے ایکدوسرے سے جڑے ہوتے ہین اونکے سامنے کی طرف اوپر کو جہکی ہوتی ہے جیساکہ انگلستان مین پتہر کا گہن ہوتا ہے مگر لکڑی کا بہاری کم ہوتا ہے اون تختون کے نیچے سوراخ ہوتے ہین اون مین خوب نوکدار سخت پتہر لگے ہوتے ہین۔ جب بیل اناج کے انبار پر چکر لگاتے وہ کل گہسٹتی ہے کبہی کوئی لڑکا کبہی کوئی جوان آدمی اوسپر بیٹھہ جاتا ہے۔ مصریون کے دائین چلانے کی کل جسے لورج کہتے ہین کئی ڈنڈے یا تختے لکڑی کے ہوتے ہین اون مین بہت سی لوہے کی کیلین لگی ہوتی ہین بیل اوسکو دائین پر کہینچتے ہین اور کہینچنے والے کیواسطے اوسپر ایک چوکی سی بنی ہوتی ہے اوسپر وہ بیٹھتا ہے جس سے اوس کل پر خوب بوجہ پڑتا ہے۔ ایشیلے کوچک مین یہ دستور ہے کہ صرف ایک چہوٹا سا لٹہہ ہوتا ہے اوسکی ایک طرف جانور لگتے ہین وہ اوسکو اناج پر رگڑتے ہین چہوٹے اناج کو صرف لاٹھیون ہی سے پیٹ کر نکال لیتے ہین (یسعیاہ ۲۸ و ۲۷۔ آیت) جو طریقے دائین چلانے کے مذکور ہوئے اون سے نہ صرف اناج کٹ جاتا ہے بلکہ بہوسہ بہی ایسا مہین ہوجاتا ہے کہ جانورون کے کہانے کے استعمال مین آتا ہے یہ مشرقی طریقے دائین چلانے کے عجیب مثال اس امر کی ہے کہ خدا اپنے لوگون کے ستانیوالون سے ایسی ہی عداوت کرے گا۔ ،، تو قہر کے ساتھہ زمین پر کوچ کر گیا تونے نہایت غصّے ہوکے قومون کو روند ڈالا ہے ،، حبقوق ۳ و ۱۲) کیونکہ رب الافواج اسرائیل کا خدا یون کہتا ہے کہ بابل کے بیٹے کہلیان کی مانند تہے جب روندنے کا وقت آیا ،، (یرمیاہ ۵۱ و ۳۳)

اسے صیحون کے بیٹے اوٹھہ اور دائین چلا کیونکہ مین تیرے سینگ لوہا اور تیرے کھرون کو پیتل بناؤنگا اور تو بہتیری قومون کو ٹکڑے ٹکڑے کریگی (میکا ۴ و ۱۳) اور صیحون کی نسبت یہ وعدہ ہے کہ دیکھہ مین تجھے (یہ نہین کہ تیرے لیئے بلکہ تجھہ ہی کو) "داؤنے کی ایک نئی گاڑی کہ جسکے بہت سے تیز دودھارے دانت ہون بناؤنگا تو پہاڑونکو ڈہاؤنگا اور اونھین چور چور کرے گا اور ٹیلون کو بھوسہ کی مانند بناویگا" یسعیاہ ۴۱ و ۱۵) فاتح سپاہی ظلم کی تشبیہ بھی اسی داؤنے سے دیجاتی ہے جب اناج کو داو چکتے ہین تو پھٹکتے ہین خوب اچھی طرح دائین چلانے کے بعد بیچ میدان مین اوسکی گری لگا دیتے ہین یہ گری اکثر آدمیون کے قد سے بھی اونچی ہوتی ہے جب تک ہوا نہین چلتی گری لگی رہتی کیونکہ گندم کو بھوسہ سے جدا کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ اوسکو اونچے سے ڈالتے ہین ہوا بھوسہ کو الگ کر دیتی ہے اور اناج کی ڈھیری الگ ہوتی جاتی ہے غرض اول اناج کو بھوسہ سے اسطرح جدا کرتے پھر جو کچھ رہجاتا ہے تو اوسکو سوپ سے پھٹک ڈالتے ہین سوپ مین پھٹکنے سے جو کچھ بھوسہ رہجاتا ہے اوسکو بھی ہوا اوڑا کے علیحدہ کر دیتی ہے ۔ مصریون کی قدیم عمارات کندہ تصویرون سے معلوم ہوتا ہے کہ اونکے یہان اون وقتون مین لکڑی کی کھوٹی سے اناج صاف کرنے کا دستور تھا ۔ جیسا کہ داؤنے کتب مقدسہ مین خدا کی چلنے والی عدالتون کا نشان قرار دیا ہے اسیطرح جھٹرنا اور چھاننا صاف و پاک کرنے کا نشان ہے ۔

جب مسیح آویگا اسکا سوپ اوسکے ہاتھہ مین ہے اور وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کریگا اور گیہون اپنی کہیتی مین جمع کرے گا اور بھوسہ کو ایسی آگ مین جو کبھی نہین بجھیگی

جلادیگا (متی ۳ب ۱۲ آیت) دیکھو مین حکم کرونگا اور اسرائیل کے گھرانے کو سارے قومون کے درمیان جسطرح سے چھلنی مین چھانتے ہین چھانونگا اور ایک دانہ زمین پر گرنے نپاویگا۔

میرے گروہ مین کے سارے گنھگار جو کہتے ہین کہ آفت نہ تو پیچھے سے ہم تک آویگی اور نہ آگے سے ہمپر پڑیگی سو تلوار سے مارے جاوینگے۔ (عاموس ۹ب ۹ و ۱۰) ہوا کا بھوسہ کو اوڑا لیجانا یا اوسکا آگ مین جلا دینا ناپاکون کے آخر سزا کی ایک وحشت ناک تشبیہ ہے۔ وے ایسے ہین جیسے بھوسی جو ہوا کی آگ ہو اور جیسے بھوسہ جسے آندھی اوڑا لیجاتی ہے (ایوب ۲۱ و ۱۸ و زبور ۱ و ۴ و ۳۵ و ۵) اناج داؤنے اور صاف کرنے کے بعد آیندہ کے استعمال کیواسطے کھتون اور انبار خانون مین جمع کر لیا جاتا ہے عہد عتیق مین انبار خانون کا ذکر آیا ہے لیکن ایسی غیر محدود الفاظ مین کہ اون سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ کس صورت کے اور کہان بنتے تھے زمانۂ حال مین انبار خانے زمین کے اندر ہوتے ہین۔ غالباً اگلے وقتون مین بھی یہی دستور تھا طامسن صاحب ان اناج کے کنڈون کی نسبت اسطرح لکھتے ہین کہ وے بالکل خشک اور مضبوط اور سرد رہتے ہین اونکا منہ مٹی سے خوب لیس دیا جاتا ہے جس سے چوہے وغیرہ جانور بلکہ چیونٹی تک کہ یہ بھی اناج کی دشمنی ہے نہین گھسنے پاتی ہے۔ معمول یہ ہے کہ انبار خانے جنکو ہمارے ملک مین عموماً کھتے کہتے ہین خشک جگہہ کھودے جاتے ہین جیسا کہ اس ملک مین ڈھلوان ٹیلون پر ترائی کی زمین مین کھتے اچھے نہین کھدتے لیکن ان ملکون یعنی فلسطین وغیرہ مین خشک آب و ہوا اور پہاڑی زمین ہونے کے باعث بہت مدت تک کھتے درست

رہتے اور برسون اناج اونمین بند رہتا اور بگڑنے نہین پاتا۔ مصر کی قدیم عمارات کے کندہ تصویرون مین کہتون کے محراب دار دروازہ بنے ہین۔ ہمکو اس بات کا بھولنا نہین چاہئیے کہ شریعت موسوی مین محتاجین کو خیرات کرنے کا بہی بہت عمدہ بندوبست ہے کاشتکارون کو اپنے کہیتون کے پولون کے کاٹنے کی اور پڑی گرے اناج اور بالیون کے اوٹھانے اور جو پولیان بھول چوک سے رہگئی ہون اون کے اوٹھانے کی قطعی ممانعت تہی۔ یہ محتاجون اور مسافرون کو یتیمون اور بیواؤن کو اسرائیل اپنے مصر مین رہنے کے ایام مین تکلیفون کو یاد کرکے چہوڑ دیتے تھے۔ یہی قاعد انگورون اور زیتون کے باغون کی نسبت بہی ملحوظ رکھا جاتا تہا۔ یعنی پڑے گرے اور درختون پر کچہ انگور اور زیتون چہوڑ دئیے جاتے تھے کہ راہ گیر مسافر یا کوئی غریب آدمی جسکا دل چاہے کہائے لیکن کسی مسافر راہ گیر کو جمع کرنیکی اجازت نہ تہی صرف یہی اجازت تہی کہ جسقدر دل چاہے وہان ہی کہالیوے۔ اسیطرح اناج کے کھیتونکی نسبت بہی مسافرون کو حکم تہا کہ ہاتھ سے توڑکر دل چاہے تو کوئی بالی کہالیوین لیکن ہنسیہ نہ لگاوے چنانچہ اسی بناء پر فریسیون نے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے شاگردون چوری کا الزام نہین لگایا تہا بلکہ سبت کے نہ ماننے کا الزام لگایا تہا۔

اوپر کے بیان سے اور نیز شریعت موسوی کے بہت اور مقامات سے اصل خوشخبری جسکی اصل محبت ہے خوب جگمگاتی صفائی سے ظاہر ہوتی ہے بلکہ شریعت موسوی کے سخت احکام مین بہی الفت کی بو قائم ہے کیونکہ سخت احکام سے غرض صرف اسیقدر تہی کہ اوس کے عہدنامہ کے لوگ کافرون کی رسم و دستور مین

پہٹنے سے کہ اون کے چارون طرف رہتے تھے محفوظ رہین ۔

فصل تیسری

انگور کے باغات کے بیان مین

جس کثرت سے فلسطین مین اناج ہوتا ہے ویسہی انگور بہی بکثرت ہوتے ہین جیسے عمدہ انگور وہان ہوتے ہین اوسکی تصدیق حال کے سیاح بہی کرتے ہین اور بیبل کے پڑھنے والے اسکو خوب جانتے ہین کہ عبرانیون کی کتب مقدسہ مین انگورون کے باغات کی نسبت کیا کچھہ لکھا ہے اور وہان کے لوگ کیسا عمدہ پیداوار اسکو سمجھتے ہین اوہبرون کے گرد و نواح مین بکثرت پیدا ہوتا ہے اور یہان کا انگور فلسطین کے انگور کی بہ نسبت بہت بڑا اور اچھا ہوتا ہے۔ اسی فلسطین کی جنوبی حصّہ مین اسکول کی وادی واقع ہے جہان سے جاسوس انگورون کا خوشہ ایک لاٹھی پر رکھہ کے لائے تھے حال کے سیّاح بہی اس کی تصدیق کرتے ہین کہ اونہون نے ایسے بڑے بڑے خوشہ انگورون کے دیکھے کہ ایک ایک خوشہ پانچ پانچ چھہ چھہ سیر وزن مین اور اوسکے انگور اتنے بڑے جیسے بڑا بیر ہوتا ہے۔ انگور کی ٹٹیان آٹھہ آٹھہ دس دس فیٹ کے فاصلہ پر لگائی جاتی ہین۔ نیچے سے اوسکی شاخین اوپر کو بڑہکر ٹٹیون پر پہیل جاتی ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ قطارین آٹھہ دس فیٹ کے فصل سے بنائی جاتی ہین اوسکے اوپر بانسونکا یا کسی اور چیز کا ٹہاٹر ڈال دیا جاتا ہی جسکے اوپر دونون طرف سے انگور کے بیل پڑ پہیلکر محراب کیصورت بناتے ہین موسم خزان مین اوسکے پتے چہانٹے جاتے ہین۔ انگور کے باغونکی باغبانونکے کام کا تھوڑا سا

احوال یسعیاہ نبی باب پنجم آیات ۱و۲ مین کہا ہے "اب مین اپنی محبوب کے لیئے اپنے محبوب کا ایک گیت اوسکی تاکستان کی بابت گاؤنگا میرے محبوب کا تاکستان بلند اور جید پہاڑ کی چوٹی پر لگا اور اوسنے اوسے کہودا اور اوسکے پتھر نکال کے پھینک دیئے اور اچھی سی اچھی تاکین اوسمین لگائین اور اوسکے بیچون بیچ برج بنایا اور کولہو بھی اوسمین تراشا" آج کل باغبانون کا اصل کام صرف اسیقدر ہے جو مذکور ہوا۔ دیوار یا احاطہ صرف حفاظت کیواسطے بنایا جاتا ہے۔

رابنسن صاحب نے تاکستان کے احاطے اور تاکستان اور زیتون کے بیچ مین جو راہ ہوتی ہے اوسکی نسبت ذکر کیا ہے وہ بعینہ ہی انگورستان کا ایک کوچہ ہوتا ہے ایک دیوار ادہر اور ایک اودہر ہوتی ہے ایسے ہی کوچہ مین سرکش نبی سے خدا کا فرشتہ ملا تھا اور گدہے نے بلعام کا پاؤن دیوار سے دبایا تھا (گنتی ۲۲ و ۲۴-۲۶) ہر انگورستان مین ایک چھوٹا سا پتھر ونکا گھر ہوتا ہے جسمین باغبان رہتا ہے اور تمنے سُنا ہوگا کہ انگور کے دنون مین بردن کے باشندے ان گھرون مین رہتے تھے اور شہر ویران سنسان ہوجاتا تھا۔

اب کولہو کا احوال لکھا جاتا ہے کثرت انگورون کی ستمبر اور اکتوبر مین ہوتی ہے اگرچہ ہمنے سُنا ہے کہ جولائی اور اگست مین بھی کچھ انگور جمع کیئے جاتے ہین آجکل اور اگلے وقتون مین بھی جس موسم مین انگورون کی کثرت ہوتی ہے وہ موسم بڑی خوشی اور کیفیت کا ہوتا ہے۔ لوگ اپنے شہر اور گھر چھوڑ چھوڑ کر باغون مین ڈیرون مین یا اون گھرون مین جو باغبان اپنے رہنے کے واسطے بنا لیتے ہین جا کر رہتے

ہین انگور توڑ کر بون مین جمع کر کر کے مقرری جگہہ پر لاتے ہین۔ طامسن صاحب لکھتے ہین کہ جو انگوری باغ محمدیون کے ہین اونکے انگور یا تو وہ فوراً کھا لیتے یا بیچ ڈالتے ہین یا اوسکو سکھا لیتے ہین یا اوسکا عرق نکالکر آگ مین جوش دیتے ہین کیونکہ تم جانتے ہو کہ مسلمان شراب نہین بناتے ہین۔ یہ انگوری شہد یورپ کے ملکون مین جیسے اب استعمال مین آتا ہے ایسی اگلے وقتون مین بہی استعمال مین آتا تہا۔ اوسکو شراب ہرگز نہین کہتے ہین بلکہ اوسکو شراب سے بالکل مختلف چیز سمجھنا چاہیئے۔ انگوری شراب یعنی انگورونکا عرق پرورده تجارت کی عام چیز تہی اور اگلے وقتون کے عبرانی اسکا استعمال کرتے تھے جیسا کہ کتب مقدسہ کی بیشمار آیات سے ظاہر ہوتا ہی۔ دو برتن بنائے جاتے تھے (جسکا ہماری انگریزی نسخہ مین کولہو ترجمہ کیا ہے) ایک اوپر کا برتن انگورون کے رکھنے اور دبانے کے واسطے ہوتا تہا اور دوسرا نیچے کا برتن جسمین عرق جاکر جمع ہو رہتا تہا۔ یہ برتن پتھر کے ہوتے تھے اور اونکے اوپر پلاسٹر کر دیا جاتا تھا۔ یا کسی سخت پتھر کو تراش کر اوسکے برتن بناتے تھے۔

رابنسن صاحب پرانے کولہو اور اوسکے برتن کی نسبت جو اونہون نے مقام جیلہ مین دیکہا تہا اسطرح لکھتے ہین کہ مینے ایک سلسلہ چٹانون کا دیکھا اوپر کی سمت جانب جنوب ایک اوتھلا برتن کندہ ہے جو آٹھہ فیٹ مربع اور پندرہ انچہ گہرا ہے اوسکے نیچے کیطرف تہوڑی تہوڑی شمال کی طرف جھکی ہوتی ہے اور شمال کی طرف کی موٹائی ایک فٹ ہوتی ہے اور دو فیٹ کے فاصلہ پر اوس سے نیچے کو او چہوٹا پتھر کا برتن چار فٹ مربع اور تین فیٹ گہرا کہدا ہوتا ہے۔ اوپر کے اوتھلے برتن

مین انگور کچلے جاتے ہین اور اونکا عرق نچڑ کر ایک سوراخ کی راہ سے چھوٹے نیچے کے برتن مین جمع ہو رہتا ہے۔ اوپر کے برتن کی وسعت آٹھہ فیٹ مربع جو بیان ہوئی ہے وہ جہن صاحب کے بیان کے مطابق ہے ورنہ آجکل فارسی کولہو جو کہلاتے ہین اونکی گہرائی صرف چار ہی فیٹ ہوتی ہے۔ مصر کی قدیم عمارات کی کندہ تصویرون سے پایا جاتا ہی کہ کبھی عرق جمع کرنے کے لئیے دو برتن ایک کولہو مین لگے ہوتے ہین۔ اون عمارات سے یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ آدمی اپنے پیرون سے اونہین کچلتے تہے اور اونکی مضبوط رسی لٹکتی ہوتی تہی جنکو پکڑ کے خوب زور سے انگورون پر پاؤن مارتے تہے اور اِس محنت کے کام کے ساتھہ طرح طرحکے گیت گاتے اور خوشیان کرتے جاتے تہے۔ انگورون کا کولہو مین دبانا بڑی قتل کا ظاہری نشان ہے اور اوسکا سرخ عرق مقتول کے سرخ خون سے تشبیہ دیا جاتا ہے۔

مثلاً یسعیاہ ۶۳ و ۱ مین لکھا ہے کہ نبی نے پوچھا کہ "یہ کون ہے جو ردم سے اور خوب سرخ پوشاک پہنے بصرہ سے آتا ہے کسلیئے تیری پوشاک سرخ ہے اور تیرا لباس اوس شخص کی مانند جو انگور کے کولہو مین روندتا ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ مین نے فقط کولہو کو روندا اور لوگون مین سے کوئی میرے ساتھہ نہین تہا کیونکہ اپنے غصہ سے مین اوسے روندونگا اور قہر سے اونہین کچلونگا اور اونکا خون میری پوشاک پر چہڑکا ہوگا اور مین اپنے لباس کو داغدار کرونگا۔ (دیکھو نوحہ ۱ و ۱۵ و مکاشفات ۱۴ و ۱۹ و ۲۰ اور ۱۹ - ۱۵)

مست کو (کیونکہ لاطینی لوگ نئے عرق کو مست ہی کہتے ہین) جوش دیکر انگوری شہد

بناتے تھے (یہ ذکر ہو چکا ہے کہ محمدیون مین انگوری شہد بنانے کا دستور بہت ہے) یا اوسکا خمیر کرکے چمڑے کی مشکون مین بھر رکھتے تھے حسب بیان جہن صاحب کے انگوری شراب کو مشکون مین بھر کے کچھ دنون زمین مین گاڑ دیتے ہین۔ کیونکہ نئی شراب کیواسطے نئے چمڑے کی مشکین بھی درکار ہوتی تھین اور اسوقت تک اوسکے خمیر اوٹھانے کی ترکیب تمام نہین ہو سکتی تھی اگر پرانی مشکون مین نئی شراب بھر دی جاتی تو مشکین پھٹ جاتی تھین اسواسطے نئی مشکون مین بھرتے تھے کہ اونکی مضبوطی اتنی ہوتی تھی کہ شراب کے زور کو بخوبی روک سکتی تھی۔

شراب اور مَی یعنی انگوری شراب مین کتب مقدسہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صریح فرق ہے جن آیات مین شراب اور مَی کا ذکر ہے وہان صاف فرق کر دیا ہے (اخبا ۱۰ و ۹ گنتی ۶ و ۳ فاطی ۱۳ و ۴ وغیرہ)

کتاب التوریت گنتی ۲۸ و ۷ مین یعنی صرف ایک جگہہ مَے کو شراب کہا ہے غالباً اوس سے عمدہ قسم کی پرانی تیز شراب مراد ہے۔

جیروم صاحب مدت تک فلسطین مین رہے اور اونہون نے شراب کی جو تعریف لکھی ہے وہ اوسکے زمانہ کے اور نیز اگلے وقتون کی شراب کی نسبت بھی غالباً صحیح ہوگی صاحب لکھتے ہین کہ عبری زبان مین شکرا ہر قسم کے نشہ دار عرق کو کہتے ہین خواہ اناج سے بنے یا سیبون کے عرق سے یا جبکہ میٹھا عرق شہد کے جوش دینے سے طیار کیا جائے یا چھوارون سے عرق نکالا جاوے یا میوہ جات کو پانی مین بھگو کر جوش دینے سے رنگدار عرق جسکو آب زلال کہتے ہین طیار کیا جاوے۔ کتب مقدّ

کے بعض آیات مین اوس شراب کا بھی ذکر ہے جسمین مسالے بدین غرض ملائے جاتے تھے کہ اوسمین تیزی اور خوشبو زیادہ ہوجاوے (زبور ۷۵ و ۹ و امثال ۲۳ و ۳۰) ہمارے پاس کوئی کافی ثبوت اسکا نہین ہے کہ لفظ سیبحر بمعنی تیز شراب ان عرقون کے واسطے بھی بولا جاتا تھا اگرچہ کچھ بعید نہین کہ ایسا ہو بلکہ یشعیاہ ۵ و ۲۲ کا عام ترجمہ ایسا ہی کیا جاتا ہے مگر بعضے یہ سمجھتے ہین کہ اوس سے مراد پانی مین تیز شراب ملانے سے ہے کیونکہ اوسکے استعمال مین لانیکی یہ ایک ضروری امر تھا (امثال ۹ و ۲ کو مکاشفات ۱۴ و ۱۰ اسے تطبیق کرکے دیکھو کہ پانی مین شراب ملانے سے کیا مراد تھی۔)

دربارہ اون مختلف الفاظ کے جو عبرانی لوگ انگور کے عرق اور اور مشروبات جو اوس سے طیار ہوتے تھے اونکے واسطے استعمال مین لاتے تھے بیان مندرجہ ذیل کو سمجھنا چاہیئے۔

(۱) فلسطین کی تین بڑی چیزون یعنی اناج انگوری شراب اور روغن کے لیئے عبرانی زبانمین تین لفظ جو خاصکر اون چیزون کیواسطے بولے جاتے ہین جو اپنے موسمون کے سالانہ پیداوار زراعتی کہلاتے ہین۔

دیگن یعنی اناج جسمین اناج کے تمام وہ اقسام جنکی روٹی پکتی ہے اور جو بطور پیداوار زراعت کے کھلیان سے آتا ہے داخل ہین۔ ہر قسم خاص جیسے گندم جو وغیرہ ہین سب کو دیگن یعنے اناج کہتے ہین جن پیڑون سے گیہون وغیرہ اناج پیدا ہوتا ہے اونکو بھی ڈیگن بولتے ہین۔

یِتْشَر - تیل - یعنی تازہ روغن جو کولہو سے آتا ہے زیت - زیتون کے درخت اور اوسکے پھلون کو بھی کہتے ہین اور سمس صرف اوس روغن زیتون کو کہتے ہین جو استعمال مین آتا ہے -

تروش - مست - نئی انگوری شراب کو کہتے ہین اور جب یائین کہتے ہین تو اوس سے صرف یہ مراد ہوتی ہے کہ وہ ایک کام کی چیز ہے یونانی مین اوسے آی تاس اور لاطینی مین وینم کہتے ہین -

(۲) اِس بیان سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ تینون چیزین مذکورہ لڑکون اور گلون اور مویشیون کے ساتھہ ذکر جو کیجاتی ہین اِسکا سبب یہی ہے کہ یہ چیزین بھی خلکی دین اِسکی عجیب ایک مثال استثناء ۷ باب ۱۲ و ۱۳ آیات ہین یعنی "سو اگر تم اون حکمون کو سُنوگے اور یاد رکھوگے اور اون پر عمل کروگے تو خداوند تیرا خدا اوس عہد اور رحمت کو جسکی بابت اوس نے تیرے باپ دادون سے قسم کی ہے تیرے لیئے یاد رکھے گا اور تجھے پیار کرے گا اور تجھے برکت بخشے گا اور تجھے زیادہ کریگا وہ تیرے رحم کے پھل اور تیری زمین کی پھل مین تیرے غلے اور تیری مئے اور تیرے تیل اور تیری گایون کی بڑھتی اور تیرے بھیڑون کے گلو مین اوس زمین پر جسکی بابت اوسنے تیرے باپ دادون سے قسم کرکے کہا کہ تجھہ کو دونگا برکت بخشے گا" پس اناج اور مئے یہوداہ کے دین کہلاتی ہین چنانچہ استثناء ۳۳ و ۲۸ مین لکھا ہے کہ "اسرائیل تنہا دلجمعی کے ساتھہ سکونت کرے گا یعقوب کا چشمہ غلہ اور مئی کی سرزمین پر جاری ہوگا بلکہ اوس مین آسمان سے اوس گریگی" -

(۴۲) تروش ۔ مست سے یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ وہ غیر خمیر اوٹھی ہوئی انگوری شراب کو کہتے ہین تاکہ خمیر اوٹھے مئی سے تمیز ہوجاوے بلکہ نئی مئی جو تازہ انگورون سے نکلتی ہے اوسکو مست اور تروش کہتے ہین ایسا دعویٰ نہین کرسکتے ہین کہ اوسکا خمیر نہین اوٹھایا جاتا ہے۔

اِسمین شک نہین کہ بغیر گرمی دئیے بھی اوسکا عرق پیا جاتا تھا اور جب بغیر گرمی دئیے پیا جاتا تو اوسکو جوشش دے لیتے اور اسوقت مین اسکو مست نہین بلکہ انگوری شہد کہتے ہین۔ اسمین بھی شک نہین کہ اوسکو گرمی دیکر بھی بناتے تھے جیساکہ ہمارے یہان نئے سیب کی شراب بنتی ہے اور وہ فرحت بخش ہوتی ہے جو مست کہ دل کو کھو دیتی تھی وہ ضرور کسیقدر گرمی دی ہوئی ہوتی تھی کیونکہ نبی کے اِس قول سے کہ "حرامکاری اور مئی اور نئی مے دل کو کھو دیتی ہے" صاف ظاہر ہے کہ اوسکو خراب آدمی استعمال مین لاتے تھے یہی کیفیت اوس شراب کی بھی ہے جسکو اسیس کہتے ہین اور جسکا ترجمہ ہمارے نسخہ مین شیرین شراب ہوا ہے اعمال ۲ و ۱۳ مین میٹھی شراب کا ذکر ہے نئی مے کا ذکر نہین ہے کیونکہ عید پنتکوست جون کے مہینے مین نئی مئی کی موسم سے دو مہینے پہلے ہوا کرتی تھی۔ اگلے لوگ اوسکو طرح طرح سے بناتے تھے۔ ایک طریقہ یہ تھا کہ برتنون مین بھر کر اونکی گرمی روکنے کے واسطے اونکو کاگ سے بند کردیتے تھے یہان تک کہ سب ہوا نکل جاتی تھی دوسرا طریقہ اوسکے بنانے کا حسب بیان جہن صاحب کے یہ تھا کہ سوکھے انگورون کو پرانی مئی مین بھگاتے اور جب وہ خوب پھولجاتی تو اوسکا دوبارہ عرق نکالتے تھے۔

معلوم ہوتا ہی کہ اِس مقام پر اِسی قسم کی مے سے کہ بہت نشہ دار ہوتی تھی مراد ہی انگورون کے عرق مین بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہی تاثیر ہوتی تھی - مے کا سرکہ جسکو نرا سرکہ بھی کہتے ہین (جیسا کہ روت ۲ و ۱۴ مین آیا ہے) پانی مین ڈالکر ایسے ہی اگلے وقتون مین پیا جاتا تھا جیسا آجکل پیا جاتا ہے اور بہت تازگی دلکو بخشتا تھا +

چوتھی فصل

زیتون کے درختون کے بیان مین

زیتون کے درخت بحر روم کے کنارے کنارے ہر جگھہ پیدا ہوتے ہین خصوصاً ملک فلسطین مین اِسکی نہایت کثرت ہے کوہی میدان اور ٹیلے جنکی مٹی مین کچھ آمیزش کھاری مٹی کی بھی ہو جیسا کہ ملک فلسطین کی زمین کا حال ہے اِس درخت کے بہت مناسب ہین - طامسن صاحب کہتے ہین کہ "یہ درخت بہت خوشی سے اپنی جڑون کو پتھریلی زمین کی شگافون مین جہان راہ پاتا ہے آہستہ آہستہ پھونچا دیتا ہے اور وہان ہی سے سارا ذخیرہ یعنی روغن زیتون پیدا ہوتا ہے - اِس واقعہ کی نسبت موسیٰ کی گیت مین ایک تلمیح باین عبارت آتی ہے کہ "اوس نے اوسی چٹان مین سے شہد اور سخت پتھر مین سے تیل چوسایا" (استثناء ۳۲ و ۱۳) زیتون کا درخت میانہ قد کے درختون مین ہے تنا اوسکا گانٹھ دار اور شاخین پیچ در پیچ ہوتی ہین - کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک جڑ سے دو تین شاخین نکلکر باہم گر ایسی پیوست ہو جاتی ہین کہ ایک ہی درخت

اور ایک ہی تنا کہلاتا ہے یہ درخت بہت آہستہ آہستہ بڑہتا ہے اور بجز خاص موافق حالات کے سات برس سے پہلے اوسمین پہل نہین آتا ہے اور جب تک دس پندرہ برس کا پرانا درخت نہو جاوے اچھّی طرح پہل نہین لگتا ہے لیکن بعد دس پندرہ برس کے بہت جلد بڑہنے اور پہیلنے لگتا ہی اور کئی سو برس تک قائم رہتا ہے پرانے درخت کے آس پاس اکثر چہوٹی چہوٹی شاخین اوسکی جڑون سے پہوٹی ہوئی نظر آتی ہین اکثر اِس درخت کا قلم بہی لگایا جاتا ہے اور قلم اِسطرح لگایا جاتا ہے کہ یا تو اوسکی کوئی شاخ یا کوئی گانٹھ جسمین کلا پہوٹا ہوتا ہے کاٹ کر زمین مین گاڑ دیتے ہین تو جم جاتا ہے اوسکے پتّے چکنے اور جوڑہ جوڑہ ہوتے ہین پتّے کا اوپر کا رنگ دہیمہ ہرا اور نیچے کا رنگ پیلا مائل بہ سفیدی ہوتا ہے۔ رانسن صاحب کہتے ہین کہ اوسکے پتون کا دہیمہ رنگ اس لائق نہین کہ اوسکو سبز کہا جاے لیکن اوس درخت کو اگر بہیئت مجموعی خیال کیا جاوے تو واقع مین اوس ملک کے رہنے والے آدمی کی نگاہ مین عجب بہار معلوم ہوتی ہوگی۔ یوسیع ۱۴ باب ۶ آیت مین فرمایا ہے کہ اوسکی ڈالیان پہیلین گی اور زیتون کے درخت کی مانند وہ خوشنما اور لبنان کی مانند خوشبودار ہوگا،، اور یرمیاہ نبی نے باب ۱۱ و آیت ۱۶ مین کہا ہے کہ ''خداوند نے تیرا نام ایک ہرے زیتون کا درخت جسکا پہل خوشنما ہے کہلایا،، زیتون کے درخت کی مضبوطی اوس دیندار راستباز آدمی کی اچھّی تشبیہ ہے جو خدا تعالے کی حفاظت مین بڑہتا ہے اور عادات و اطوار شایستہ رکھتا ہے داؤد کہتا ہے کہ مین خدا کے گھر مین زیتون کے ہرے درخت کی مانند ہون۔ جس سے یہ نہین سمجہنا چاہیئے کہ خدا کے گھر

ہین کوئی زیتون کا درخت ہے بلکہ داود اپنی نسبت خود کہتا ہے کہ مین خدا کے گھر مین
ایسا تر و تازہ ہون جیسا زیتون کا درخت زمین پر ہوتا ہے۔ زیتون کے درخت سے
چھوٹے چھوٹے سفید پھول ہی بہت کثرت سے جھڑتے ہین جنسے اوسکے نیچے کی ساری زمین
چھپ جاتی ہے اور اوسوقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پھولونکا فرش بچھا ہے۔ سیکڑون
مین ایک پھول بھی پھل نہین لاتا ہے لاکھون کروڑون پھول اوس سے جھڑتے
ہین اور ایسے معلوم ہوتے ہین جیسے روئی کے ذرا ذرا سے اجزاء مثل برف کے
گرے پڑے ہین اور وہ کسی مصرف کے نہین ہوتے ہین ایسا ہی حال اون لوگونکا
ہوگا جو بیہودہ باتون پر اعتقاد رکھتے ہین ایوب نبی نے ۱۵ و ۳۳ مین لکھا ہے کہ
اوسکے پھول اوس سے ایسے گرینگے جیسے زیتون کے۔ پھول آنے کے بعد اوسمین
چکنا بیضاوی شکل کا بیر کی مانند پھل آتا ہے جب پکتا ہے تو اوسکا رنگ ارغوانی
ہوتا ہے اوسکے اندر سخت گٹھلی ہوتی ہے اوسکی گٹھلی مین روغن کا مادہ ہوتا ہے
زیتون کے درخت کی لکڑی بہت خوشرنگ مائل بزردی ہوتی ہے الماری بنانے
کے کام مین بہت آتی ہے ہیکل سلیمانی کے کروبی اور دروازہ اور چوکھٹ بہتیر اور باہر
کی ہیکل اِس لکڑی سے بنی تہی۔ ہومر شاعر نے بیان کیا ہے کہ لڑائی کی گدا اسی
اِسی لکڑی کی بنی تہی۔ زیتون کا اچار یورپ کے لوگون مین بہت مرغوب چیز ہے۔
لیکن رواج یہ ہے کہ اوسکے پھلون سے کوٹ کر یا پیسکر یا کولہو مین پیل کر تیل نکالتے
ہین اس زمانہ مین اور اگلے وقتون مین بہی ملک فلسطین مین روغن زیتون بہت
قیمتی چیز تہی یہ امر کہ عبرانیون کے نزدیک اسکا روغن بڑی دولت تہی اس واقعہ

سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلیمان نے ہیرام کو اوسکے لوگون کی خدمت کے عوض مین ہر سال گیہون کے بیس ہزار پیمانون کے ساتھہ جَو کے بیس ہزار پیمانے اور بیس ہزار اسمی کی کپی اور بیس ہزار روغن زیتون کی کپی بہی دیا کرتے تھے - ایک کپہ ساڑہے سات گیلن کا ہوتا تہا - اور بہر بہت کچہ گہر کے خرچ مین آتا تہا - جہان زیتون کے درخت ہین وہان مکہن کی جگہہ زیتون کا تیل استعمال مین آتا ہے اور پکانے کے کام مین بہی بہت کثرت سے آتا ہے - چراغون مین اِسی تیل کا خرچ ہے اور صابون بہی اِسی کا بنتا ہے - سر اور بدن پر تیل ملنے کا دستور عبرانیون کے اور اون کی گرد و نواح کے قومون مین اول جاری ہوا تہا -

کتبِ مقدسہ مین اِس دستور کا اکثر ذکر آیا ہے اور ترک استعمال اوسکا علامت غم کی تصور کیجاتی تہی - یہ بہی ایک دستور تہا کہ مردہ کے بدن پر اوسکا روغن ملتے تہے جیسا کہ اچیلیس نے اپنے دوست پٹروکلس کی نعش کے دہونے اور تیل ملنے کو حکم دیا تہا اور بعد اوسکے پٹروکلس کے دشمن ہکیٹر کی نعش پر بہی قبل اوسکی لاش کے پرایم کو حوالہ کیئے جانیکے تیل ملنے کا حکم دیا تہا تیل ڈالنا مذہبی رسم بہی تہی جب کسی کو مسح کرتے یا کسی بڑے کام پر مقرر کرتے مثلاً بادشاہ بناتے تو اوسپر تیل ڈالتے تھے اسکا مفصل حال کسی اور جگہہ آویگا -

حسب بیان عبرانی مصنفون کے کُٹا ہوا روغن اوسکو کہتے تھے جو زیتون کو کسی جگہہ رکھہ کے کوٹنے سے نکالا جاتا تہا - کولہو سے نہین نکالتے تھے - اس روغن کو بہت صاف اور عمدہ سمجہہ کر ہیکل کے کام مین لاتے تھے - خروج ۲۷، ۲۰ و ۲۹ و ۴۰

واخبار ۲۴ و ۲۰ و گنتی ۲۸ و ۵ و ۱ سلاطین ۵ باب ۱۱ آیت مگر اکثر ایسے بہی تیل نکلتے تہے اول پہلون کو چکی مین کچل لیتے تہے پہر اوسکو داب کر روغن نکالتے تہے۔ طامسن صاحب کے بیان کے موافق پورب کے لوگون مین آجکل دو طرح کے کولہو روغن زیتون نکالنے کیواسطے مروج ہین ایک تو وہ کولہو جسمین ہاتہہ کا کام پڑتا ہے اور وہ گول پتہر کا برتن ہوتا ہے اوسمین پہل رکہے ہوتے ہین ایک بڑا پتہر کا چکر سا ہوتا ہے اوسکو اون پہلون مین پہرانے سے وہ سب گندہا آٹا سا ہوجاتا ہے اوس سے روغن نکل آتا ہی۔

دوسرے قسم کا کولہو وہ ہے جو پانی کی قوت سے چلتا ہے۔ اسمین ایک سیدہا بیلن سا ہوتا ہے اوسمین خمدار کمانیان لوہے کی نیچے کو لگی ہوتی ہین پتہر کی ایک جوف مین وہ بیلن گہومتا ہے اور اوپر سے اوسمین زیتون ڈالتے جاتے ہین تو اوس سے تیل نکل آتا ہے۔ اوس جوف کا اندرونی حصہ گرم رہتا ہے تاکہ جو کچہ مواد پسکر اندر سے نکلتا ہے گرمی کے سبب روغن بآسانی اوسمین سے نکلنے لگتا ہے جب وہ پہل پس کر آٹا ہوجاتے ہین تو اونکو چہوٹی چہوٹی ٹوکریون مین رکہتے ہین اور اون ٹوکریونکو تلے اوپر چُن کر ایک کل سے یا اور سے دباتے ہین پہلی داب کے بعد وہ مادہ تانبے کی کڑاہی مین ڈالکر اوسپر پانی چہڑکتے ہین اور پہر اوسکو گرم کرکے پہر دباتے ہین پرانی تیل کی چکیون مین صرف ایک پتہر کا برتن اور ایک پہیہ پتہر کا ہوتا تہا۔ اور کولہو بہی اون وقتون کے ایسے ہی ہوتے تہے جیسا اوپر مذکور ہوا لیکن اونمین صرف زور سے کام لیا جاتا تہا۔ ایسے کولہو آجکل بہی مسافرون نے دیکہے ہین وہ زیتون کو پاؤن سے کچلنے کے کام مین بہی آتے ہین لیکن یہ ترکیب اب متروک الاستعمال ہے میکانی

کی باب ششم آیت پانزدہم مین اسکا ذکر ہے "زیتون کو کولہو مین پیر لگا پر تیل نہین بہریگا (میکاہ ۶ و ۱۵) تیل کو گھڑون مین یا اور برتنون مین بہر رکھتے ہین اونمین وہ صاف ہو رہتا ہے۔ گالی پولی کی بندرگاہ جہان بکثرت روغن زیتون ملتا ہے اس سبب سے مشہور ہے کہ ایسے کوہی جزیرہ پر آباد ہے جہان چہ بچے تیل کے خوب کہدتے ہین اونمین تیل خوب اور جلد صاف ہو جاتا ہے اور گو برسون اون ہی مین پڑا رہے تو بگڑنے نہین پاتا ہے ٭

فصل پانچوین

میوہ کے درختون کے بیان مین

فلسطین مین خصوصاً دریاے یردن کی ترائیون مین اور بحر روم کے کنارہ کنارہ خرما کے درختون کے ایک زمانہ مین بڑی کثرت تہی یریحو کو خرما کا شہر کہتے تہے وسپاسین کے مشہور سکہ پر ایک نقش ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ یہودیہ گویا کہ ایک غمگین عورت ہے جو خرما کے درخت کے نیچے بیٹھی ہے اور رومی سپاہی کی حراست مین ہے اور اوس سکہ پر یہ لکہا ہے کہ یہ یہودیہ کیپٹا (یعنی اسیر یہودیہ) لیکن دریاے یردن کے وادیون مین اب خرما کے درختون کی کثرت نہین ہے البتہ بحر روم کے کنارہ کے ملک فلسطین مین اور اوس سے آگے بڑہکر اوتر کو سوریا مین کثرت سے ہے خرما کا درخت بہت خوبصورت اور شاندار ہوتا ہے اوسکا تہنہ لانبا گول سیدہا ہوتا ہے جسکی

بلندی چالیس فیٹ بلکہ ستر فیٹ تک ہوتی ہے۔ اوسکے اوپر کی لکڑی دیکھنے مین گانٹھہ دار ہوتی ہے اوسکی چوٹی پر پتّون کا خوبصورت جمگھٹ جو سدا سبز رہتے ہین ہوتا ہے جسکی نوکین نہایت خوبصورت اور خوشنما ایسا معلوم ہوتا جیسے پُرانی وضع کی پر دار کلغی اور سُنہرے پھلون کے بڑے بڑے خوشے نیچے لٹکے ہوئے۔ یہ درخت بہت آہستہ بڑہتا ہی لیکن کئی پشتون تک رہتا ہے۔

سوائے اِسکے کہ خرما کے درختون مین اچھے پھل یعنی چھوارے پیدا ہوتے ہین اور کامون مین بھی آتا ہے مثلاً اوسکے بیکار پھل اور گٹھلیان پیسکر اونٹون کو کھلائی جاتی ہین۔ اوسکے پتّون سے پلنگ اور ٹوکریان اور تھیلے اور چٹائیان اور کونچہ اور پنکھے بنتے ہین اوسکے تھنہ کی لکڑی سے مرغی مرغون وغیرہ گھریلو جانورون کے رہنے کیواسطے پنجڑے اور باغون کی روک کیواسطے باڑین بنائی جاتی ہین اور اور جگھہ کی لکڑی جلانے کے کام مین آتی ہے اوسکے پتون کی جڑون پر ریشے جو ہوتے ہین اونکی رسّیان اور اوسے گودہ کر عرق جو نکالتے ہین وہ بہت عمدہ نشہ دار عرق ہوتا ہے۔

کتب مقدسہ مین خرما کے درختون کا بہت جگھہ ذکر نہین ہے مگر جو کچہ ہے وہ عمدہ بیان ہے۔ یرمیاہ نبی غیر قومون کے بتون کو درخت خرما کے کمال سیدھے پن سے تشبیہ دیکر یہ کہتا ہے کہ "وے کھجور کی طرح سیدھے ہین پر بولتے نہین البتّہ ضرور ہے کہ اونہین اوٹھا لیجاوین کیونکہ وے چل نہین سکتے ہین" (یرمیاہ ۱۰ باب۔ ۵۔ آیت) زبور کے مُصنّف داؤد نے لبنان کے صنوبر کے ساتھہ مین راستباز

آدمی کی کامیابی کی اوسے گویا ایک علامت قرار دی ہے صادق کھجور کے مانند لہلہائیگا وہ لبنان کی دیوارون کی طرح بڑہے گا" (زبور ۹۲ و ۱۲) غزل الغزلات، باب ۷، و ۸ آیت مین دولہن کو تاڑ سے تشبیہ دی ہے جسکے پھل چوٹی پر چڑہنے سے حاصل ہوتے ہین دولہنے کہا کہ اِس تاڑ پر چڑہونگا اور اوسکی شاخون کو تھام رکھونگا" اوسکی شاخین بڑے بڑے پتون کی ڈنڈیان ہوتی ہین جنکے نیچے خرمون کے گچھے لگے ہوتے ہین۔

تاڑ کی شاخین یعنی اوسکے پتے مع ڈنڈیون کے مکابیون کے وقتون سے فتح وظفر کے نشان سمجھے جاتے تھے۔ (امکابیون ۱۳ و ۵۱) اِسوجہ سے جب ہمارا خداوند فتح و فیروزی سے یروسلم مین داخل ہوا تھا تو لوگ کھجور کی ڈالیان لے لیکر اوس سے مِلنے گئے تھے (دیکھو یوحنا ۱۲ و ۱۳) اور وہ نجات یافتہ جنکو یوحنا نے عالم رویا مین سفید پوشاک پہنے تخت کے سامنے کھڑے دیکھا تھا اونکے ہاتھون مین کھجور کی ڈالیان تھین (مکاشفات ۷۔ ۹)

اگلے وقتون مین اور آجکل بھی انجیر کے درخت ملک فلسطین مین بہت کثرت سے ہوتے ہین اوسکے چوڑے سبز پتون کا سایہ خوب ہوتا ہے اور انجیر بہت مزہ دار پھل ہوتا ہے خصوصاً جبکہ انگور کے ساتھہ کھایا جاوے چنانچہ اسی وجہ سے انگور اور انجیر کی درخت کی چھاؤن مین بیٹھنے کا محاورہ اپنے باپ کی جاگیر پر قبضہ کرنے اور برخورداری پانے کے واسطے ہوگیا ہے یہ بہت بار آور درخت ہے گرم آب و ہوا مین سال مین تین مرتبہ پھل لاتا ہے انجیر کی اول بہار اخیر جون مین اور دوسری بہار موسم خزان مین اور تیسری بہار جاڑون مین ہوتی تہی۔ گولر بھی انجیر کی ایک قسم ہے جو فلسطین کے حصۂ زیرین

مین جو گرم ہے اور ملک مصر مین بہت کثرت سے پیدا ہوتا ہے یہ بہت اونچا درخت ہوتا ہے جسکی شاخین بہت چوڑی اور پھیلی ہوئی اور جڑ بہت گہری اور مضبوط ہوتی ہے۔ اسی سبب سے ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اسکی ایک تمثیل جسکا ذکر لوقا ۱۷ و ۶ مین اسطرح دی ہے کہ اگر تم مین خردل کے دانہ کی برابر بھی ایمان ہو تو جب تم اس گولر کے درخت کو کہو کہ جڑ سے اوکھڑ کے دریا مین لگ جا تو تمہاری مانیگا" سال مین کئی مرتبہ اوسمین گولر لگتا ہے اور گولر تنا سے لیکر شاخون تک اوپر پتون پر آتا ہے اسکا پھل کچہ ایسا اچھا نہین ہوتا ہے غربا بہت کہاتے ہین۔۔

اسکی لکڑی نرم اور لبنان کی دیوار کے مقابلہ بہت کمتر ہوتی ہے (یسعیاہ ۹ و ۱۰) لیکن یہ پائدار بہت ہے کیونکہ ہزارون برس کے صندوق مردون کی لاشون کے ابتک صحیح و سالم نکلتے ہین جو اس لکڑی سے طیار ہوئے تھے اگلے لوگون سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے پھل کے پکانے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ جب اوسکے پکنے کے دن قریب آوین تو سوئی سے یا لوہے کی اور نوکدار چیز سے اونھین گودہ دینا چاہیئے یہ دستور آجکل بھی جاری ہے۔۔

انار کا درخت جسکو فی الحقیقت درخت کہنا نہین چاہیئے کیونکہ ایک قسم کی مضبوط جھاڑی ہے جسکے گھنی پتے ہوتے ہین اور بلبل اوسپر اکثر بیٹھ کے چہچہے کرتا ہے اوسکی خوبصورت قرمزی رنگ کے پھول اور بڑے بڑے چکنے پھل دیکھنے والے کی نگاہ کو بہت تازگی بخشتے ہین۔ اسیواسطے سردار کاہن کی پوشاک اور ہیکل سلیمانی کے ستونون کے واسطے انار کے مصنوعی پیڑ بمنزلہ زیور کے قرار دیئے گئے ہین اور دونون

کے رخسارے نصف انار سے تشبیہ دیئے جاتے ہین (غزل الغزلات ۴ و ۳ و ۶ باب ۷ آیت) اوسکا پھل نارنگی کے برابر اور اندر سے دو حصون مین منقسم ہوتا ہے اوپر کے حصہ مین پانچ سے نو تک خانے ہوتے ہین اور نیچے کے حصہ مین تین خانے ہوتے ہین۔ اوسکے بیجون کے اوپر عرقدار مادہ ہوتا ہے جسکا مزہ ترشی لیئے مگر نہایت خوشگوار اور تازگی بخش ہوتا ہے۔ غزل الغزلات ۸ و ۲ مین یہ ذکر ہے کہ اوسکے عرق سے ایک طرح کا شربت بنتا ہے جسے ہمارے ملک مین شربت انار کہتے ہین مضبوط کسیلے چھلکے مین کساؤ بہت سا ہوتا ہے اور وہ مراکو کے بنانے کے کام مین آتا ہے۔ طاسن صاحب لکھتے ہین کہ جب چیز کو اوسکا کڑوا عرق لگ جاتا ہے تو پہر اوسکا نیلا داغ کبھی نہین چھوٹتا ہے۔

ٹپوا کا درخت جسکا ترجمہ ہماری عہد عتیق کے نسخہ مین سیب کا درخت ہوا ہے بادام کا درخت سوریا اور فلسطین مین پیدا ہوتا ہے یعقوب نے اور ہدیہ کے ساتھ بادام بطور تحفہ مصر کے حاکم کو بھیجے تھے (پیدایش ۴۲ باب ۱۱ آیت) اور اسرائیل شاہزادون اور امرا کے عصا بادام کی لکڑی کی تھی۔

گنتی ۱۷ باب) بادام بہت مشہور پھل ہے اوسکی تفصیل کی کچھ ضرورت نہین ہے ہیکل کے سنہرے شمعدان کے شاخون پر تین پیالے بادامی صورت ساتھ اپنے سوسنون اور سیبون کے تھے۔ (خروج ۲۵ و ۳۳)

فصل چھٹی

صیغۂ زراعت کے مختلف شعبون کے بیان مین

باغات اور پھلوار شرقی لوگون کو عجیب کیفیت بخشتی ہے۔ عبری لفظ جسکا ترجمہ باغ کیا گیا ہی اوسمین پھلوار اور سبطرح کے عمدہ درخت جو چشمون سے سیراب ہوتے ہین اسمین داخل ہین امیرون اور بادشاہون کے باغون مین جیسا سلیمان کا باغ تھا ہر طرح کے پھول اور پھل کے پیڑ جس سے آنکھون کو تازگی اور حواسونکو فرحت ہوتی موجود تھے سلیمان کے کئی باغات جہان جہان اچھی زمین تھی موجود تھے۔ بحر مردہ پر ایسجدی کے قریب اور ایتم مین تالابون کے کنارہ یروسلم کی جنوب مین اور لبنان کی حد پر سب طرح کے پھلون اور پھولون اور مصالحہ کے درختون کے باغات تھے۔ (واعظ ۲ و ۴-۶ و غزل الغزلات ۱ و ۱۴ و ۱۲-۱۶ و ۶ و ۲ و ۱۱)

اِن شاہی باغات کے قریب ذرا نشیب مین ایک چھوٹا سا احاطہ ہوتا تھا جسمین تھوڑے سے پیڑ اور شاید قبرستان بھی ہوتا تہا کیونکہ یہودیون مین ایسا دستور تھا کہ باغون مین بناتے تھے۔ ۲ سلاطین ۲۱ باب ۱۸ آیت یوحنا ۱۹ باب ۱۴ آیت

بلسان کا درخت جسکا ذکر عہد عتیق مین آیا ہے دراصل جلبعاد پہاڑ پر اور فلسطین خاص مین پیدا ہوتا تہا۔ اگرچہ یقین نہین کہ پیدایش ۴۳ و ۱۱ اور مین جو اوسکا بیان آیا ہی اوسکے بعد سے پہر بھی کبھی جلبعاد پر بلسان کی لکڑی ملی ہو۔ پس اگر

بلسان کے لفظ سے صرف ایک مقرری درخت سمجھا جاوے تو جلبعاد کے بلسان کو اگلے لوگون کی اصلی بلسان کے درخت سے تشبیہ دینا غیر ممکن ہوگا یہ درخت دراصل عرب کا پیداوار ہے اور صرف گرم ہی ملکون مین جیسے یریحو اور ایبدی سے ہوتا ہے جہان کہ پیچھے کر عرب سے لایا گیا ہے پیدا ہونے کے قابل ہے۔ ہمین یقین نہین کہ جلبعاد کے پہاڑ پر ایسے درخت پیدا ہوئے ہون۔ بلسان کہ تعبیر اوس سے اوس درخت کا خوشبودار تیل ہے اسطرح نکالا جاتا تہا کہ درخت کی چہال کو نوکدار پتھر سے گودتے تھے تو وہ قطرہ قطرہ ہوکر ٹپکتا تھا۔ اگلے لوگ اسکو بہت قیمتی چیز جانتے تھے لیکن یہ وہ بلسان نہ تھا جو جلیعاد کے پہاڑ سے آتا تھا۔ جلیعاد کا بلسان چہال کیطرح اوس درخت کا پھل ہوتا ہے اوسمین سے تیل نکلتا ہے اور دودہ کے کام مین بہت آتا ہے یہ درخت ابتک اوس ملک مین پائے جاتے ہین۔ عرب کے لوگ اوس درخت کو زقوم کہتے ہین اسکو جنگل زیتون سمجھنا ہرگز نہین چاہیئے یہ چھوٹا سا خاردار درخت ہوتا ہی جسمین سبز رنگ کا پھل آتا ہی اوس پھل کے اندر گودا اور گٹھلی باریک جھلی مین لپٹی ہوئی نکلتی ہے۔ اہل عرب اوس سے زیتون کی طرح تیل نکالتے ہین۔

ہمنے اوپر انگور کے شہد کا ذکر کیا ہی لیکن اصل شہد بھی جسکا ذکر کتب مقدسہ مین اکثر جگہہ آیا ہی ملک فلسطین مین بہت کثرت سے ہوتا ہے۔ اوس زمانہ مین اور اب بھی شہد کی مکھیان جنگلون مین اور درختون کی کھوکل جگہون اور چٹانون کی سوراخون مین بلکہ جانورون کی سوکھی لاشون مین بھی گھر بناتی ہین عبرانی کاشتکار مکھیونکی بڑی حفاظت کرتے ہین اور خرقیل ۲۱ و ۱۷ مین یہ ایک بڑی تجارت کی شئی قرار دیگئی ہے

آٹھوان باب

فصل اول

یونانیون اور رومیون کے کھیلون اور تماشون کے بیان مین

سرکاری کھیل عبرانیون کے مقرر کئے ہوئے نہین تھے تین بڑے تیوہار جنکا شریعت موسوی مین حکم ہے دیندار عالی مزاج لوگون کے تفریح طبع کیواسطے کافی تھے البتہ انٹیوکس اپی فی نس کے عہد مین جیسن سردار کاہن نے جسنے اپنے عہدہ کو بادشاہ سے خریدا تھا یونانی کھیلون کی مشق کیواسطے ایک کھیل گھر یروسلم کے قریب بنوایا تھا اور بعدہ ہیرودیس نے تماشے کے گھر یروسلم اور قیصریہ اور برٹیس مین بنوائے تھے لیکن ایسے کھیل تماشے یہودیون کے قدیم رسمیات کے خلاف تھے اسواسطے وہ لوگ بجز اون سادہ کھیلون کے جو اون کے درمیان مروّج تھے اون سے نفرت کرتے تھے۔

یونانیون اور رومیون کے مشہور کھیل اگرچہ عبرانیون کے رسمیات کے خلاف تھے لیکن بوجہ اسکے کہ عہد جدید مین اکثر جگہہ اونکی طرف اشارات پائے جاتی ہین

اسواسطے اونکا مختصر حال اِس مقام پر لکھنا مناسب ہے۔ ملک یونان مین چار مقامات پر یونانی کھیل ہوا کرتے تھے یعنی اَلمپیا مین جو شہر پیسہ واقع ملک ایلیز سے کچہ بہت دور نہ تھا دوسرا تماشاگاہ ڈیلفی کے قریب فوسیس مین تہا تیسرا نیمیا واقع صوبہ آرگولس مین تھا۔

چوتھے آبنائے کرنتھ پر تھا۔ وہ کھیل یہ ہے کہ رتھ اور پیادے دوڑائے جاتے تھے لوگون کو کوداتے۔ برچھیان اور لوہے کے چکّر سے نشانے مارتے کشتیان ہوتی چمڑے کے دستانے جنمین سیسہ اور لوہا لگا ہوتا ہے ہاتھون پر چڑھا کر گھونسون سے کھیلتے تھے۔ جو لڑکا چاہتا تھا اوسکو اول سے نام لکھا دیتا تھا اور ۱۰ تون پہلے قواعد لڑائی کے سیکھنا پڑتے تھے اور کھانے مین بڑی بڑی احتیاطین کیجاتی تہین۔ ہر کھیل کے لیئے جدا گانہ قاعدے مقرر تھے اور ہر ایک کی نہایت درجہ تاکید اور پابندی کرنا پڑتی تہی۔ حکّام کی طرف سے ہر کھیل کے واسطے انعام مقرر تھے۔ مگر وہ انعام کچہ قیمتی نہین ہوتے تھے بلکہ محض ناچیز تھے المپیا کے کھیلون مین جو جیتتا تھا اوسکو جنگلی زیتون کے پتون کا بنا ہوا ایک ہار دیا جاتا تھا اور آبنائے کرنتھ کے کھیلون مین جیتنے والے کو صنوبر کے پتّون کا ہار پہنایا جاتا تہا۔ لیکن جیتنے والے کی بڑی ناموری ہوتی تہی اور یونان کے نوجوان آدمی اِس ناموری پر مرتے تھے عہد جدید مین ان کھیلون کا بہت جگہہ ذکر ہے اور اونکو عیسائیون کی روحانی لڑائی کا نشانات قرار دیا ہے۔ جہان کہین رسول نے ایسا کچہ فرمایا ہے کہ "ایمان کی اچھی لڑائی لڑ ہمیشہ کی زندگی کو پکڑ رکھ جسکے لیئے تو بلایا گیا" (اطماؤس ۶-۱۲) وہان

اوسنے انھین کھیلون کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اِس عبارت سے اون لڑائیون کی طرف اشارہ نہین ہے جو میدان جنگ مین ہوتی ہین بلکہ وہ لڑائیان جو تماشاگاہون مین ہوتی ہین۔ کیونکہ یونانی لفظ اگن جسکا ترجمہ لڑائی ہوا ہے اوسکے اصلی معنی اوسی لڑائی کے ہین جو تماشاگاہون مین ہوا کرتی ہین۔ پہر ایک جگہہ عیسوی زندگی کو اسطرح بیان کیا ہے کہ وہ ایماندار کے سامنے بمنزلہ ایک دوڑ کے ہے اور جیسے یونانی کھیل جماعت کثیر کے سامنے ہوتے تھے پس جبکہ گواہون کے اِتنے بڑے ابر نے آگھیرا ہے تو برداشت کے ساتھہ اوس دوڑ مین جو سامنے آپڑی ہے دوڑین عبرانیون کا ۱۲ باب ۱ آیت اور رسول آپ کو ایک ایسے دوڑنیوالے سے تشبیہ دیتا ہے جو اون سب چیزون کو جو اوسکے پیچھے چھوٹین بھول کے اونکے لیئے جو آگے ہین بڑہا ہوا سیدہا نشان کی طرف چلا جاتا ہون فلپیون کا ۳ باب ۱۳ و ۱۴ آیتین اور دوڑے مین اوسکا جسم آگے کو گویا جھکا ہے اور آنکھین نشانہ پر لگی ہین۔ پہر وہ کھیل کے سخت قاعدون کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی اور پہر اگر کوئی کُشتی کرے تو تاج نہین پاتا مگر جب قاعدے کے موافق کشتی کرے،، (۲ طمطاؤس ۲ و ۵) پہر رسول موصوف اوس تاج کا جو کھیلون کا حاکم عطا کرتا ہے اسطرح ذکر کرتا ہے کہ،، باقی راستبازی کا تاج میرے لیئے دھرا ہے جسے خداوند جو کہ راست حاکم ہے اوسدن مجھے دیگا،، (۲ طمطاؤس ۴ باب ۸ آیت) افسیون کے خط ۶ ب مین ایماندارون کی لڑائی کو جو بے ایمانون کے ساتھہ کرنا پڑتی ہے یونانیون کے کھیلون سے جو دست بدست لڑتے تھے اور پہر دفعتہً ہتھیار لیکر لڑنے کو سیدہے ہو جاتے تھے تشبیہ دی ہے۔

یونانی اور رومی نمایش اور کھیلون کے بڑے شوقین تھے مگر وہ کھیل عبرانیون کی طبیعتون کے بالکل نامناسب تھے۔ رومیون کے یہان کھیل گھر بنائے کھیل گھر بشکل بیضاوی ہوتا تھا۔ اور اوسکے وسط مین ایک میدان بنام نہاد آرینہ کے ہوتا تھا اور دیوارون کے آس پاس قطار در قطار کرسیان رکھی جاتی تھین جنپر بیٹھکر لوگ تماشے دیکھتے تھے۔ اور یہ مکان عام کھیلون کیواسطے تھا خاصکر شمشیر زن ایک دوسرے سے اور جنگلی جانورون سے لڑتے تھے اور بہت سے اسطور پر ہلاک ہوجاتے تھے۔ ایک قسم کے لوگ تھے جو باجرت جنگلی جانورون سے لڑتے تھے۔ اور اکثر مجرمون کو سزا کے لیئے ان جانورون کے آگے پھینک دیتے تھے جیسا کہ قدیم زمانہ مین عیسائیون کا حال گذرا۔

ان بیرحم کامون سے رومیونکو نہایت خوشی ہوتی تھی۔

دوسری فصل

فن تحریر کے بیان مین

موسی چونکہ مصریون کی حکمت خوب جانتا تھا یقین ہے کہ طرح بطرح کے خطون سے جو مصر مین مدتون سے مروج تھے واقف تھا۔ مگر عبرانی حروف تہجی جنکا اونسے استعمال کیا ہے اونکی اصلیت شام سے ہے یعنی وہ دراصل شاہی حروف کہلاتے تھے فینیشین بھی اسی طرح کی حروف استعمال کیا کرتے تھے اور غالب ہے کہ اونہون نے خالدیون سے سیکھے ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ خروج کے بعد

شریعت دینی سے پہلے لکھنا جان چکا تہا اور یہ امر کہ وہ لکھنا جانتا اور لکھا کرتا تھا حکم طلاق
مندرجہ استثنا ۲۴ و ۱ سے ظاہر ہے اسباب تحریر کے طرح بطرح کے تھے۔ کتاب التوریت
مین پتھر کے تختون کا جن پر حروف کندہ کیئے جاتے تھے ذکر ہے۔ (خروج ۳۱ و ۱۸ و ۳۲ و
۱۵ و ۱۶ و استثنا ۴ و ۱۳) اور بڑے پتھرون کا جن پر روغن کر کے لکھا جاتا تھا (استثناء
۲۷ و ۲-۸) اور سونے کے پترون اور قیمتی جواہرات کا ذکر ہی (خروج ۲۸ و ۳۶ و ۲۸
و ۱۱ و ۲۱) ایوب نے لکھنے کے دستور کا ذکر کیا ہے کہ لوہے اور سیسہ کے قلم سے پتھرون پر
لکھا جاتا تھا۔ (ایوب ۱۹-۲۴) لوہے کے قلم سے پتھرون پر اسطرح لکھتے تھے کہ اول
قلم سے حروف پتھر پر کندہ کرتے تھے اور پھر اوسمین سیسہ ڈالتے تھے اگلے لوگ
کھجور کے پتے اور درختون کے اندر کی چھال اور ہڈیان اور سیپیان اور ہاتھی دانت
اور اینٹین اور چکنی مٹی کے تختے اور چکڑا اور لکڑیان اور موم کے پتر غرض یہ کہ جو
چیز چکنی ہوتی اوسکو لکھنے کے استعمال مین لاتے تھے۔ اسوریون اور خالدیون کے
شہرون کے کھنڈرون مین اینٹین اور چکنی مٹی کے پتر اور چکڑا اور پتھرون کی تختیان
بے شمار پڑی ہین اور اونپر ایسے نقش بنے ہین جیسے تیرون کے سرون پر لوہے کے
پر ہوتے ہین۔ رالنسن صاحب کا بیان ہے کہ اسوریون کے مجوف چکڑا اور مستدیر
ایسے باریک حروف بنے ہین کہ اون کے دیکھنے اور سمجھنے کیواسطے خردبین درکار
ہوتی ہے۔ مگر عبرانیون کے یہان لکھنے کیواسطے دو چیزون کا بڑا استعمال تھا
ایک تو پیپر جو پیپرس کے درخت سے بنتا تھا یعنی پیپر کا کاغذ اور میشی جو بھیڑون اور
بکریون اور جانورون کی کھالون سے طیار ہوتی تھین۔ لکھنے کے آلات بھی

آجکل آلات کی طرح نوع بنوع کے اور آج کل آلات سے مختلف یہی تھے جو چیز تقفات جیسے شیشہ یا اور کوئی چیز اوسکی مانند ہوتی اوسپر لکھنے کیواسطے لوہے کی قلمین اور ہیرے کی کنی استعمال کیا کرتے ہین یعنی جس چیز سے حروف کندہ کیئے جاتے تھے وہ کوئی بگے ہوتے تھے یا اور چیز ہوتی اور اوسکے اوپر ہیرے کی کنی لگی ہوتی ـ قیمتی پتھرون پر کندہ کرنیکے لیئے ہیرے کی کنی بہت ضرور ہوتی تھی ـ جن تختیون پر موم لگا ہوتا اون پر لکھنے کی واسطے ایک چیز ایسی ہوتی کہ ایک طرف دہاردار اور دوسری طرف چپٹی اور گول ہوتی تھی دہاردار سے حروف کندہ کیئے جاتے اور چپٹی طرف سے اوٹھے ہوئے موم کو دور کرکے چکنا کرتے تھے ـ کاغذون اور میشی پر قلم اور سیاہی سے لکھا کرتے تھے ـ سینٹھے کا قلم جسکا ایک سرا چھیل کر لکھنے کے لائق بناتے ہین مدتہا دراز سے مصریون مین مستعمل تھا اور عربون مین آج تک اوسی کا رواج ہے ـ

پرانے وقتون کی کتابون کی صورت اون چیزون پر موقوف تھی جنپر کتابین لکھی جاتی تہین جب لکڑیون کی تختی یا ہاتھی دانت اور لوہے کے پترون پر لکھنے کا رواج تھا تو یہ دستور تھا کہ اونکے بیچ مین سوراخ ہوتا تھا اور سب پترون کو تلے اوپر رکھکے سوراخ مین ایک گز ڈال دیتے تھے اوس سے سب پتر ملکر بمنزلہ کتاب ہو جاتی تھی ـ جب نرم اور دبیز کاغذ کا رواج ہوا تو کتابون کو ڈنڈون پر لپیٹتے تھے یعنی کاغذ کا ایک سرا ڈنڈے پر چسپان کرکے اوسپر کاغذ لپیٹ دیتے تھے اور کبھی دو ڈنڈون پر لپیٹ دیتے تھے ـ انگریزی لفظ والوم یعنی جلد اسی ڈنڈے کی وجہ سے نکلا ہے اور ڈنڈون کے دونون سرون پر زیبایش کیواسطے ٹکلیان جڑتے تھے جب

کھولنا منظور ہوتا تھا تو ڈنڈے کو گھوماتے تھے کاغذ کھلتا جاتا تھا۔ جو کتابین دفتیون پر لکھی جاتی تھین وہ یا تو ہماری کتابون کی طرح چوکور ہوتی تھین یا ڈنڈون پر لپٹی جاتی تھین عبرانیون کی عام نوشتجات عبادتخانون کے نوشتون کی طرح ڈنڈون پر لپیٹ دیئے جاتے تھے اور خانگی نوشتجات کی کتابین اسطرح پر ہوتی تھین جیسے ہمارے آج کل کے زمانے مین رواج ہے —

طوال طویل خطوط جیسے عہد جدید مین ہین وہ چھوٹے ڈنڈون پر لپٹے ہوتے تھے خطوط جنکے صحیح معنی یہ ہین کہ "چند باتین کسی مطلب خاص کیواسطے" اونپر معمول تھا کہ فرستندہ کی مہر ہوتی تھی۔ تمام بھاری معاملون مین تصدیق و استحکام کیواسطے مہر ثبت کیجاتی تھی اور کبھی کوئی مختصر بات ہوتی اوسکی تصدیق کیواسطے مُہر کیجاتی تھی جیسے داؤد نے جب یوآب کو خط لکھا تھا تو اوسپر اعتبار کیواسطے اپنے نام کی مُہر کردی تھی اوس خط مین اوسنے یوآب سے اِس امر کی درخواست کی تھی کہ حامل خط کو قتل کردیجیئے۔ عہد جدید کے خطون کے آداب والقاب بھی اگلے زمانہ کے خطون کے موافق ہین۔ مثلاً رسولون اور ایلڈرون کے خطون کو اون خطون سے ملاحظہ اور مقابلہ کرو جو کلاڈیس لوسی اس نے فیلکس حاکم کو لکھے تھے۔ دونون کے شروع مین کاتب و مکتوب الیہ کے نام اور اونکے اخیر مین دعا سلام ہے صرف اتنی اصلاح رسولون کے اکثر خطوط مین یہ ہے کہ دعا کی جگھہ کلمات برکت کے کہین طوالت کے ساتھہ اور کہین باختصار لکھے ہین +

فصل تیسری

موسیقی اور آلات موسیقی کا بیان

اور قومون کی طرح شادی بیاہ اور جلسون مین عبرانی بہی راگ کے بڑے شوقین تہے اونمین یہ دستور تہا کہ جب گیت گاتے تو اوسکے ساتھ باجے بہی بجاتے بلکہ بعض جگہہ ناچتے بہی تہے گویا شروع سے بربط نوازی کے بڑے شایق تہے ۔

نبیون کے مدرسون مین جنکی بنا سموئیل نے ڈالی تہی علم موسیقی سکہایا جاتا تہا (۱ سموئیل ۱۰ و ۵) دل کے بڑہانے والے اور فرحت دینے والے تاثیر کو راگ کی ساؤل کے درباری خوب سمجہتے تہے (۱ سموئیل ۱۶ و ۱۶ و ۲۳) اور خود الیسع نبی نے چاہا تہا تاکہ اوسکے ذریعہ سے نبوت کی روح حاصل کرے (۲ سلاطین ۳ و ۱۵) داؤد جو اسرائیلیون مین شیرین آواز اور بہت عمدہ گانیوالا تہا آپ ہی غزلین تصنیف کرتا تہا اوس نے کئی راگنیان زبانی اور باجے کے ساتھ ایجاد کین جو خیمہ کی عبادت مین گائی جاتی تہین ۔ ۱ تواریخ ۱۶ و ۴ و ۶ و ۱۴ و ۲۴ و ۲۵ باب) اور جب سلیمان نے ہیکل کو مخصوص کیا تہا تو خوب راگ گائے اور باجے بجائے گئے ۔ (۲ واعظ ۵ و ۱۲ و ۱۳) مصریون اور اسوریون کی قدیم عمارات کی تصویرون اور تحریرات وغیرہ سے ہمکو بخوبی معلوم ہو گیا کہ مصر اور اسوریا اور بابل کے اگلے لوگون مین کسطرح کے باجے مستعمل تہے مصر مین مدتون رہنے کی وجہ سے عبرانی بہی اوس ملک کی باجون

سے خوب واقف ہوگئے ہونگے مگر یہ ہم یقیناً نہین کہہ سکتے کہ عبرانیون نے کل باجے مصریون ہی سے سیکھے۔ کچھ بعید نہین کہ اونہون نے اپنے باپ دادون خالدیہ اور مسوپوٹیمیا کے رہنے والون سے بعضے باجے اور راگنیان سیکھی ہون جن سے بولی اور حروف تہجی سیکھے تھے واسطے دریافت اس امر کے کہ عبرانیون کے باجے کس صورت کے ہوتے تھے یہ ضروری ہے کہ مصریون اور اسوریون کے باجون کو جو قدیم عمارات سے معلوم ہوئے ہین اول باہم مقابلہ کرین۔

وہ باجے تو اونمین ایسے دیکھنے مین آئے کہ اگر ویسے ہی نہین تو اتنا تو ضرور ہے کہ اون باجون سے جنکا کتب مقدسہ مین مذکور ہے مشابہ بہت ہین۔

باجے تین قسم کے ہین۔ تار کے باجے اور ہوا کے باجے اور وہ جو حرکت دینے بجتی ہین مصری اور اسوری کھنڈرون کی کندہ تصویرون مین تار والے اکثر اسی قسم کے دیکھنے مین آئی جنکو ہم آجکل بربط کہتے ہین۔ بربط ایک باجا بشکل مثلث ہوتا ہے اوسپر مختلف طول کے تار یعنی کوئی تار بڑا اور کوئی اوس سے چھوٹا اور کوئی اوس سے چھوٹے سے چھوٹا) لگے ہوتے ہین۔ زمانۂ حال کے اکثر بربط اور اگلے وقتون مین بعض بربط اس قسم کے ہوتے تھے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ لیکن مصر کے بربط سے اوس قسم کے بربط سمجھنا چاہیئے جو بشکل کمان کے ہوتے ہین۔ سیدہی کمان سے جسمین وہ صندوق بہی مع تارونکے ہوتا ہے جسمین سے آوازین نکلتی ہین (اور وہ صندوق اور تار مختلف طور اور طول کے ہوتے ہین یعنی اگر بڑی بربط ہے تو اوسکا صندوق بڑا اور تار دراز ہین اور چھوٹی بربط ہے تو اوسکا صندوق اور تار چھوٹے ہوتے ہین) مراد

مصر کے مروج بربط سے ہے بعض بربط بعینہ کمان کی صورت ہوتے ہین صرف اتنا فرق ہوتا ہے کہ ایک سرا اوسکا بنسبت دوسرے کے جانب مخالف کو خم کہائے ہوتا ہے۔ بنسبت خمدار کمانی کے تکونے بربط مین کئی خوبیان زیادہ پائی جاتی ہین اول تو اونمین تار تین سے لیکر بیس تک بلکہ کبھی اوس سے بھی زیادہ ہوتے ہین بھاری بربط زمین پر سیدہے کھڑے رہتے ہین اور جو ہلکے ہین وہ ہاتھون مین لینے کے قابل ہوتے ہین ہلکے بربط کو مصری عورت کندہون پر رکھہ لیتی ہے اور چلتے مین بجاتی جاتی ہے۔

اسوریون کی قدیم عمارات مین ہمنے اسی قسم کے مثلث بربطون کی تصویرین دیکھی ہین جو کندہون پر رکھنے کے قابل ہوتی ہین۔ بعضے انمین اسقدر بھاری ہوتے ہین کہ اونکے لیجانے کے واسطے کم سے کم دو آدمی درکار ہوتے ہین ایک تو اوسکا ایک سرا تھامتا ہے اور دوسرا اوسکا صندوق پکڑے ہوتا ہے اور سیدہا لیچلتے ہین اور اوسے اونگلیون سے بجاتے ہین ایک قسم اسکی ایسی بھی ہے کہ اوسکا صندوق آڑا نیچے کو لگا ہوتا ہے اور اوسکو کسی آلہ سے بجاتے ہین۔

بربط بھی سرود کی قسم سے ہے مگر بربط سرود سے بہتر ہوتا ہے یعنی اسمین حکمت زیادہ ہے۔ بربط مین آوازون کا صندوق نیچے ہوتا ہے۔ صندوق کے سرے سے دو گز خمدار یا سیدہی آڑی کھونٹی تک لگی ہوتی ہین اسکو سیدہا یا آڑا اوٹھاتے ہین اور اونگلیون سے بجاتے ہین لیکن کبھی مضراب سے بھی بجایا جاتا ہے۔

اگلے وقتون کے مصریون کا بین وستار بشکل مضیادی اور گردن اوسکی بہت

دراز ہوتی تہی۔ اور اوسمین چند تار متعدد ہوتے تہے جو گہوڑی پر رکھکر لگائے جاتی ہین۔ عبرانی تار والے باجون کی صحیح کیفیت تبلانا یعنی کس باجے کی صورت کیسی تہی بہت مشکل امر ہے۔ دو مشہور باجے اونکے یہان کے کنور اور نبل تہے اول کا ترجمہ ہمارے نسخہ بیبل مین بربط کیا ہے۔ اور دوسریکا انگریزی مین سالٹری ایک اور قسم کا بربط کیا ہی۔ اور ان باجون کے صورتونکی بابت علماء بیبل کی رائین بہت مختلف ہین ہماری اس مختصر کتاب مین اوس بحث کا نقل کرنا کچہ فائدہ نہین بخشنے کا +

ہوا کے باجے یعنی وہ جو مُنہ کی پہونک سے بجتے ہین۔ اونمین ابتدائی باجا سینگ تہا اور (جیسا کہ اوسکے نام سے ظاہر ہے) وہ بیل یا بکرہ کی سینگ سے بنتا تہا۔ اوس سے پہر رفتہ رفتہ خود بخود یہ نوبت پہونچی (یعنی ہر چیز کا قاعدہ ہے کہ اوسمین ہمیشہ کچہ نہ کچہ اصلاح ہوتی رہتی ہے یہانتک کہ وہ نئے اور ہی صورت پکڑ جاتی ہے) کہ دہاتون کی ٹیڑہی ترہی (سوفر) اور سیدہی ترہی (ہٹ سوسرہ) بنانے لگے آخر الذکر کی صورت طیطس کی محراب پر بنی ہے ہمارے انگریزی نسخون مین سوفر کا ترجمہ قرنئی ہوا ہے خصوصاً اوسجگہہ جہانکہ سوفر کا لفظ واسطے امتیاز ہٹ سائسرہ کے آیا ہے اور ہٹ سائسرا کا ترجمہ ترہی کیا ہے۔ اتواریخ ۱۵ او ۲۸ و ۲۲ و اعظ ۵ او ۱۴ ازبور ۹ و ۲۶ ہوسیاہ ۵ و ۹ وغیرہ) مصریون کی قدیم عمارات پر اکہری اور دوہری بانسلی اورنے کی صورتین بنی ہوئی دیکہنے مین آتی ہین عبرانی لفظ ہلیل جسکا انگریزی نسخہ مین پائپ یعنی نَے ترجمہ کیا گیا ہے وہ دونون چیزون باجون اورنَے کیواسطے بولا جاتا ہے۔ زبور ۵ کی عنوان پہ ہلیل کی

جمع ہی لوتہہ جو لکھی ہے اوس سے بہی یہی مراد ہوگی۔

عبرانی ارغنون باجا (اوگب) بہی بہت پرانے وقتون کا ہے غالب رای اوسکی نسبت یہ ہے کہ اوسکو جونفی کہتے تھے یہ باجا کئی غیر برابر نرکل سے بنتا تھا اور وہ نرکل اسطرح ترتیب دیئے جاتے تھے کہ بجانے والا بآسانی ایک سے دوسرے نرکل تک منہ لیجا سکی جو باجے حرکت سے بجائے جاتے تھے اونمین ایک تو طنبورہ جیسے عبرانی مین توف اور دوسرے مجیرے یا جھانجھ جیسے عبرانی مین ٹسیل تسلیم کہتے ہین طنبورہ ایک باجا بالشکل مربع ہوتا تھا جسپر جہلی مڑہی ہوتی تہی اوسپر اونگلیون سے ضرب لگائی جاتی تہی۔ مجیرے پیتل کے برتن ہوتے تھے جنکو آپسمین ضرب دینے سے بڑی آواز جہنجہناتی آواز پیدا ہوتی ہے۔ طنبورون اور مجیرون کی بلکہ طرح طرح کے ڈہولون کی صورتین مصر کی قدیم عمارات پر بنی ہوئی دیکھنے مین آتی ہین۔

چوتھی فصل

فن طبابت کے بیان مین

فن طبابت نے ابتداءً مصر مین بڑی اشاعت پکڑی تہی مطابق بیان ہیرودٹس کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوس ملک مین یہ بہی دستور تھا کہ ہر معالج کا کام بٹا تھا کوئی آنکھون کا علاج کرتا تہا جیسے ہمارے ملک مین کحال ہوتے ہین۔ کوئی صرف سر کا علاج کرتا تہا کوئی صرف دانتون کا علاج کرتا تھا علی ہذا القیاس طبابت مین بہی پیشے

ہوئے تھے - اسمین شک نہین کہ اسیطرح ایک گروہ طبیبون کا مصر مین ایسا بہی تہا جنکا خاص کام یہ تہا کہ لاشون کو مصالحہ دیا کرتے تھے اس قسم کے لوگون نے یعقوب کو اور بعدہٗ یوسف کو مصالحہ دیا تہا (پیدائش ۵۰ و ۲ و ۲۶) جب عبرانیون نے مصر چہوڑا تو بہت باتین فن طبابت کی جو مصر مین رائج تھین اپنے ملک مین ضرور پہونچائی ہونگی - ایوب کی کتاب (ایوب ۱۳ - ۴) اور اسرائیلیون کی قدیم تواریخ (۲ تواریخ ۱۶ و ۱۲ و یرمیاہ ۸ و ۲۲) مین طبیبون کا ذکر پایا جاتا ہے نئے عہدنامہ کے زمانہ مین طبابت ملک فلسطین اور حکیمون مین ایک خاص پیشہ ہو گیا تہا - اگلے وقتون مین جراحی بہی طبابت کی ضروری شاخ سمجھی جاتی تہی - ہومر شاعر نے جن حکیمون کا ذکر کیا ہے وہ زخمون سے تیر کے پہلے نکال جانتے اور زخم کو صاف کر جانتے اور تسکین بخش دوائین لگا جانتے تھے - اسیطرح یرمیاہ نبی نے طبیبون کے ساتھ جلیعاد کے بلسان کا ذکر کیا ہے یرمیاہ ۸ و ۲۲ اور ۲ سلاطین ۸ : ۲۹ کو مقابلہ کرو اس بات مین کہ عبرانی طبیب کسطور سے بیماریون کا علاج کیا کرتے تھے ہم بالیقین کچہ نہین کہہ سکتے ہین -

اس مختصر کتاب مین اسقدر گنجایش نہین کہ کل بیماریون کی جو اسرائیلیون مین اور اگلے وقتون کی قومون مین پہیلی تہین فہرست لکہون - البتہ دو بیماریان جنکا ذکر کتب مقدسہ مین بہی بہت کچہ لکہا ہے بہت پہیلی تہین اونکا مختصر احوال اس مقام پر لکہا جاتا ہے وہ دو بیماریان کوڑہ اور بہوت پلید کا لوگون پر آنا تہا کوڑہ کی بیماری گرم ملکون مین خصوصاً ملک مصر اور اوسکے گرد و نواح کے ملکون

مین بہت کثرت سے ہے اس بیماری کی خوفناک خاصیت موسیٰ کے زمانہ مین اوسکے اوس بیان سے بخوبی ظاہر ہے جو اوس نے نہایت تفصیل اور باریکی سے اِس عارضہ کی طرح طرح کی صورتون کی نسبت اور اوس احتیاط کی نسبت جس سے اوسکا اور بیماریون سے فرق بتلاتا ہے اور علیحدگی کی سختی کی نسبت جو اِس قسم کے عارضہ والون کو برداشت کرنا چاہیئے (دیکھو احبار ۱۳) اس باب کی پوری تفصیل مفسّرون کا کام ہے فقط اِسقدر۔ لکھتا ہون کہ کوڑہ سے مراد وہ عارضہ ہے جسے برص کہتے ہین یہ وہ کوڑہ نہین ہے جسے جذام کہتے ہین۔ جذام بہت سخت اور وحشت ناک عارضہ ہے اوّل نہایت چکنے داغ جسم پر پیدا ہو جاتے ہین چند مہینون یا برسون۔ کے بعد اون پر سُرخی آجاتی ہے پہر جسم بہہ نکلتا ہے اور تمام ہاتھہ اور پاؤن کٹ کٹ کے گر پڑتے ہین۔

موسیٰ نے اِس جذام کا ذکر کہین نہین کیا ہے۔ اوس نے کوڑہ کا نشان صرف یہی بتلایا ہے کہ جسم پر سفید داغ پڑ جاتے ہین۔ موسیٰ کے زمانہ مین اِس عارضہ کو عذاب الٰہی تصوّر کرتے تھے اور یہہ سمجھتے تھے کہ آدمی اِسکا علاج نہین کر سکتا ہے اور ازروئے شریعت اور حکمت کے اِس عارضہ والے کو ناپاک جانتے تھے اور کوڑہیون کو حکم تہا کہ علیحدہ رہا کرین تاکہ لوگ جانین کہ یہ بیماری اوڑ کر لگتی ہے۔ لیکن یہ راے حال کے تجربون سے غلط ثابت ہوتی ہے کراہیت اور عدم صفائی جسم کے جو اِس عارضہ والے کو

ہوتی ہے اور برسون اوسمین مبتلا رہتا یہانتک کہ اوسکا موروثی ہوجانا کافی دلیل اِس امر کی ہے کہ شریعت موسوی مین اِس قسم کے عارضہ والون کی نسبت علٰحدہ رہنے کا قطعی حکم ہے۔

رہا مکانات اور لباس کے کوڑہ کی نسبت (احبار ۱۳ و ۴۷ و ۵۹ و ۱۴ و ۳۴) سو اوسکا حال یہ ہے کہ وہ دراصل کوئی بیماری نہین ہے بلکہ کیمیائی تاثیر سے یا شاید کیڑہ کہا لیتے تھے اِسوجہ سے وہ چیز گل جاتی تھی اور لائق استعمال کے نہین رہتی تھی۔

بھوت پلید کے اصلیت کی نسبت علماء مین بہت جھگڑا ہے بعض کا دعوے یہ ہے کہ عہد جدید مین بھوت پلید کا جو ذکر ہے وہ صرف دیوانگی سے مراد ہے جسمین مریض یہ سمجھتے تھے کہ ہمپر بھوت آئے ہین اور اونکی بولی بولتے تھے لیکن جو عہد جدید کے مضامین کو بنظر غور و انصاف دیکھیے گا اوسکو صاف یقین ہوجائیگا کہ ہمارا منجی بھی بھوت پلید کے آنے کو صحیح جانتا تھا سؤرون پر بھوتون کے سوار ہونیکا قصہ (متی ۸ و ۲۸ و ۳۴ مرقس ۵ و ۱۱-۱۶) اون لوگون کی راے کی جو کہتے ہین کہ اِسکی کچھ اصلیت نہین ہے محض اضافات زبانی ہین صریح مخالف ہے +

نوان باب

یہودیون کے طریق تجہیز و تکفین اور رسمیات موت کے بیان مین

شریعتِ موسوی مین مُردہ کی نعش سے کوئی چیز ذری بہی لگ جاتی یہانتک موت کا گہر اور اوسکے اسباب مین شرعی نجاست سمجہی جاتی تہی اور وہ نجاست سات روز سے کم مین دور نہین ہوتی تہی یعنی سات روز تک وہ چیز نجس متصوّر ہوتی تہی (گنتی ۱۹ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶!) کاہنون کو حکم تہا کہ سوا اپنے قریب رشتہ دارون کے اور کسی کی تجہیز و تکفین مین شریک نہون کیونکہ وہ پاک خدمت پر مامور تہے۔ اسکی نہایت احتیاط تہی کہ مُردہ کی ہڈیان چاہے کتنے ہی مدت دراز کے بعد قبر سے نکلتین اگر کوئی اونکو چہو لیتا تو وہ بہی ناپاک ہوجاتا اِس سبب سے یوسیاہ نے جہوٹہے کاہنون کی ہڈیون کو بیت ایل کی قربانگاہون پر جلوایا تہا کہ وہ قربانگاہ اونکی نجاست سے پاک ہوجائے۔ (۲ تواریخ ۳۴ باب ۵ آیت) جب آدمی کی جان نکلنے کو ہوتی تو پہلا کام یہودیون کا یہ ہوتا کہ اوسکی آنکہین بند کردیتے یہ کام موئے کے نہایت عزیز رشتہ دار کرتے اِسی طرح جب یعقوب نے مصر کا سفر کیا تہا تو خدا نے وعدہ فرمایا تہا کہ یوسف اپنے ہاتھ اوسکی آنکھون پر رکھے گا (پیدایش ۴۶ و ۴)

بعد آنکہین بند کرنے کے لاش کو غسل دیا جاتا اسی طرح جب مساۃ تبیتا نے

انتقال کیا تو اوسکی لاش کو غسل دیکر اوپر کے کوٹھہ مین رکہا اعمال ۹ و ۳۷۔

یہ دستور یونانیون اور رومیون دونون مین مرّوج تہا مصر مین ابتک دستور ہے کہ مردہ کو کئی مرتبہ دہوتے ہین جب مردہ مرتا تو نہ صرف اوسکے مرتے وقت بلکہ اوسکے دفن کرتے وقت بہی لوگ خصوصاً موتے کے قریب رشتہ دار اور دوست چلّا چلّا کے روتے تھے پیدایش ۵۰ و ۳ متی ۹ و ۲۳ مرقس ۵ - ۳۸ و پیدایش ۵۰ و ۱۰ و ۱۱) اخیر زمانہ مین یہودیون مین یہ دستور ہو گیا کہ لوگونکو جنکا پیشہ بہی ہو گیا تہا باجرت نوحہ کرنے پر مقرر کرتے تھے یرمیاہ ۹ و ۱۷ و ۱۶ و ۶ و ۷ و ۴۸ و ۳۶ و حزقیل ۲۴ و ۱۶ ۱۸ عاموس ۵ و ۱۶) اور مسیح کے وقتون مین کوئی اور ماتم کرنے والے اجرت پر مقرر کئے جاتے تھے۔ متی ۹ و ۲۳ مرقس ۵ و ۳۸) بعد غسل دینے کے لاش کو قیمتی مصالحون اور خوشبودار دوائون سے بساتے پہر اوسکو قیمتی نینو کے کپڑے مین جسکو پوٹ کی چادر کہتے ہین لپیٹتے تھے۔ یقین ہے کہ ایسے ہی لپیٹتے ہونگے جیسے مصری لاشین آجکل انگریزی عجائب خانہ مین موجود ہین۔

اسی طرح نیقودیمس نے یسوع مسیح کی لاش کے مصالحہ دینے کی طیاریان کی تہین یوحنا ۱۹ و ۳۹ و ۴۰) اور معلوم ہوتا ہے کہ لاذر بہی اسی طرح لپٹا ہوا رکہا تہا جبکہ یسوع مسیح نے اپنی قدرت سے اوسے دوبارہ زندہ کیا (یوحنا ۱۱ و ۴۴) بعضے یہودی بادشاہون کی مدفن پر خوشبودار مصالحون کے ڈہیر کے ڈہیر جلائے جاتے تہے جنمین مردہ کی آنتین اور زرہ اور لباس اور چیزین بہی جلادی جاتی تہین (۲ تواریخ ۱۶ و ۱۴ و یرمیاہ ۳۴ و ۵) یہودی مردہ کی قبر کا بڑا لحاظ

کرتے تھے اِس سے زیادہ بعزتی اور مصیبت آدمی پر اور کوئی نہین سمجھی جاتی تھی کہ اوسکے گاڑنے کو بھی جگھہ نہین ملتی۔ (زبور ۷۹ و ۲ یرمیاہ ۲۲-۱۹-۳۶ و ۳۰) یہودیون کے قبرستان باغون اور کھیتون اور پہاڑون کے پہلوؤن مین ہوتے تھے۔ اور امیرون کی قبرین بڑی شان وشوکت کی یادگار بنائی جاتی تہین۔ اسی دستور کا یسوع مسیح نے متی ۲۳ و ۲۷ مین ذکر کیا ہے۔

یسعیاہ ۶۵ و ۴ اور مرقس ۵ و ۵ سے معلوم ہوتا ہی کہ بعضی قبرون پر گنبد بھی اسیطرح کے بنے ہوئے تھے جس طرح کہ آجکل کے سیاحون نے شرقی ملکون مین دیکھے اور بیان کیئے ہین ایسے گنبدون سے قبرون کی خوب حفاظت رہتی تھی خاندان کے قبرستان باغات مین ہوتے تھے (یوحنا ۱۹ و ۴۱)

بعد دفن کرنے کے مردہ کا کھانا ہوتا تھا مثلاً انبر کے دفن کرنے کے بعد لوگ داؤد پاس اوسکے ساتھہ گوشت کھانے کو آئے اگرچہ زبان سے نہین کہہ سکے۔ (۲ سموئیل ۳ و ۳۵) خاص ماتم دار داؤد تھا اور غالباً اوس نے لوگون کو شریک دعوت ہونے کو بلایا ہوگا یرمیاہ نبی نے (۱۶ و ۷) مین اِس دستور کا ذکر کیا ہے جہان کہ اوسنے تسکین کا پیالہ لکھا ہے کہ ماں باپ کی یادگاری مین پیتے تھے۔ اِس سبب سے جسجگھہ موت کا کھانا ہوا تھا اوسکو دعوت کا گھر لکھا ہے۔ ہوسیاہ نبی اوس کھانے کو ماتم زدون کا کھانا لکھتا ہے (ہوسیاہ ۹ و ۴) معمولی ا
کے جیسے یہودی اپنے رشتہ دارون اور دوستون کی موت پر ظاہر
یہ تھے کہ کپڑے پھاڑتے ٹاٹ پہنتے سر اور منہ ڈھنکتے۔ پیدایش ۳۷ و

و ۲ سموئیل ۱۴ و ۲ و ۱۹ و ۴) اگلے وقتون مین ایک مدت خاص مردہ کیواسطے رونے کی مقرر تھی جسکو ماتم کے ایام کہتے تھے (پیدایش ۲۷ و ۴۱ و ۵۰ و ۴) اسیطرح مصریون نے جو یعقوب کی نہایت تعظیم کرتے تھے اوسکے واسطے ستر دن تک غم کیا (پیدایش ۵۰ و ۳ و ۱۰) اور بنی اسرائیل موسیٰ کے واسطے تیس دن تک رویا کیئے (استثنا ۳۴ و ۸)

بعدہ یہودیون مین یہ دستور ہوا کہ سات روز برابر مُردہ کا غم کرتے تھے مثلاً سواے اوس غم کے جو مصر مین یعقوب کیواسطے ہوا تھا یوسف کی جماعت نے سات روز علاوہ اوسوقت غم کیا تھا جبکہ اوس کی لاش دریاے یردن کے قریب لیکر پہونچے تھے (پیدایش ۵۰ و ۱۱) کوئی خاص مدت نہین لکھی ہے۔

عورتین اپنے خاوندون کا رنج کیا کرتی تھین صرف یون ہی مجملاً لکھا ہے کہ بیت شیبا نے اپنے خاوند اوریا کا غم کیا (۲ سموئیل ۱۱ و ۲۶) لیکن اوسکا رنج نہ تو مدت تک رہا نہ ایمانداری اور محبت کی راہ سے تھا۔

یہودیون مین یہ بھی دستور تھا کہ اپنے بادشاہون کی موت کا بھی تھوڑا یا بہت حسب حیثیت اونکے ایام حیات کے کامون کے رنج کیا کرتے۔

جب کوئی امیر جسنے کسیطرح اپنی ناموری کی ہوتی مرجاتا تو یہودی اوسکے لیئے نوحے کرتے اور مرثیہ پڑھتے تھے۔ دوسری تواریخ ۳۵ و ۲۵ کی اِس عبارت سے کہ "دیکھو وے باتین نوحون کی کتابین لکھی ہین" ہم یہ نتیجہ کہ اونکے بیان اِس قسم کے نوحون اور مرثیون کے چند مجموعی تھے نکالتے ہین کتاب سموئیل کے مصنف نے اون مرثیون کو جو داؤد نے ساؤل اور یونتھان

اور ابی سلوم کی موت پر تصنیف کیئے تھے اپنی کتاب مین درج کیا ہے لیکن وہ مرثیئے جو یرمیاہ نے یہودیون کے نامی بادشاہ یوسیاہ کے جوانی کی موت کے بارہ مین لکھے تھے ہمارے پاس نہین ہین۔

شرقی علامات غم کے جوش پیدا کرتے اور کیفیت موت بتلاتے ہین۔ عہد عتیق مین اس قسم کے اذکار بہت ہین۔ منجملہ اونکے (۱) ایک یہ ہے کہ کپڑے پھاڑنا اور یہ قرابت کے قرب و بعد کے لحاظ سے کئی طرح پر ہوتا تھا۔

(۲) دوسرے ٹاٹ یا کمل پہننا یعنی موٹا سیاہ رنگ کا بالون یا سن کا بنا ہوا کپڑا پہننا۔ یہ دستور اسقدر جاری تھا کہ اسکے ثبوت کی کچھ ضرورت نہین ہے۔

(۳) راکھ یا مٹی اپنے بدن پر خصوصاً سر پر بکھیرنا۔ بیٹھنا۔ پڑا رہنا۔ خاک مین لوٹنا اور طرح طرح کے علامات تھے۔

(۴) سر منڈانا اور بال نوچنا سخت مصیبت کی علامات تھین۔ وہ قیدی عورت جسکو ایک عبرانی نے اپنی جورو بنایا تھا اوسکو ایک مہینہ سوگ رکھنے اور سر منڈوانے کی اجازت دی گئی تھی (استثنا ۲۱ و ۱۲) سر ڈھانکنا بھی غم کی علامت تھی ۲ سموئیل ۱۵ و ۳۰ یرمیاہ ۱۴ و ۴)

اوپر کے لب کا ڈھانکنا علامات غم سے تھا مگر یہ علامات کوڑھی کی موت کے واسطے مخصوص تھی حزقیل ۲۴ و ۱۷، و ۲۲ و میکاہ ۳ و ۷۔

(۵) پانچوین زیور کا اوتار ڈالنا اور اپنے آپ کا بگاڑنا (خروج ۳۳ ۴ و ۲ سموئیل ۱۴ و ۲) فریسی جب روزہ رکھتے تو چہرے بگاڑتے اور مُنہ بناتے تھے۔ جسپر ہمارے

منجی مسیح نے اونکو ہدایات کی تہی کہ جب تم روزہ رکہتے تو مُنہ دہوتے اور تیل سر پر ڈالتے (متی ۱۶ و ۱۶-۱۵) مگر اپنی خوشی سے اپنے آپ کو بگاڑتے اور قیدیون کے بجز ننگا کرنے اور ذلّت دینے مین بہت فرق تہا۔ (۲ سموئیل ۱۰ و ۴ و یسعیاہ ۲۰ و ۴ و ۴۷ و ۲)

(۶) کہانے اور پینے سے پرہیز کرنا یہ علامت ایسی بدیہی اور مروّج ہے کہ اوسکے مزید تشریح کی کچہ حاجت نہین۔ اچھّے کہانے اور شراب پینے اور مزہ دار چیزون اور عیش کی باتون کے ترک کرنے کو بہی پرہیز رکہتے تھے (دانیل ۱۰ و ۳) جو غم کہ بڑہ جاتا تہا اوسکا انجام ضرور بالضرور یہی ہوتا تہا بجز اسکے کہ خدا کی طرف سے کوئی سہارا پہونچتا تو اور بات تہی۔

(۷) ساتوین پہوٹ پہوٹ کر رونا آہ و واویلا کرنا چہاتی اور ران کا پیٹنا پیدائش ۱۳ و ۲ (۱ سموئیل ۱ و ۷ و ۳ و ۴ و ۲۰ ۲ سموئیل ۱۵ و ۳۰ و استر ۴ و حزقیل ۲۱ و ۱۲ ناحوم ۲ و ۷ لوقا ۸ و ۱۳ و ۲۳ و ۸ و ۴ وغیرہ)

(۸) عبرانی نبیون نے اسکا بہی حال لکہا ہے کہ یہودیون مین یہ بہی دستور تہا کہ لوگون کو جنکا پیشہ تہا اجرت دیکر غم و ماتم کرنے کے واسطے مقرر کرتے تھے ایسے لوگ وہی تہے جو نوحہ گری مین مہارت رکھتے تھے (عاموس ۵ و ۱۶) اور ماتم کرنے والے اور عیّار عورتین تہین جنکی نسبت یرمیاہ نبی کہتا ہے کہ وے جلدی کرین اور ہمارے لیئے نوحہ اوٹھاوین کہ ہماری آنکھون سے آنسو بہین اور ہماری پلکون سے پانی دہڑ دہڑ نکلے (یرمیاہ ۹ و ۱۷ و ۱۸)۔

ہمارے منجی کے زمانہ مین یہ دستور معیّن تہا اور جب وہ جیروس کے گہر آیا تو اوسنے دیکہا کہ وہان کوئی ماتم کے گیت گاتے تہے اور لوگ پہوٹ پہوٹ کر روتے اور واویلا کرتے تہے ۔ اور انہین پہاڑی کے ماتم والون سے مسیح نے فرمایا تہا کہ روتے کیون ہو لڑکی مری نہین ہے ۔

(متی ۹ و ۲۳ و ۲۴ و مرقس ۵ و ۳۸ و ۳۹)

لڑکے بازارون مین بیٹہہ بیٹہہ کر ایسے
ماتمون اور نوحون کے کہیل
کے طور پر نقلین بنایا
کرتے تہے ٭

فقط